٧٨٦

المرقاة

(سوالا جوابا)

مرتب: اشفاق احمد حنفی

معاونین: طلبائے درجہ ثالثہ 2016/17

(جامعۃ المدینہ فیضان عثمان غنی باب المدینہ کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الذی ابدع الافلاک والارضین والصلوۃ والسلام علی من کان نبیا وآدم بین الماء والطین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

مقدمہ

سوال ۱: علم کی تعریفات خمسہ تحریر کریں۔

جواب: حصول صورۃ الشيء فی العقل "کسی شئ کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا"

۲۔الصورۃ الحاصلۃ من الشيء عند العقل "عقل کے پاس کسی شئ سے حاصل ہونے والی صورت"

۳۔الحاضر عند المدرک "مدرک (ادراک کرنے والے) کے پاس حاضر شئ"۔

۴۔قبول النفس لتلک الصورۃ "نفس کا اس صورت کو قبول کرنا"۔

۵۔الاضافۃ الحاصلۃ بین العالم والمعلوم "عالم اور معلوم کے درمیان حاصل ہونے والی نسبت"

ملحوظہ: منطق کی کتب میں علم منطق سے پہلے علم کی تعریف کیوں کی جاتی ہے؟؟؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ منطق کا موضوع معلوم تصوری و تصدیقی ہے جو موصل الی المجھول ہو۔تو اس کے لیئے ہمیں امور معلومہ کو ترتیب دینی ہوتی ہے اور اجزاء کو تحلیل کرنا پڑتا ہے۔تو اس کا ابتدائی جز علم ہے۔اس لیے علم کی تعریف کی جاتی ہے۔

فائدہ 👈 👈 👈 :: علم کی تعریف حقیقی نہیں ہو سکتی۔اور جو تعریفات کی جاتی ہیں وہ تعریفات لفظیہ ہیں۔

سوال ۲: علم کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب:

علم کی دو قسمیں ہیں

۱۔تصور ۲۔تصدیق

تصور کی تعریف:

تصور ایسا ادراک ہے جو حکم سے خالی ہو جیسے فقط زید کا تصور

تصدیق کی تعریف:

تصدیق ایسا ادراک ہے جو حکم کے ساتھ ہو جیسے زید قائم

سوال ۳: حکم کی تعریف تحریر کریں۔

جواب: نسبۃ امر الی امر آخر ایجابا او سلبا

ایک امر کی نسبت دوسرے امر کی طرف اثبات یا نفی کے طور پر کرنا حکم کہلاتا ہے۔

نوٹ: حکم کی تعریف میں ایجابا او سلبا کی جگہ پر ایقاعا او انتزاعا نیز وقوع النسبۃ اولا وقوعھا بھی ذکر کیا جاسکتا ہے۔

سوال ۴: تصدیق کی تعریف میں حکماء اور امام رازی کا اختلاف تحریر کریں۔

جواب:

اختلاف:

حکماء کا مؤقف: تصدیق وہ حکم ہے جو تصورات ثلاثہ (محکوم علیہ کا تصور، محکوم بہ کا تصور اور نسبت حکمیہ کا تصور) سے ملا ہوا ہو۔ پس تصورات ثلاثہ تصدیق کے پائے جانے کیلئے شرط ہیں کیونکہ تصدیق تصور کے بغیر نہیں پائی جاتی۔

امام رازی کا مؤقف: تصورات اطراف اور حکم کے مجموعے کو تصدیق کہتے ہیں پس تصورات ثلاثہ تصدیق کیلئے شطر ہیں لہٰذا تصدیق کی ماہیت میں تصورات ثلاثہ اور حکم داخل ہیں چنانچہ حکماء اور امام رازی کے مذہب میں چند طریقوں سے فرق ہے۔

عندالامام	عندالحکماء
تصدیق مرکب ہے	تصدیق بسیط ہے
تصورات ثلاثہ تصدیق کا شطر ہیں اور جزء داخل ہیں	تصورات ثلاثہ تصدیق کے لئے شرط ہیں اور اس سے خارج ہیں
حکم تصدیق کا جزء داخل ہے	حکم عین تصدیق ہے

فصل

سوال ۵: تصور کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں۔

جواب: تصور کی دو قسمیں ہیں:

تصور بدیہی: (تصور ضروری)

وہ تصور جو بلا نظر و فکر کے حاصل ہو۔ جیسے سردی و گرمی کا تصور

تصور نظری: (تصور کسبی)

وہ تصور جس کے حصول میں نظر و فکر کی ضرورت پڑے۔ جیسے جن اور فرشتے کا تصور

سوال ٦: تصدیق کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں۔

جواب: تصدیق کی دو قسمیں ہیں۔

تصدیق بدیہی:

وہ تصدیق جو بلا نظر و فکر کے حاصل ہو۔ جیسے الکل اعظم من الجزء ،الاثنان نصف الاربعۃ

تصدیق نظری:

وہ تصدیق جو نظر و فکر کی مدد سے حاصل ہو۔ جیسے العالم حادث، الصانع موجود

سوال ۷: نظر و فکر کی تعریف تحریر کریں۔

جواب: امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ وہ ترتیب امر مجہول کے حاصل کرنے کی طرف پہنچا دے۔

ترتیب امور معلومۃ لیتأدی ذالک الترتیب الی تحصیل المجھول

از۔ سید نازش

فصل

سوال ۸: منطق کی حاجت کیوں پیش آئی؟

جواب: مجہولات کو حاصل کرنے کے لئے جو معلومات کو ترتیب دیا جاتا ہے وہ ہر ترتیب درست نہیں ہوتی اور نہ ہی صحیح علم کی طرف لے جاتی ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر معاملہ ایسا ہی ہوتا کہ ہر ترتیب درست ہوتی اور صحیح علم کی طرف لے جاتی تو اربابِ نظر کے درمیان اختلاف اور تناقض واقع نہ ہوتا حالانکہ اختلاف اور تناقض واقع ہوا ہے۔

چنانچہ ایک قائل نے کہا کہ:

عالم حادث ہے اور دلیل دیتا ہے عالم متغیر ہے اور ہر متغیر چیز حادث ہے تو عالم بھی حادث ہے۔

اور دوسرے گمان کرنے والے نے گمان کیا کہ:

عالم قدیم ہے اور غیر مسبوق بالعدم ہے یعنی معدوم نہیں تھا دلیل دیتا ہے کہ عالم مؤثِر (اثر کرنے والے سے) مستغنی (بے نیاز) ہے اور ہر وہ چیز کہ جو مؤثِر سے مستغنی ہو وہ قدیم ہوتی ہے لہٰذا عالم قدیم ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں فکروں میں سے ایک صحیح اور حق ہے اور دوسری فاسد اور غلط ہے نہ دونوں صحیح ہو سکتی ہیں اور نہ دونوں غلط ہو سکتی ہیں تو جب عقلاء کی فکر میں غلطی واقع ہوئی ہے تو معلوم ہو گیا کہ غلط کو درست سے ممتاز کرنے میں اور چھلکے کو گودے سے الگ کرنے میں فطرت انسانی کافی نہیں لہٰذا اس معاملے میں ایسے قانون کی حاجت پیش آئی جو خطا فی الفکر سے بچانے والا ہو اور جس کے اندر معلومات سے مجہولات کو حاصل کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہوں یہی قانون منطق اور میزان ہے۔

سوال ۹ : منطق کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

جواب: منطق نطق سے مشتق ہے اور نطق کی دو قسمیں ہیں:

نطق ظاہری، نطق باطنی

منطق کے نطق ظاہری اور نطق باطنی میں مؤثر ہونے کی وجہ سے اسے منطق کا نام دیا جاتا ہے۔

نطق ظاہری میں تو اس طرح کہ:

نطق ظاہری سے مراد تکلم اور گفتگو ہے اور اس علم کا جاننے والا ان چیزوں کے بارے میں گفتگو کرنے پر قادر ہوتا ہے جن پر منطق سے ناواقف شخص قادر نہیں ہوتا۔

نطق باطنی میں اس طرح مؤثر ہے کہ:

نطق باطنی سے مراد جاننا ہے اور منطقی اشیاء کے حقائق، اجناس، فصول، انواع، لوازم اور خواص کو جانتا ہے برخلاف اس شخص کے جو اس علم شریف سے غافل ہے۔

سوال ۱۰ : منطق کو اور کیا کیا نام دیا جاتا ہے؟ نیز وجہ تسمیہ بھی تحریر کریں۔

جواب: منطق کو میزان اور علم آلی کا نام بھی دیا جاتا ہے،

میزان کہنے کی وجہ: میزان کا معنی ترازو ہے اور یہ علم بھی عقل کے لئے ترازو ہے جس کے ذریعے افکار صحیحہ کو وزن کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے اس نقصان کو جانا جاتا ہے جو افکار فاسدہ میں ہے اور اس خلل کو جانا جاتا ہے جو کھوٹی نظروں میں ہے۔

منطق کو علم آلی کہنے کی وجہ: آلہ کا معنی ذریعہ ہے اور یہ علم تمام علوم خصوصاعلوم حکمیہ (علوم فلسفہ) کو حاصل کرنے کا آلہ ہے اس لئے اس علم کو علم آلی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ

سوال ۱۱: علم منطق کاواضع کون ہے؟

جواب: اس علم کو سب سے پہلے ارسطالیس (ارسطو) نے سکندر رومی کے حکم سے وضع کیا اس لئے ان کو معلم اول کہتے ہیں۔

اس کے بعد فارابی نے اس فن کو مزید نکھارا توان کو معلم ثانی کہتے ہیں۔

فارابی کی کتب ضائع ہونے کے بعد شیخ ابو علی بن سینانے اس کی تفصیل کی توان کو معلم ثالث کہتے ہیں۔

فصل

سوال ۱۲: منطق کی تعریف تحریر کریں۔

جواب: علم بقوانین تعصم مراعتہا الذھن عن الخطاء فی الفکر

ایسے قوانین کا جاننا جن کالحاظ ذہن کو غور وفکر میں غلطی سے بچالے۔[1]

فصل

سوال ۱۳: موضوع کی تعریف تحریر کریں نیز علم منطق کاموضوع کیاہے؟

جواب: موضوع کی تعریف: موضوع کل علم ما یبحث فیہ عن عواضہ الذاتیة

ہر علم کاموضوع وہ چیز ہوتی ہے جس کے عوارض ذاتیہ سے اس علم میں بحث کی جاتی ہے جیسے بدن انسانی علم طب کا موضوع ہے اور کلمہ اور کلام علم نحو کاموضوع ہے۔

منطق کاموضوع:

وہ معلومات تصوریہ اور معلومات تصدیقیہ جو مجہول تصوری اور مجہول تصدیقی تک پہنچادیں۔

فائدہ

سوال ۱۴: علم منطق کی غرض وغایت تحریر کریں۔

جواب: غرض و غایت: فکر میں درستگی کو پانااور رائے کو نظر میں غلطی سے بچانا۔

فصل

سوال ۱۵: اہل منطق کااصل مقصد معانی کی بحث ہے لیکن منطق کی کتابوں کی ابتداء میں الفاظ اور دلالت کی بحث کیوں لائی جاتی ہے؟

جواب: منطقی ہونے کی حیثیت سے الفاظ سے بحث کرنا منطقی کا کام نہیں ہے کیونکہ یہ بحث اس کی غرض وغایت سے الگ ہے لیکن اس کے باوجود منطقی کیلئے ان الفاظ سے بحث کرناضروری ہے جو معانی پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ افادہ اور استفادہ اسی بحث پر موقوف ہے اسی وجہ سے دلالت اور الفاظ

---

[1]: سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ شرعی منطق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ایک ایسا قانون ہے جس کی مراعات (یعنی رعایت) خطاء کفر سے بچائے۔" (الملفوظ، ص493، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کی بحث کو منطق کی کتابوں کی ابتداء میں لایا جاتا ہے۔

فصل فی الدلالۃ

سوال ۱۶: دلالت کا لغوی واصطلاحی معنی اور اقسام تحریر کریں۔

جواب: دلالت کا لغوی معنی: الارشاد یعنی رہنمائی کرنا۔

اصطلاحی معنی: کون الشئ بحیث یلزم من العلم بہ العلم بشئ آخر

کسی چیز کا اس طرح ہونا کہ اس چیز کے جاننے سے دوسری چیز کا جاننا لازم آئے دلالت کہلاتا ہے۔

دلالت کی اقسام:

دلالت کی دو قسمیں ہیں:

۱۔دلالت لفظیہ ۲۔دلالت غیر لفظیہ

دلالت لفظیہ: ما یکون الدال فیہ اللفظ وہ دلالت جس میں دال، لفظ ہو۔

دلالت غیر لفظیہ: ما لا یکون الدال فیہ اللفظ وہ دلالت جس میں دال، لفظ نہ ہو۔

ان میں سے ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں:

دلالت لفظیہ کی اقسام:

۱۔دلالت لفظیہ وضعیہ ۲۔دلالت لفظیہ طبعیہ ۳۔دلالت لفظیہ عقلیہ

دلالت لفظیہ وضعیہ:

وہ دلالت لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر واضع کی وضع کی وجہ سے دلالت کرے

مثال: زید کی دلالت ذاتِ زید پر۔

دلالت لفظیہ طبعیہ:

وہ دلالت لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر طبیعت کے چاہنے کی وجہ سے دلالت کرے۔

مثال: لفظ اح اح کی دلالت سینے کے درد پر۔

دلالت لفظیہ عقلیہ:

وہ دلالت لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر محض عقل کے چاہنے کی وجہ سے دلالت کرے۔

مثال: دیوار کے پیچھے سے سنائی دیئے جانے والے لفظ دیز دیز کی دلالت بولنے والے کے وجود پر۔

دلالت غیر لفظیہ کی اقسام

دلالت غیر لفظیہ وضعیہ:

وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر واضع کی وضع کی وجہ سے دلالت کرے۔

مثال: دوال اربعہ کی دلالت اپنے مدلولات پر۔

دلالت غیر لفظیہ طبیعہ :

وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر طبیعت کے چاہنے کی وجہ سے دلالت کرے۔

مثال: گھوڑے کے ہنہنانے کی دلالت، پانی کے مانگنے پر۔

دلالت غیر لفظیہ عقلیہ:

وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں دال کی اپنے مدلول پر دلالت محض عقل کے چاہنے کی وجہ سے ہو۔**مثال:** دھوئیں کی دلالت آگ پر۔

سوال ١٧: منطقی کس دلالت سے بحث کرتے ہیں؟ نیز وجہ بھی تحریر کریں۔

جواب: منطقی صرف دلالت لفظیہ وضعیہ ہی سے بحث کرتے ہیں،

وجہ: کیونکہ غیر کو فائدہ پہنچانا اور اس سے فائدہ حاصل کرنا اسی دلالت سے بسہولت ہو سکتا ہے برخلاف اس کے علاوہ دلالتوں کے کیونکہ ان کے ذریعے افادہ اور استفادہ دشواری سے خالی نہیں۔ (از: محمد کاشف)

فصل

سوال ١٨: دلالت لفظیہ وضعیہ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں۔

جواب: دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین اقسام ہیں:

دلالت لفظیہ وضعیہ مطابقیہ: ان یدل اللفظ علی تمام ما وضع ذالک اللفظ لہ

وہ دلالت جس میں لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے۔

مثال: لفظ انسان کی دلالت حیوان اور ناطق کے مجموعے پر۔

دلالت لفظیہ وضعیہ تضمنیہ: ان یدل اللفظ علی جزء المعنی الموضوع لہ

وہ دلالت جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے جز پر دلالت کرے۔

مثال: لفظ انسان کی دلالت صرف حیوان پر یا صرف ناطق پر۔

دلالت لفظیہ وضعیہ التزامیہ: ان لا یدل اللفظ علی الموضوع لہ ولا علی جزءہ بل علی معنی خارج لازم للموضوع لہ

وہ دلالت جس میں لفظ نہ تو پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے اور نہ ہی اس کے جز پر بلکہ ایسے معنی پر دلالت کرے جو موضوع لہ سے خارج ہو اور موضوع لہ کے لئے لازم ہو۔

مثال: لفظ انسان کی دلالت قابل علم اور فن کتابت پر۔

سوال ١٩: لازم کی تعریف تحریر کریں۔

جواب: لازم کی تعریف: هو ما ینتقل الذهن من الموضوع له الیه

وہ شئ جس کی طرف ذہن منتقل ہو جائے موضوع لہ سے۔

فصل

سوال ۲۰: دلالت تضمنیہ اور التزامیہ دلالت مطابقیہ کے بغیر پائی جاسکتی ہیں یا نہیں؟ دلیل سے ثابت کریں۔

جواب: دلالت تضمنیہ اور التزامیہ دلالت مطابقیہ کے بغیر نہیں پائی جاسکتیں۔

دلیل: دلالت تضمنیہ میں جز پر دلالت ہوتی ہے اور التزامیہ میں لازم پر جبکہ مطابقیہ میں کل اور ملزوم پر اور چونکہ جز کل کے تابع ہوتا ہے اسی طرح لازم ملزوم کے تابع ہوتا ہے لہٰذا تضمنیہ اور التزامیہ مطابقیہ کے تابع ہوئیں اور تابع بغیر متبوع کے نہیں پایا جاتا لہٰذا تضمنیہ اور التزامیہ بھی مطابقیہ کے بغیر نہیں پائی جائیں گی۔

سوال ۲۱: دلالت مطابقیہ، تضمنیہ اور التزامیہ کے بغیر پائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ دلیل سے ثابت کریں۔

جواب: دلالت مطابقیہ ان دونوں کے بغیر پائی جاسکتی ہے۔

دلیل: ممکن ہے کہ لفظ کی وضع کسی ایسے بسیط معنی کے لئے ہوئی ہو جسکا کوئی جز نہ ہو تو اس صورت میں جب لفظ کی دلالت معنی موضوع لہ پر ہوگی تو یہ دلالت مطابقیہ تو ہوگی مگر تضمنیہ نہیں ہوگی کیونکہ تضمنیہ میں جز پر دلالت ہوتی ہے اور یہاں کوئی جز ہی نہیں، اسی طرح لفظ کی وضع کسی ایسے معنی کے لئے ہو جس کا کوئی لازم ہی نہ ہو تو اس صورت میں جب لفظ کی دلالت معنی موضوع لہ پر ہوگی تو یہ دلالت مطابقیہ تو ہوگی لیکن التزامیہ نہیں ہوگی کیونکہ التزامیہ میں لازم پر دلالت ہوتی ہے اور یہاں کوئی لازم ہی نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ دلالت مطابقیہ، تضمنیہ اور التزامیہ کے بغیر پائی جاسکتی ہے۔

سوال ۲۲: ان یوضع الفظ بمعنی بسیط لاجزء له ولا لازم له مذکورہ عبارت پر وارد ہونے والے اعتراض کو نقل کرکے اس کا جواب تحریر کریں۔

جواب: مذکورہ عبارت پر درج ذیل اعتراض وارد ہوتا ہے،

اعتراض: یہ بات تسلیم نہیں کہ کوئی ایسا معنی پایا جائے جس کے لئے کوئی لازم نہ ہو بلکہ ہر معنی کے لئے یقیناً کوئی لازم ہوتا ہے کم از کم یہ تو لازم ہے ہی کہ وہ لیس غیرہ ہے یعنی وہ اپنا غیر نہیں ہے۔

جواب: دلالت التزامیہ میں جس لازم پر دلالت ہوتی ہے اس لازم سے مراد وہ لازم بین ہے کہ ذہن ملزوم سے اس لازم کی طرف منتقل ہو جائے اور معترض کا قول لیس غیرہ لوازم بینہ میں سے نہیں ہے کیونکہ بسا اوقات ہم معانی کا تصور کرتے ہیں حالانکہ ہمارے دل میں ان معانی کے غیر کا خیال تک نہیں گزرتا چہ جائیکہ اس کے لیس غیرہ ہونے کا تصور ہو۔

فصل

سوال ۲۳: دلالت کرنے والے لفظ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: دلالت کرنے والے لفظ کی دو اقسام ہیں مفرد اور مرکب،

مفرد: ما لا یقصد بجزئه الدلالة علی جزء معناه

وہ لفظ جس کے جز سے اس کے معنی مرادی کے جز پر دلالت کا قصد نہ کیا جائے۔

مثال: زید کی دلالت ذات زید پر اور عبد اللہ کی دلالت معنی علمی پر۔

مرکب: ما یقصد بجزئہ الدلالۃ علی جزء معناہ

وہ لفظ جس کے جز سے اس کے معنی مرادی کے جز پر دلالت کا قصد کیا گیا ہو۔

مثال: زید قائم کی دلالت اس کے معنی پر اور رامی السھم کی دلالت اس کے معنی پر۔

سوال ۲۴: معنی کے مستقل اور غیر مستقل ہونے کے اعتبار سے لفظ مفرد کی اقسام ثلاثہ کی وجہ حصر تحریر کریں۔

جواب: لفظ مفرد دو حال سے خالی نہیں ہو گا اس کا معنی مستقل بالمفہومیت ہو گا یا نہیں ہو گا اگر نہیں ہو گا تو مناطقہ کی اصطلاح میں اداۃ ہے اور نحاۃ کی اصطلاح میں حرف ہے اور مستقل بالمفہومیت ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں ہو گا اس کا معنی تین زمانوں میں سے کسی زمانے سے ملا ہوا ہو گا یا نہیں ہو گا پہلی صورت میں کلمہ اور دوسری صورت میں اسم ہو گا۔

نوٹ: اسم، کلمہ واداۃ کی تعریفات اسی وجہ حصر سے اخذ کی جا سکتی ہیں۔

سوال ۲۵: معنی کے مستقل اور غیر مستقل ہونے کے اعتبار سے لفظ مفرد کی اقسام کتنی اور کون کونسی ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: معنی کے مستقل اور غیر مستقل ہونے کے اعتبار سے لفظ مفرد کی تین اقسام ہیں:

اسم، کلمہ، اداۃ

اسم کی تعریف: وہ لفظ مفرد جو مستقل بالمفہومیت ہو اور اس کا معنی تین زمانوں میں سے کسی زمانے سے ملا ہوا بھی نہ ہو۔ مثال زید

کلمہ کی تعریف: وہ لفظ مفرد جو مستقل بالمفہومیت ہو اور اس کا معنی تین زمانوں میں سے کسی زمانے سے ملا ہوا بھی ہو۔ مثال نصر

اداۃ کی تعریف: وہ لفظ مفرد جسکا معنی مستقل بالمفہومیت نہ ہو۔ مثال من

سوال ۲۶: مستقل بالمفہومیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ لفظ اپنے معنی کے سمجھے جانے میں کسی ضم ضمیمہ کا محتاج نہ ہو۔

فصل

سوال ۲۷: کلمہ منطقی اور فعل نحوی کے درمیان کونسی نسبت ہے؟

جواب: بعض لوگ کلمہ منطقی اور فعل نحوی کے درمیان تساوی کی نسبت گمان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کلمہ اہل میزان کے نزدیک وہی ہے جسے علم نحو میں فعل کا نام دیا جاتا ہے حالانکہ یہ گمان درست نہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے کیونکہ فعل کلمہ سے عام ہوتا ہے مثلاً اضرب نضرب نحاۃ کے نزدیک فعل ہیں حالانکہ منطقیوں کے نزدیک کلمہ نہیں ہے کیونکہ کلمہ مفرد کی اقسام میں سے ہے اور اضرب مفرد نہیں بلکہ مرکب ہے لفظ کی جز کے معنی کی جز پر دلالت کرنے کی وجہ سے کیونکہ ہمزہ متکلم پر دلالت کرتا ہے اور ض، ر، ب معنی حدوثی پر دلالت کرتا ہے (از: محمد فہد)

فصل

سوال ۲۸: لفظ مفرد متحد المعنی کی اقسام ثلاثہ کی وجہ حصر تحریر کریں۔

جواب: لفظ مفرد متحد المعنی دو حال سے خالی نہیں ہو گا اس کا معنی متعین و مشخص ہو گا یا نہیں ہو گا اگر ہو گا تو علم ہے اگر نہیں ہو گا تو پھر دو حال سے خالی نہیں ہو گا کہ وہ تمام افراد پر برابر برابر صادق آئے گا یا نہیں آئے گا اگر آئے گا تو متواطی ہے اگر نہیں آئے گا تو مشکک ہے۔

سوال ۲۹: معنی کی وحدت و کثرت کے اعتبار سے لفظ مفرد کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: اس اعتبار سے لفظ مفرد کی دو اقسام ہیں:

(1) متحد المعنی (2) متکثر المعنی

سوال ۳۰: لفظ مفرد متحد المعنی کی اقسام کتنی اور کون کونسی ہیں؟ مع تعریفات، امثلہ اور وجہ تسمیہ تحریر کریں۔

جواب: لفظ مفرد متحد المعنی کی تین اقسام ہیں:

(1) علم (2) متواطی (3) مشکک

علم: وہ لفظ جس کا معنی متعین و مشخص ہو۔ مثال زید، ھذا، ھو

نوٹ: اس کو جزئی حقیقی کہنا زیادہ بہتر ہے۔

متواطی: وہ لفظ مفرد جس کا معنی متعین و مشخص نہ ہو بلکہ اس کے بہت سارے افراد ہوں اور وہ تمام افراد پر برابر برابر صادق آتا ہو۔ اولیت، اولویت، اشدیت یا ازیدیت کے تفاوت کے بغیر۔

مثال: لفظ انسان کہ یہ تمام افراد پر برابر برابر صادق آتا ہے۔

وجہ تسمیہ: متواطی تواطؤ سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے پورا پورا صادق آنا اور متفق ہونا اور چونکہ اس قسم کے افراد اس کے معنی عام کے صادق آنے میں برابر اور متفق ہوتے ہیں اسی لئے اسے متواطی کا نام دیا جاتا ہے۔

مشکک: وہ لفظ مفرد جس کا معنی متعین و مشخص نہ ہو بلکہ اس کے بہت سارے افراد ہوں اور وہ اپنے تمام افراد پر برابر برابر صادق نہ آئے بلکہ بعض افراد پر اس کا معنی اولیت یا اولویت یا اشدیت یا ازیدیت کے ساتھ صادق آئے اور دوسرے بعض پر اس کی ضد کے ساتھ صادق آئے۔

مثال: لفظ وجود کہ یہ واجب تعالی پر بھی صادق آتا ہے اور ممکن پر بھی صادق آتا ہے لیکن واجب تعالی پر اولیت اور اولویت کے ساتھ صادق آتا ہے اور ممکن پر اس کے برعکس صادق آتا ہے اور اسی طرح بیاض (سفیدی) برف پر بھی صادق آتا ہے اور ہاتھی کے دانت پر بھی صادق آتا ہے لیکن برابر برابر صادق نہیں آتا بلکہ برف پر اشدیت کے ساتھ صادق آتا ہے اور ہاتھی کے دانت پر اس کے برعکس صادق آتا ہے۔

وجہ تسمیہ: مشکک کا لغوی معنی ہے شک میں ڈالنے والا اور چونکہ یہ قسم بھی اپنے دیکھنے والے کو متواطی یا مشترک ہونے کے سلسلے میں شک میں ڈال دیتی ہے اس لئے اس قسم کو مشکک کہتے ہیں۔

فصل

سوال ۳۱: لفظ مفرد متکثر المعنی کی اقسام کی وجہ حصر تحریر کریں۔

جواب: لفظ مفرد متکثر المعنی دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اس کو ہر معنی کے لئے ابتداء متعدد اوضاع کے ساتھ علیحدہ طور پر وضع کیا گیا ہو یا اولا ایک معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو اور پھر دوسرے معنی میں استعمال ہونے لگا ہو اگر ہر معنی کے لئے ابتداء متعدد اوضاع کے ساتھ علیحدہ طور پر وضع کیا گیا ہو تو یہ مشترک ہے اور اگر اولا ایک معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو اور پھر دوسرے معنی میں استعمال ہونے لگا ہو تو یہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ وہ لفظ دوسرے معنی میں مشہور ہو گیا اور پہلے معنی کو ترک کر دیا گیا ہو گا یا دوسرے معنی میں مشہور نہیں ہوا ہو گا اور پہلے معنی کو ترک نہیں کیا گیا ہو گا اگر دوسرے معنی میں مشہور نہ ہوا ہو اور پہلے معنی کو ترک نہ کیا گیا ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں ہو گا کہ وہ لفظ موضوع اول میں استعمال ہو گا یا

موضوع ثانی میں استعمال ہوگا پہلی صورت میں حقیقت اور دوسری صورت میں مجاز ہے۔

سوال ۳۲: لفظ مفرد متکثر المعنی کی اقسام کتنی اور کون کونسی ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: لفظ مفرد متکثر المعنی کی چار اقسام ہیں:

(1)مشترک (2)منقول (3)حقیقت (4)مجاز

مشترک کی تعریف: وہ لفظ مفرد جس کو ہر معنی کے لئے ابتداء متعدد اوضاع کے ساتھ علیحدہ طور پر وضع کیا گیا ہو اسے مشترک کہتے ہیں۔ مثال لفظ عین اس کو گھٹنے کے لئے بھی چشمہ کے لئے بھی آنکھ کے لئے اور سونے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

منقول کی تعریف: وہ لفظ مفرد جس کو ابتداء کسی ایک معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو پھر اس کا استعمال دوسرے معنی میں ہونے لگا ہو ان دونوں کے درمیان مناسبت کی وجہ سے اس طرح کہ وہ دوسرے معنی میں مشہور ہو گیا ہو اور پہلے کو چھوڑ دیا گیا ہو تو اس کو منقول کہتے ہیں۔

مثال: لفظ صلوۃ ابتداء اس کی وضع دعا کے لئے ہوئی لیکن پھر یہ نماز کے معنی میں ایسا مشہور ہوا کہ پہلے معنی کو چھوڑ دیا گیا۔

حقیقت کی تعریف: وہ لفظ مفرد جو اسی معنی میں استعمال ہو جس معنی کے لئے اس کو وضع کیا گیا ہے۔

مثال: لفظ اسد حیوان مفترس کے معنی میں۔

مجاز کی تعریف: وہ لفظ مفرد جو اس معنی میں استعمال نہ ہو جس معنی کے لئے اسے وضع کیا گیا ہے۔

مثال: لفظ اسد رجل شجاع کے معنی میں۔

سوال ۳۳: ناقل کی طرف نظر کرتے ہوئے منقول کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع امثلہ زینت قرطاس کریں۔

جواب: ناقل کی طرف نظر کرتے ہوئے منقول کی تین قسمیں ہیں:

(1)منقول عرفی (2)منقول اصطلاحی (3)منقول شرعی

منقول عرفی: وہ لفظ جس کو نقل کرنے والے عرف عام کے لوگ ہوں۔

مثال: لفظ دابۃ اس کو زمین پر رینگنے والے کے لئے وضع کیا گیا تھا پھر اس کو عوام نے گھوڑے اور چار پاؤں والے جانور کے لئے نقل کر لیا۔

منقول شرعی: وہ لفظ جس کو نقل کرنے والے اہل شرع ہوں۔

مثال: لفظ **صلوۃ** اس کو دعا کے معنی کے لئے وضع کیا گیا تھا بعد میں اس کو اہل شرع نے ارکان مخصوصہ (نماز) کی طرف نقل کر دیا۔

منقول اصطلاحی: وہ لفظ مفرد جس کو نقل کرنے والے عرف خاص اور مخصوص طبقہ کے لوگ ہوں۔

مثال: لفظ اسم لغت میں بلندی کے معنی میں ہے پھر نحویوں نے اسے ایسے کلمہ کی طرف نقل کر دیا جو دلالت کرنے میں مستقل ہو اور تین زمانوں میں سے کسی زمانے سے ملا ہوا نہ ہو۔ (از: عبد الرشید)

فصل

سوال ۳۴: مرادف کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب: مرادف کی تعریف: اگر لفظ متعدد ہوں اور معنی ایک ہو تو اس کو مرادف کا نام دیا جاتا ہے۔ جیسے اسد اور لیث ان دونوں کا ایک ہی معنی ہے حیوان مفترس، غیم اور غیث ان دونوں کا معنی ایک ہی ہے بادل۔

فصل

سوال ۳۵: مرکب کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: مرکب کی دو قسمیں ہیں (1) مرکب تام (2) مرکب ناقص

مرکب تام کی تعریف: هو ما يصح السكوت عليه وہ مرکب جس پر سکوت درست ہو جیسے زید قائم۔

مرکب ناقص کی تعریف: هو ما لا يصح السكوت عليه وہ مرکب جس پر سکوت درست نہ ہو جیسے رجل قائم۔

فصل

سوال ۳۶: مرکب تام کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب: مرکب تام کی دو قسمیں ہیں (1) خبر وقضیہ (2) انشاء

خبر وقضیہ کی تعریف: هو ما قصد به الحكاية ويحتمل الصدق والكذب ويقال لقائله انه صادق او كاذب

خبر وہ مرکب ہے جس کے ذریعے حکایت کا قصد کیا گیا ہو اور وہ صدق وکذب کا احتمال رکھتا ہو اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہو جیسے: آسمان ہمارے اوپر ہے اور عالم حادث ہے۔

انشاء کی تعریف: وہ مرکب جس کے ذریعے حکایت کا قصد نہ کیا گیا ہو اور اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا بھی نہ کہا جا سکے جیسے اِضرب۔

سوال ۳۷: انشاء کی اقسام تحریر کریں۔

جواب: انشاء کی اقسام: (1) امر (2) نہی (3) استفہام (4) تمنی (5) ترجی (6) نداء

سوال ۳۸: خبر کی تعریف پر وارد ہونے والا اعتراض مع جواب تحریر کریں۔

جواب: خبر کی تعریف پر درج ذیل اعتراض وارد ہوتا ہے۔

اعتراض: خبر کی تعریف اپنے افراد کو جامع نہیں ہے کیونکہ آپ نے خبر کی تعریف یہ کی ہے کہ جو صدق وکذب کا احتمال رکھے حالانکہ لا الہ الا اللہ خبر اور قضیہ ہے لیکن کذب کا احتمال نہیں رکھتا بلکہ یہ صادق ہے۔

جواب: خبر کی تعریف میں صدق وکذب کا احتمال محض خبر کے لفظ کا اعتبار کرتے ہوئے ہے حاشیتین کی خصوصیت یعنی خارج اور متکلم کی خصوصیت کا کوئی اعتبار نہیں ہاں اگر حاشیتین کی خصوصیت کا اعتبار کر لیا جائے کہ متکلم مومن ہے اور خارج میں واقعتاً اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ قضیہ کذب کا احتمال نہیں رکھتا جبکہ اس خصوصیت حاشیتین کا خبر کی تعریف میں اعتبار ہی نہیں لہٰذا محض لفظ کے اعتبار سے لا الہ الا اللہ کذب کا احتمال رکھتا ہے تو ثابت ہوا کہ خبر کی تعریف اپنے افراد کو جامع ہے۔

فصل

سوال ۳۹: مرکب ناقص کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مرکب ناقص کی چند قسمیں ہیں ان میں ایک ''مرکب اضافی'' ہے جیسے غلامُ زیدٍ اور ان میں سے ایک ''مرکب توصیفی'' ہے جیسے

رجل عالمان میں سے ایک'' مرکب تقییدی'' ہے جیسے فی الدار

سوال ۴۰: صاحب مرقاۃ نے مرکب ناقص کی جو تقسیم فرمائی ہے وہ درست ہے یا نہیں؟ اگر درست نہیں تو کیوں؟ نیز درست تقسیم تفصیلا تحریر کریں۔

جواب: صاحب مرقاۃ نے جو مرکب ناقص کی تقسیم فرمائی ہے وہ درست نہیں کیونکہ صاحب مرقاۃ نے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کو مرکب تقییدی کے مقابل ذکر کیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرکب اضافی اور توصیفی غیر تقییدی کی اقسام ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ مرکب تقییدی کی اقسام ہیں اسی طرح صاحب مرقاۃ نے مرکب تقییدی کی مثال فی الدار پیش کی ہے یہ بھی درست نہیں کیونکہ فی الدار مرکب غیر تقییدی کی مثال ہے۔

درست تقسیم درج ذیل ہے:

مرکب ناقص کی اقسام:

مرکب ناقص کی دو قسمیں ہیں: (1) مرکب تقییدی (2) مرکب غیر تقییدی

مرکب تقییدی کی تعریف: وہ مرکب ناقص ہے جس میں جزء ثانی جزء اول کے لئے قید بنے اس کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ مرکب اضافی جیسے غلام زید۔ ۲۔ مرکب توصیفی جیسے رجل قائم

مرکب غیر تقییدی کی تعریف: وہ مرکب ناقص ہے جس میں جزء ثانی جزء اول کے لئے قید نہ بنے جیسے فی الدار

فصل

سوال ۴۱: مفہوم کی تعریف تحریر کریں۔

جواب: **مفہوم کی تعریف: ما حصل فی الذهن** جو ذہن میں حاصل ہو اسے مفہوم کہتے ہیں۔

سوال ۴۲: مفہوم کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب: اس کی دو قسمیں ہیں (1) جزئی (2) کلی

جزئی کی تعریف: هو ما یمنع نفس تصوره عن صدقه علی کثیرین

جس کا نفس تصور کثیر پر صادق آنے سے مانع ہو جیسے زید، عمر، بکر، هذا الجدار، هذاالفرس

کلی کی تعریف: هو ما لا یمنع نفس تصوره عن وقوع الشرکة فیه وعن صدقه علی کثیرین

جس کا نفس تصور اس میں شرکت کے واقع ہونے سے اور اس کے کثیر پر صادق آنے سے مانع نہ ہو۔ جیسے انسان

نوٹ: کلی اور جزئی کی ایک دوسری تعریف بھی کی جاتی ہے۔

کلی کی تعریف: ایسا مفہوم جس کے افراد کے کثیر ہونے کو عقل محض تصور کے اعتبار سے جائز قرار دے۔

جزئی کی تعریف: ایسا مفہوم جس کے افراد کے کثیر ہونے کو عقل محض تصور کے اعتبار سے جائز قرار نہ دے۔ (از: احمد رضا)

فصل

سوال ۴۳: کلی کے افراد کے خارج میں پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے کلی کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب: کلی کے افراد کے خارج میں پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے کلی کی چھ اقسام ہیں:

۱۔ کلی کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممتنع ہو۔ جیسے لاشئی، لاممکن، لاموجود

۲۔ کلی کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممکن ہو لیکن کوئی فرد پایا نہ جائے۔ جیسے عنقاء، جبل یاقوت

۳۔ ایسی کلی جس کا صرف ایک ہی فرد پایا جائے اور دوسرے فرد کا پایا جانا محال ہو۔ جیسے واجب الوجود

۴۔ ایسی کلی جس کا صرف ایک ہی فرد پایا جائے اور دوسرے فرد کا پایا جانا ممکن ہو۔ جیسے سورج

۵۔ ایسی کلی جس کے بہت سارے افراد خارج میں پائے جاتے ہوں اور وہ افراد متناہی یعنی محدود ہوں۔ جیسے کواکب السیارۃ (یہ سات ہیں: شمس، قمر، مریخ، زہرہ، زحل، عطارد، مشتری۔)

۶۔ ایسی کلی جس کے بہت سارے افراد خارج میں پائے جاتے ہوں اور وہ افراد غیر متناہی یعنی لامحدود ہوں۔ جیسے انسان، فرس، غنم، بقر کے افراد۔

نوٹ: متن میں مذکور قسم ثالث اور رابع در حقیقت دو دو اقسام ہیں لہٰذا کل چھ اقسام ہوئیں۔

سوال ۴۴: کلی اور جزئی کی تعریف پر وارد ہونے والا اعتراض مع جواب تحریر کریں۔

جواب: کلی اور جزئی کی تعریف پر درج ذیل اعتراض وارد ہوتا ہے:

اعتراض: جزئی کی تعریف اپنے افراد کو جامع نہیں اور کلی کی تعریف دخول غیر سے مانع نہیں اس اعتراض کی تفصیل یہ ہے کہ ایک انڈے کو سامنے رکھ کر اسے ہٹالیا جائے تو خیال میں اس کی صورت محفوظ ہو جاتی ہے پھر سامنے رکھ کر ہٹالیا جائے تو پھر خیال میں اس کی صورت محفوظ ہو جاتی ہے اسی طرح بار بار سامنے رکھنے اور ہٹانے سے کئی صورتیں خیال میں محفوظ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ صورت خیالیہ کثیرین پر صادق آئے گی لہٰذا اسے کلی کہنا چاہئے حالانکہ یہ کلی نہیں بلکہ جزئی ہے تو اس طرح جزئی پر کلی کی تعریف صادق آئی اور جزئی کی تعریف دخول غیر سے مانع نہیں رہی نیز کلی کی تعریف اپنے افراد کو جامع نہ رہی اسی طرح دور سے دکھائی دینے والی چیز کو دیکھ کر یہ سمجھا کہ یہ گائے ہے پھر ذرا قریب گئے تو کہا کہ نہیں بھینس ہے پھر ذرا قریب گئے تو کہا نہیں یہ تو بیل ہے جس کی وجہ سے خیال میں متعدد صورتیں آئیں لہٰذا اسے کلی کہنا چاہئے حالانکہ وہ کلی نہیں ہے بلکہ جزئی ہے۔

اسی طرح بچہ ابتدائے پیدائش میں جب اپنی ماں کی گود میں جاتا ہے تو اس کی صورت اس کے حس مشترک میں حاصل ہوتی ہے پھر جب وہ کسی اور عورت کی گود میں جاتا ہے تو اسے بھی اپنی ماں سمجھتا ہے جس کی وجہ سے ماں کی ایک اور صورت اس کے حس مشترک میں حاصل ہو جاتی ہے الغرض جس عورت کی گود میں جاتا ہے اسے اپنی ماں سمجھتا ہے اور اس کے خیال میں ماں کی متعدد صورتیں آتی ہیں جس کی وجہ سے وہ صورت کثیرین پر صادق آئی لہٰذا اسے کلی کہنا چاہئے حالانکہ وہ کلی نہیں بلکہ جزئی ہے خلاصہ یہ ہے کہ تینوں مثالوں میں جزئی کی تعریف کلی کی تعریف پر صادق آرہی ہے جس کی وجہ سے جزئی کی تعریف اپنے افراد کو جامع نہیں رہی اور کلی کی تعریف دخول غیر سے مانع نہیں رہی۔

جواب: کلی کی تعریف میں مفہوم کے کثیرین پر صدق سے مراد یہ ہے کہ علی سبیل الاجتماع کثیرین پر صادق آئے نہ کہ علی سبیل البدلیت کثیرین پر صادق آئے یعنی کلی وہ ہے جس میں کثیرین پر صدق یکبارگی ہونا چاہئے نہ کہ بدل بدل کر اور اعتراض میں مذکورہ تینوں مثالوں میں کثیرین پر صدق علی سبیل الاجتماع نہیں ہے بلکہ علی سبیل البدلیت ہے کیونکہ تینوں صورتوں میں وحدت ماخوذ ہے اس بات کے ضروری ہونے کی وجہ سے کہ یہ صورتیں اس مادہ معینہ سے ماخوذ ہیں جو کہ جزئی ہے ہاں اگر ان صورتوں میں وحدت کا اعتبار نہ ہوتا تو یہ کلی ہوتیں ثابت ہوا جزئی کی تعریف جامع اور کلی کی تعریف دخول غیر سے مانع ہے اور اعتراض درست نہیں۔

فصل فی النسبۃ بین الکلیین

سوال ۴۵: نسب اربعہ کی وجہ حصر تحریر کریں۔

جواب: دوکلیوں کے درمیان پائے جانے والی نسبت دوحال سے خالی نہیں ہوگی یاتودونوں کلیوں میں سے ہر کلی دوسری کلی پر صادق آئے گی یا نہیں آئے گی اگر صادق نہیں آئے گی تو یہ دونوں متابینان ہیں اوران دونوں کے درمیان نسبت تباین ہے اوراگر صادق آئے گی تو پھر دوحال سے خالی نہیں یاتوان دونوں کلیوں میں سے ہرایک دوسری کلی کے تمام افراد پر صادق آئے گی یاتمام افراد پر صادق نہیں آئے گی اگر تمام افراد پر صادق آئے تو یہ دونوں متساویان ہیں اوران دونوں کے درمیان پائے جانے والی نسبت متساوی ہے اوراگر تمام افراد پر صادق نہیں آئے گی تو پھر دوحال سے خالی نہیں ہوگی یاتو پہلی کلی دوسری کلی کے تمام افراد پر صادق آئے گی اوردوسری کلی پہلی کلی کے بعض افراد پر صادق آئے گی اور بعض پر نہیں یادونوں میں سے ہر کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے گی اور بعض پر نہیں پہلی صورت میں ان کو اعم اخص مطلق کہاجاتاہے اوران دونوں کے درمیان نسبت عموم خصوص مطلق ہے اوردوسری صورت میں ان کو اعم اخص من وجہ کہاجاتاہے اوران دونوں کے درمیان نسبت عموم خصوص من وجہ ہے۔

نوٹ: چاروں نسبتوں کی تعریفات وجہ حصر سے اخذ کی جاسکتی ہیں۔

سوال ۴۶: نسبت تساوی کی تعریف ومثال تحریر کریں۔

جواب: وہ نسبت جوایسی دوکلیوں کے درمیان پائی جائے کہ ان میں سے ہرایک دوسری کلی کے ہر فرد پر صادق آئے۔ جیسے انسان اور ناطق کے درمیان نسبت یعنی ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق انسان ہے۔

سوال ۴۷: نسبت تباین کی تعریف مع مثال تحریر کریں۔

جواب: وہ نسبت جوایسی دوکلیوں کے درمیان پائی جائے کہ ان میں سے کوئی بھی کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے، جیسے انسان اور فرس کے درمیان نسبت تباین ہے۔

سوال ۴۸: نسبت عموم خصوص مطلق کی تعریف مع مثال تحریر کریں۔

جواب: وہ نسبت جوایسی دوکلیوں کے درمیان پائی جائے کہ ان میں سے ایک کلی تودوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے لیکن دوسری کلی پہلی کے ہر ہر فرد پر صادق نہ آئے بلکہ بعض پر صادق آئے، جیسے حیوان اورانسان کے درمیان نسبت عموم خصوص مطلق ہے۔

سوال ۴۹: نسبت عموم خصوص من وجہ کی تعریف مع مثال تحریر کریں۔

جواب: وہ نسبت جوایسی دوکلیوں کے درمیان پائی جائے کہ ان میں سے ہرایک دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے، جیسے حیوان اورابیض کے درمیان نسبت۔

سوال ۵۰: نسبت عموم خصوص من وجہ میں کتنے مادے ہوتے ہیں؟ مع امثلہ تحریر کریں

جواب: نسبت عموم خصوص من وجہ میں تین مادے ہوتے ہیں ایک مادہ اجتماع کااور دومادے افتراق کے،

مادہ اجتماع کامطلب یہ ہے کہ دونوں کلیاں ایک جگہ جمع ہوجائیں اور مادۂ افتراق کامطلب یہ ہے کہ ایک کلی پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے۔

مادہ اجتماعی کی مثال: عموم خصوص من وجہ کی مثال ابیض اور حیوان ہے اور یہ دونوں کلیاں مثلاً: بطخ میں جمع ہوجاتی ہیں کیونکہ بطخ حیوان بھی ہے اورابیض بھی ہے پس یہ اجتماع کامادہ ہوا۔

مادہ افتراقی کی پہلی مثال: ہاتھی اس پر حیوان صادق آتا ہے لیکن ابیض صادق نہیں آتا تو یہاں ایک کلی صادق آئی مگر دوسری نہیں لہٰذا یہ افتراق کا مادہ ہوا۔

مادہ افتراقی کی دوسری مثال : برف اس پر ابیض تو صادق آتا ہے لیکن حیوان صادق نہیں آتا تو یہاں بھی ایک کلی صادق آئی مگر دوسری نہیں لہٰذا یہ بھی افتراق کا مادہ ہوا۔(از: وزیر علی)

فصل

سوال ۵۱: جزئی کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: جزئی کی دو قسمیں ہیں:

(1) جزئی حقیقی (2) جزئی اضافی

سوال ۵۲: جزئی اضافی کی تعریف مع مثال تحریر کریں

جواب:جزئی اضافی کی تعریف:

ھو ماکان اخص تحت الاعم "وہ اخص جو اعم کے تحت ہو"

مثال: انسان جزئی اضافی کی مثال ہے کیونکہ یہ اخص ہے جو کہ حیوان اعم کے تحت ہے۔

سوال ۵۳: جزئی حقیقی اور جزئی اضافی کے درمیان کونسی نسبت پائی جاتی ہے؟ مثالوں سے ثابت کریں۔

جواب: جزئی حقیقی اور جزئی اضافی کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے اور جہاں عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جائے وہاں دو مادے پائے جاتے ہیں ایک مادہ اجتماعی اور دوسرا مادہ افتراقی۔

مادہ اجتماعی کی مثال : زید پر جزئی حقیقی اور جزئی اضافی دونوں صادق آتی ہیں۔ جزئی حقیقی اس لئے کہ "زید" کا صدق کثیر افراد پر ممتنع ہے اور جزئی اضافی اس لئے کہ "زید" خاص ہے جو کہ "انسان" عام کے تحت ہے لہٰذا یہ اجتماع کا مادہ ہے۔

مادہ افتراقی کی مثال: "انسان" پر صرف جزئی اضافی صادق آتی ہے جزئی حقیقی نہیں۔ جزئی اضافی تو اس لئے کہ "انسان" خاص ہے جو کہ "حیوان" عام کے تحت ہے اور جزئی حقیقی اس لئے نہیں کہ "انسان" کا کثیرین پر صادق آنا ممتنع نہیں ہے۔

فصل

سوال ۵۴: کلی کے اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں۔

جواب: کلی کے اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں:

الاول: جنس "ھو کلی مقول علی کثیرین مختلفین بالحقائق فی جواب ماھو"

جنس وہ کلی ہے جو ماھو کے جواب میں ایسے بہت سارے افراد پر بولی جائے جن کی حقیقتیں مختلف ہوں۔

جیسے انسان، فرس اور غنم جو کہ مختلفۃ الحقائق ہیں جب ان کے بارے میں ماھی کے ذریعے سوال کیا جائے تو سب کے جواب میں حیوان بولا جائے گا لہٰذا حیوان جنس ہے۔

الثانی :نوع ''ھوکلی مقول علی کثیرین متفقین بالحقائق فی جواب ماھو''

نوع ایسی کلی ہے جوماھو کے جواب میں ایسے بہت سارے افراد پر بولی جائے جن کی حقیقتیں ایک جیسی ہوں۔

جیسے زید، عمر، بکر جو کہ متفقۃ الحقائق ہیں جب ان کے بارے میں ماھم کے ذریعے سوال کیا جائے تو جواب میں ''انسان'' بولا جائے گا لہذا انسان نوع ہے۔

الثالث :فصل ''ھوکلی مقول علی الشئی فی جواب ای شئی ھو فی ذاتہ''

فصل وہ کلی ہے جو''ای شئی ھو فی ذاتہ'' کے جواب میں کسی چیز پر بولی جائے۔ جیسے انسان کے بارے میں سوال کیا جائے ''ای شئی ھو فی ذاتہ'' تو اس کے جواب میں ناطق بولا جائے گا۔

الرابع: خاصہ ''ھوکلی خارج عن حقیقۃ الافراد محمول علی افراد واقعۃ تحت حقیقۃ واحدۃ فقط''

ایسی کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو اور ایسے افراد پر محمول ہو جو صرف ایک حقیقت کے تحت واقع ہوں۔

جیسے، ضاحک انسان کے لئے، کیونکہ ضاحک انسان کی حقیقت سے خارج ہے اور یہ صرف انسان کے افراد ہی میں پایا جاتا ہے۔

الخامس :عرض عام ''ھوالکلی الخارج المقول علی افراد حقیقۃ واحدۃ وعلی غیرھا''

وہ کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو اور ایک حقیقت والے افراد اور اس کے علاوہ پر بولی جائے۔

جیسے ماشی کہ یہ انسان کے افراد پر بھی بولا جاتا ہے اور فرس کے افراد پر بھی بولا جاتا ہے۔

سوال ۵۵: نوع کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟ نیز نوع اضافی کی تعریف مع مثال تحریر کریں۔

جواب: نوع کی دو قسمیں ہیں: (1)نوع حقیقی (2)نوع اضافی

نوع اضافی کی تعریف: ''ھوماھیۃ یقال علیھا وعلی غیرھا الجنس فی جواب ماھو''

نوع اضافی ایسی ماہیت ہے کہ اس پر اور اس کے غیر پر ماھو کے جواب میں جنس بولی جائے۔

جیسے حیوان کہ اس کو اگر دوسری ماہیت ''شجر'' کے ساتھ ملا کر ماھما کے ذریعے سوال کیا جائے تو جواب میں جسم نامی آئے گا جو کہ جنس ہے۔

سوال ۵٦: نوع حقیقی اور نوع اضافی کے درمیان کونسی نسبت ہے؟ مثالوں سے ثابت کریں۔

جواب: نوع حقیقی اور نوع اضافی کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے عموم خصوص من وجہ میں تین مادے پائے جاتے ہیں ایک مادۂ اجتماع اور دو مادے افتراق کے۔**مادہ اجتماع کی مثال:** انسان پر نوع حقیقی اور نوع اضافی دونوں صادق آتی ہیں نوع حقیقی اس لئے کہ انسان ایسی کلی ہے جو متفقۃ الحقائق کثیرین پر ماھو کے جواب میں بولی جاتی ہے اور نوع اضافی اس لئے کہ اس کے ساتھ فرس کو ملا کر سوال کیا جائے تو جواب میں حیوان بولا جائے گا جو کہ جنس ہے لہذا یہ اجتماع کا مادہ ہوا۔

مادۂ افتراق کی پہلی مثال: نقطہ پر نوع حقیقی صادق آتی ہے نوع اضافی صادق نہیں آتی۔ نوع حقیقی اس لئے صادق آتی ہے کہ یہ ایسی کلی ہے جو متفقۃ الحقائق کثیرین پر ماھو کے جواب میں بولی جاتی ہے یعنی جب سوال کیا جائے کہ ''النقطۃ ماھی'' تو جواب دیا جائے

گا ''ھی عرض قائم بالخط لایقبل القسمۃ قطعا'' یعنی ایسا عرض جو خط کے ساتھ قائم ہو اور تقسیم کو بالکل قبول نہ کرے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اس کے افراد کثیر اور متفقۃ الحقائق ہیں اور نوع اضافی اس لئے صادق نہیں آتی کہ اس کے اوپر کوئی ایسی جنس نہیں کہ جب اس کے ساتھ کسی دوسری ماہیئت کو ملا کر ماھو کے ذریعے سوال کیا جائے تو جواب میں جنس بولی جائے لہذا یہ مادہ افتراق ہوا۔

مادہ افتراق کی دوسری مثال: حیوان پر نوع اضافی صادق آتی ہے نوع حقیقی صادق نہیں آتی۔ نوع اضافی اس لئے صادق آتی ہے کہ جب اس کے ساتھ ''شجر'' کو ملا کر سوال کیا جائے تو جواب میں جسم نامی بولا جائے گا جو کہ جنس ہے اور نوع حقیقی اس لئے نہیں ہے کہ حیوان متفقۃ الحقائق پر نہیں بولا جاتا ہے لہذا یہ مادۂ افتراق ہوا۔

فصل فی ترتیب الاجناس

سوال ۵۷: ترتیب کے اعتبار سے جنس کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: ترتیب کے اعتبار سے جنس کی تین اقسام ہیں:

جنس سافل: ''**ھو ما لا یکون تحتہ جنس ویکون فوقہ جنس**''

وہ جنس جس کے نیچے کوئی جنس نہ ہو بلکہ اس کے اوپر کوئی جنس ہو۔

جیسے حیوان اس کے تحت انسان ہے جو کہ جنس نہیں اور حیوان کے اوپر جسم نامی ہے جو کہ جنس ہے پس حیوان جنس سافل ہے۔

جنس متوسط : ''**ھو ما یکون تحتہ جنس وفوقہ ایضا جنس**''

وہ جنس جس کے نیچے بھی جنس ہو اور اوپر بھی جنس ہو۔

جیسے جسم نامی اس کے نیچے حیوان اور اس کے اوپر جسم مطلق ہے۔

جنس عالی : ''**ھو ما لا یکون فوقہ جنس**''

وہ جنس جس کے اوپر جنس نہ ہو، جنس عالی کو جنس الاجناس بھی کہتے ہیں۔

جیسے جوہر اس کے اوپر کوئی جنس نہیں اور اس کے نیچے جسم مطلق اور جسم نامی اور حیوان ہے۔

فصل

سوال ۵۸: اجناس عالیہ کتنی اور کون کونسی ہیں؟ تمام کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب: اجناس عالیہ جن سے عالم کی کوئی بھی حادث چیز خارج نہیں ہے یہ دس ہیں ان اجناس عالیہ کو مقولات عشرہ بھی کہتے ہیں، اجناس عالیہ کی اولاً دو قسمیں ہیں۔

(1) جوہر (2) عرض

جوہر کی تعریف:

ھو الموجود لا فی موضوع ای محل بل قائم بنفسہ

جوھر وہ موجود جو کسی موضوع یعنی محل میں نہ ہو بلکہ قائم بنفسہ ہو جیسے اجسام۔

عرض کی تعریف

هو الموجود فی موضوع ای محل

عرض وہ ہے جو کسی موضوع یعنی محل میں موجود ہو۔

عرض کی اقسام

عرض کی نو اقسام ہیں:

۱۔کم :**هو العرض الذی یقبل القسمة والتجزی لذاته**

وہ عرض جو بالذات تقسیم اور تجزی کو قبول کرتی ہو جیسے اشیاء معدودہ۔

۲۔کیف:**هو عرض لایقتضی القسمة والنسبة ای لایکون معناہ معقولا بالقیاس الی الغیر**

وہ عرض جو تقسیم اور نسبت کو قبول نہ کرتی ہو یعنی اس کا معنی غیر کی طرف نظر کرنے سے نہ سمجھا جاتا ہو جیسے خوبصورتی اور بدصورتی۔

۳۔اضافۃ:**هی ماهیئة حاصلة للشئ بالنسبة الی الغیر وله بالنسبة الیه**

وہ ہیئت جو شئ کو حاصل ہوتی ہے غیر کی طرف نسبت کرنے سے اور غیر کو حاصل ہوتی ہے اس شئ کی طرف نسبت کرنے سے جیسے ابوۃ اور بنوۃ باپ ہونا بیٹے کی طرف نسبت کرنے سے حاصل ہوگا اور بیٹا ہونا باپ کی طرف نسبت کرنے سے حاصل ہوگا۔

۴۔الأین:**هی هیئة حاصلة للشئ بسبب حصوله فی المکان**

وہ ہیئت جو شئ کو مکان میں اس کے موجود ہونے کے سبب حاصل ہو جیسے زید کا گھر میں ہونا۔

۵۔ملک:**هی هیئة حاصلة للشئ بسبب مایحیط کله او بعضه وینتقل بانتقاله**

وہ ہیئت جو کسی شئ کے کل یا بعض کا احاطہ کرنے کے سبب شئ کو حاصل ہو اور شئ کے منتقل ہونے سے وہ منتقل ہو جاتی ہو جیسے برقع، قمیص اور عمامہ وغیرہ۔

٦۔فعل:**هو هیئة حاصلة للشئ بسبب تاثیره فی الغیر یسیرا یسیرا**

وہ ہیئت جو غیر میں آہستہ آہستہ اثر پہنچانے کے سبب کسی شئ کو حاصل ہو، جیسے پانی کو گرم کرنے کے سبب سے آگ کو حاصل ہونے والی ہیئت۔

۷۔انفعال:**هو هیئة حاصلة للشئ بسبب تاثره من الغیر**

وہ ہیئت جو غیر سے اثر لینے کے سبب شئ کو حاصل ہو، جیسے آگ سے پانی کے گرم ہونے کے وقت پانی کی ہیئت۔

۸۔متی:**هی هیئة حاصلة للشئ بسبب حصولة فی الزمان**

زمانے میں موجود ہونے کے سبب شئ کو جو ہیئت حاصل ہو جیسے دن کے لئے روزہ۔

۹۔وضع:**هو هیئة حاصلة للشئ من جهة نسبتین نسبة بعض اجزاء الشئ الی بعض ونسبة الی خارج عنه**

وہ ہیئت جو شئ کو دو نسبتوں سے حاصل ہو یعنی اس کے اپنے بعض اجزاء کی بعض اجزاء کی طرف نسبت کرنے اور اپنے بعض اجزاء کو خارجی اجزاء کی طرف نسبت کرنے سے، جیسے بیٹھنے کی ہیئت اور کھڑے ہونے کی ہیئت۔ (از: خان محمد)

فصل فی ترتیب الانواع

سوال ۵۹: ترتیب کے اعتبار سے نوع کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: نوع کی ترتیب کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں:

نوع عالی

وہ نوع جس کے نیچے نوع ہو اور اوپر نوع نہ ہو جیسے جسم مطلق اس کے اوپر تو نوع نہیں لیکن نیچے نوع ہے جیسے جسم نامی وغیرہ۔

نوع متوسط

وہ نوع جس کے نیچے بھی نوع ہو اور اوپر بھی نوع ہو جیسے جسم نامی اس کے اوپر نوع ہے جسم مطلق اور نیچے بھی ہے حیوان۔

نوع سافل

وہ نوع جس کے نیچے نوع نہ ہو بلکہ اس کے اوپر نوع ہو جیسے انسان اس کے نیچے تو کوئی نوع نہیں لیکن اوپر نوع ہے جسم نامی، مطلق وغیرہ اور اس نوع کو نوع الانواع بھی کہا جاتا ہے۔

سوال ٦٠: فصل کی تقسیم کتنے اعتبار سے کی گئی ہے؟

جواب: فصل کی تقسیم دو اعتبار سے کی گئی ہے:

(1) قرب وبعد کے اعتبار سے۔ (2) نسبت کے اعتبار سے۔

سوال ٦١: قرب وبعد کے اعتبار سے فصل کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: قرب وبعد کے اعتبار سے فصل کی دو قسمیں ہیں:

(1) فصل قریب: هو المميز عن المشاركات فى الجنس القريب

وہ فصل جو کسی شئ کو جنس قریب کے مشارکات سے ممتاز کردے جیسے انسان کے لئے ناطق۔

(1) فصل بعید: هو المميز عن المشاركات فى الجنس البعيد

وہ فصل جو کسی شئ کو جنس بعید کے مشارکات سے ممتاز کردے جیسے انسان کے لئے حساس۔

سوال ٦٢: نسبت کے اعتبار سے فصل کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ اور وجہ تسمیہ تحریر کریں۔

جواب: فصل کی نسبت کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:

۱۔مقوم: جب فصل کی نسبت نوع کی طرف ہو تو اسے مقوم کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: مقوم قوام سے بنا ہے اور قوام کا معنی حقیقت ہے اور مقوم کا معنی ہوگا حقیقت میں داخل ہونے والا اور فصل کی نسبت نوع کی طرف ہو تو وہ نوع کے قوام وحقیقت میں داخل ہوتی ہے اس لئے اسے مقوم کہتے ہیں مثال ناطق انسان کے لئے۔

۲۔مقسم: جب فصل کی نسبت جنس کی طرف ہو تو اس فصل کو مقسم کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: مقسم کا معنی ہے تقسیم کرنے والا اور فصل کی نسبت جب جنس کی طرف ہو تو وہ جنس کو تقسیم کردیتی ہے اس لئے اس کو مقسم کہتے ہیں۔ مثال: ناطق حیوان کے لئے مقسم ہے کیونکہ ناطق سے حیوان کے لئے دو قسمیں حاصل ہو رہی ہیں۔

(1)حیوان ناطق (2)حیوان غیر ناطق

فصل

سوال ٦٣: مقوم کا حکم مع المثال تحریر کریں

جواب: ہر وہ فصل جو عالی کے لئے مقوم ہو وہ سافل کے لئے بھی مقوم ہو گی جیسے قابل ابعاد ثلاثہ کہ جس طرح یہ جسم مطلق کے لئے مقوم ہے اسی طرح جسم نامی، حیوان اور انسان کے لئے بھی مقوم ہے اور اسی طرح نامی یہ جسم نامی حیوان اور انسان کے لئے بھی مقوم ہے اور اسی طرح حساس اور متحرک بالارادہ کہ جس طرح یہ دونوں حیوان کے لئے مقوم ہیں اسی طرح انسان کے لئے بھی مقوم ہیں لیکن ہر وہ جو سافل کے لئے مقوم ہو وہ عالی کے لئے مقوم نہیں ہو گا جیسے ناطق یہ انسان کے لئے تو مقوم ہے لیکن حیوان کے لئے مقوم نہیں بلکہ مقسم ہے۔

فصل

سوال ٦٤: مقسم کا حکم مع المثال تحریر کریں۔

جواب: ہر وہ فصل جو سافل کے لئے مقسم ہو وہ عالی کے لئے بھی مقسم ہو گی جیسے ناطق کہ جس طرح یہ حیوان کو ناطق اور غیر ناطق میں تقسیم کردیتی ہے اسی طرح جسم مطلق کو بھی ناطق اور غیر ناطق کی طرف تقسیم کردیتی ہے لیکن ہر وہ فصل جو عالی کے لئے مقسم ہو وہ سافل کے لئے مقسم نہیں ہو گی جیسے حساس یہ جسم نامی کو حساس اور غیر حساس کی طرف تقسیم کردیتی ہے لیکن یہ حیوان کے لئے مقسم نہیں کیونکہ حیوان حساس تو ہے لیکن کوئی حیوان ایسا نہیں پایا جاتا جو غیر حساس ہو۔

فائدہ

سوال ٦٥: کلی ذاتی اور کلی عرضی کا اطلاق کن کلیات پر کیا جاتا ہے؟

جواب: ذاتی کا اطلاق دو معنی پر ہوتا ہے (1)مالایکون خارجا عن حقیقۃ الافراد (2)مایکون داخلا فی حقیقۃ الافراد پہلے معنی کے اعتبار سے جنس نوع اور فصل پر کلی ذاتی کا اطلاق ہو گا اور خاصہ و عرض عام پر کلی عرضی کا اطلاق ہو گا کیونکہ، جنس نوع اور فصل میں سے کوئی بھی اپنے افراد کی حقیقت سے خارج نہیں اور خاصہ اور عرض عام اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہیں اور دوسرے معنی کے اعتبار سے کلی ذاتی کا اطلاق جنس اور نوع پر ہو گا فصل پر نہیں ہو گا کیونکہ جنس اور نوع افراد کی حقیقت میں داخل ہیں جبکہ نوع اپنے افراد کی عین حقیقت ہے۔

(از: فواد علی)

فصل

سوال 1 :اپنے معروض سے جدا ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کلی عرضی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر فرمائیں۔

جواب :اپنے معروض سے جدا ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کلی عرضی (خاصہ اور عرض عام) کی دو اقسام ہیں، (۱): عرض لازم، (۲): عرض مفارق۔

عرض لازم کی تعریف :"مایمتنع انفکاکہ عن الشیء"

ترجمہ: وہ کلی عرضی جس کا اپنے معروض سے جدا ہونا ممتنع ہو جیسے زوجیت اربعہ کو لازم ہے۔

عرض مفارق کی تعریف :"مالم یمتنع انفکاکہ عن الشیء"

ترجمہ: وہ کلی عرضی جس کا اپنے معروض سے جدا ہونا ممتنع نہ ہو جیسے کاتب بالفعل ہونا انسان کے لیے۔

سوال 2 :ماہیت و وجود کے اعتبار سے لازم کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر فرمائیں۔

جواب: ماہیت و وجود کے اعتبار سے لازم کی دو قسمیں ہیں، (۱): لازم الماہیۃ، (۲): لازم الوجود۔

لازم الماہیۃ کی تعریف :وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا ماہیت کی طرف نظر کرتے ہوئے ممتنع ہو جیسے زوجیت اربعہ کے لیے اور فردیت ثلاثہ کے لیے، کیونکہ جفت ہونا اربعہ کی ماہیت میں داخل ہے اور فردیت (طاق ہونا) ثلاثہ کی ماہیت میں داخل ہے۔

لازم الوجود کی تعریف :وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا وجود کی طرف نظر کرتے ہوئے ممتنع ہو جیسے کالا ہونا حبشی کے لیے کیونکہ سیاہی کا حبشی کے وجود سے جدا ہونا محال ہے اس کی ماہیت سے جدا ہونا محال نہیں کیونکہ حبشی کی ماہیت انسان ہے اور ظاہر ہے کہ کالا ہونا انسان کو لازم نہیں۔

فصل

سوال 3 :دلیل کی طرف محتاج نہ ہونے کے اعتبار سے لازم کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں۔

جواب :دلیل کی طرف محتاج نہ ہونے کے اعتبار سے عرض لازم کی دو اقسام ہیں، (۱): لازم بین بالمعنی الاخص، (۲): لازم بین بالمعنی الاعم۔

لازم بین بالمعنی الاخص کی تعریف:"مایلزم تصورہ من تصور الملزوم"

ترجمہ: جس کا تصور ملزوم کے تصور سے لازم آئے جیسے بصر عمی کے لیے۔

لازم بین بالمعنی الاعم کی تعریف:" مایلزم من تصور الملزوم واللازم الجزم باللزوم "

ترجمہ: وہ لازم کہ لازم اور ملزوم کے تصور سے لزوم کا یقین لازم آئے، جیسے زوجیت اربعہ کے لیے کیونکہ جو شخص اربعہ اور زوجیت کے مفہوم کا شعور کرے گا وہ بداہۃً اس بات کا یقین کرے گا کہ اربعہ جفت ہے اور دو برابر برابر حصوں میں تقسیم ہونے والا ہے۔

نوٹ: اولاً لازم کی دو قسمیں ہیں: (۱): لازم بین، (۲): لازم غیر بین

لازم بین کی تعریف :وہ لازم جس کے لزوم پر دلیل کی ضرورت نہ ہو جیسے آگ کے لیے جلانا۔

لازم غیر بین کی تعریف:وہ لازم جس کے لزوم پر دلیل کی ضرورت ہو جیسے عالم کے لیے حادث ہونا۔

لازم بین کی اقسام کی تعریفات ما قبل گزر چکیں۔

لازم غیر بین کی بھی دو قسمیں ہیں:(۱):لازم غیر بین بالمعنی الاخص،(۲):لازم غیر بین بالمعنی الاعم۔

لازم غیر بین بالمعنی الاخص کی تعریف: وہ لازم جس کا تصور ملزوم کے تصور سے حاصل نہ ہو بلکہ دلیل کی بھی ضرورت پڑے جیسے کتابت بالقوۃ انسان کے لیے۔

لازم غیر بین بالمعنی الاعم کی تعریف :وہ لازم جس کے لزوم کا یقین ملزوم کے تصور سے حاصل نہ ہو بلکہ دلیل کی بھی ضرورت پڑے جیسے عالم کے لیے حادث ہونا۔

فصل

سوال 4: قابل زوال اور نا قابل زوال ہونے کے اعتبار سے عرض مفارق کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب : قابل زوال اور نا قابل زوال ہونے کے اعتبار سے عرض مفارق کی دو قسمیں ہیں،(۱): قابل زوال،(۲):نا قابل زوال۔

نا قابل زوال کی تعریف :" مایدوم عروضه للملزوم"

ترجمہ: وہ عرض مفارق جو اپنے معروض سے جدا نہ ہوتا ہو بلکہ اپنے معروض کے لیے دائمی ہو جیسا کہ فلک کے لیے حرکت ہے۔

قابل زوال کی تعریف :" مایزول عنه الملزوم "

ترجمہ: وہ عرض جو معروض سے جدا ہو جاتا ہو جیسے غصہ کی سرخی۔

سوال 5: قابل زوال کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب :عرض مفارق قابل زوال کی دو قسمیں ہیں،(۱): سریع الزوال،(۲):بطیء الزوال۔

سریع الزوال کی تعریف :وہ عرض جو اپنے معروض سے جلدی جدا ہو جاتا ہو جیسے شرمندگی کی سرخی اور درد کی زردی۔

بطیء الزوال کی تعریف :وہ عرض جو اپنے معروض سے جلدی جدا نہ ہو جیسے جوانی۔

از: محمد بلال رضا۔

فصل

سوال 6 :معرِّف کی تعریف تحریر کریں، نیز اس کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب :

معرِّف کی تعریف :" معرِّف الشیء مایحمل علیه لافادة تصوره"

ترجمہ: کسی شے کا معرف وہ ہے جسے اس شی پر محمول کیا جائے تاکہ وہ اس چیز کے تصور کا فائدہ دے۔

معرف کی چار اقسام ہیں:(۱): حد تام،(۲): حد ناقص،(۳):رسم تام،(۴):رسم ناقص۔

حد تام :" التعریف ان کان بالجنس القریب والفصل القریب یسمی حدا تاما"

ترجمہ: اگر تعریف جنس قریب اور فصل قریب سے کی جائے تو اسے حد تام کہتے ہیں جیسے انسان کی تعریف حیوان ناطق سے۔

حد ناقص :" التعریف ان کان بالجنس البعید والفصل القریب او به وحدہ یسمی حدا ناقصا "

ترجمہ: اگر تعریف جنس بعید اور فصل قریب سے کی جائے یا صرف فصل قریب سے کی جائے تو اس کو حد ناقص کہتے ہیں جیسے انسان کی تعریف جسم ناطق یا صرف ناطق سے کرنا۔

رسم تام :" التعریف ان کان بالجنس القریب والخاصة یسمی رسما تاما"

ترجمہ: اگر تعریف جنس قریب اور خاصہ سے کی جائے تو اسے رسم تام کہتے ہیں جیسے انسان کی تعریف حیوان ضاحک سے کرنا۔

رسم ناقص :" التعریف ان کان بالجنس البعید والخاصة او بالخاصة وحدها یسمی رسما ناقصا"

ترجمہ: اگر تعریف جنس بعید اور خاصہ سے کی جائے یا صرف خاصہ سے کی جائے تو اسے رسم ناقص کہتے ہیں جیسے انسان کی تعریف جسم ضاحک یا صرف ضاحک سے کرنا۔

سوال 7: عرض عام سے تعریف کرنا درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو وجہ تحریر کریں۔

جواب : عرض عام کو تعریفات میں کوئی دخل نہیں ہے یعنی عرض عام کے ذریعے تعریف کرنا درست نہیں کیونکہ عرض عام ماعدا سے تمیز کا فائدہ نہیں دیتی جب کہ تعریف کا مقصد ماعدا سے ممتاز کرنا ہوتا ہے۔

فصل

سوال 8: ابتداءً تعریف کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریف تحریر کریں۔

جواب : ابتداءً تعریف کی دو اقسام ہیں، (۱): حقیقی، (۲): لفظی۔

تعریف حقیقی کی تعریف مذکور ہو چکی۔

تعریف لفظی :" ما یقصد به تفسیر مدلول اللفظ"

ترجمہ: جس کے ذریعے لفظ کے مدلول کی تفسیر کا قصد کیا گیا ہو جیسے سعدانة کی نبت سے اور غضنفر کی اسد سے تعریف کرنا۔

از: محمد الیاس

الباب الثانی فی الحجۃ وما یتعلق بها
فصل فی القضایا

سوال 9: قضیہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب : قضیہ کی دو طرح سے تعریف کی گئی ہے،

(۱): "القضية قول يحتمل الصدق والكذب"

ترجمہ: قضیہ ایسا قول ہے جو صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہے۔

(۲): " هو قول يقال لقائله انه صادق فيه اور كاذب "

ترجمہ: وہ قول جس کے کہنے والے کو یہ کہا جاسکے کہ یہ اپنی بات میں سچا یا جھوٹا ہے۔

سوال10: قضیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر فرمائیں۔

جواب : قضیہ کی دو قسمیں ہیں،(۱): حملیہ،(۲): شرطیہ۔

قضیہ حملیہ کی تعریف :" ما حكم فيها بثبوت شیء لشیء اور نفيه عنه"

ترجمہ: جس میں ایک شی کے لیے دوسری شی کو ثابت کرنے کا حکم لگایا گیا ہو یا ایک شی سے دوسری شی کی نفی کی گئی ہو جیسا کہ 'زید قائم 'اور زید لیس بقائم '۔

قضیہ حملیہ کی ایک اور طرح سے بھی تعریف بیان کی گئی ہے،

" ما لا ينحل الى قضيتين بل ينحل اما الىٰ مفردين واما الى مفرد و قضية "

ترجمہ: قضیہ حملیہ وہ ہے جو دو قضیوں کی طرف تقسیم نہیں ہوتا بلکہ دو مفردوں کی طرف یا ایک مفرد اور ایک قضیہ کی طرف تقسیم ہوتا ہے، دو مفردوں کی طرف تقسیم ہونے کی مثال ' زيد هو قائم 'اس مثال سے رابطہ یعنی ' ھو' کو حذف کر دیا جائے تو ' زید ' اور ' قائم ' بچیں گے جو کہ دو مفرد ہیں، مفرد اور قضیہ کی طرف تقسیم ہونے کی مثال جیسے ' زيد ابوه قائم 'جب اس کو تقسیم کیا جائے گا تو باقی 'زید ' اور ' ابوه قائم ' بچے گا جن میں سے پہلا مفرد اور دوسرا قضیہ ہے۔

قضیہ شرطیہ کی تعریف :" ما ينحل الى قضيتين "

ترجمہ: وہ قضیہ جو دو قضیوں کی طرف تقسیم ہوتا ہو جیسے 'ان كانت الشمس طالعة فالنهار موجود وليس البتة اذا كانت الشمس طالعة فالليل موجود 'جب حروف کو حذف کر دیا جائے تو باقی ' الشمس طالعة والنهار موجود ' بچے گا۔

فصل

سوال11: ایجاب وسلب کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب : ایجاب وسلب کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو اقسام ہیں:

(۱): موجبہ، (۲): سالبہ۔

موجبہ کی تعریف :" ھی التی حکم فیھا بثبوت شیء لشیء "

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں ایک شی کے لیے دوسری شی کے ثبوت کا حکم لگایا گیا ہو جیسے 'الانسان حیوان '۔

سالبہ کی تعریف :" ھی التی حکم فیھا بنفی شیء عن شیء "

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں ایک چیز سے دوسری چیز کی نفی کا حکم لگایا گیا ہو جیسے 'الانسان لیس بفرس '۔

فصل

سوال 12: قضیہ حملیہ کے کتنے اور کون کون سے اجزاء ہیں؟ مثال دے کر واضح کریں۔

جواب : قضیہ حملیہ تین اجزاء سے مرکب ہوتا ہے ان میں سے ایک محکوم علیہ اسے موضوع کہا جاتا ہے اور ان میں سے دوسرا محکوم بہ اسے محمول کا نام دیا جاتا ہے تیسرا وہ جو رابطہ پر دلالت کرنے والا ہو اسے رابطہ کا نام دیا جاتا ہے مثلاً ' زید ھو قائم ' میں ' زید ' محکوم علیہ اور موضوع ہے اور 'قائم' محکوم بہ اور محمول ہے اور لفظ 'ھو' نسبت اور رابطہ ہے کبھی کبھی رابطہ کو لفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے نہ کہ مراد میں مثلاً ' زید قائم '۔

فصل

سوال 13: قضیہ شرطیہ کے کتنے اور کون کون سے اجزاء ہیں؟ مثال دے کر واضح کریں۔

جواب : شرطیہ کے تین اجزاء ہیں، پہلے جز کو مقدم اور دوسرے جز کو تالی کا نام دیا جاتا ہے اور تیسرا جز مقدم اور تالی کے درمیان پایا جانے والا حکم ہے اسے رابطہ کا نام دیا جاتا ہے مثلاً 'ان کانت الشمس طالعۃ کان النھار موجودا' میں 'ان کانت الشمس طالعۃ' مقدم ہے اور 'کان النھار موجودا' تالی ہے اور ان دونوں کے درمیان پایا جانے والا حکم رابطہ ہے۔

از: محمد اکرام

فصل

سوال 14: موضوع کے کلی یا جزئی ہونے کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع وجہ حصر تحریر کریں۔

جواب : موضوع کے کلی یا جزئی ہونے کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی چار اقسام ہیں، (۱): شخصیہ، (۲): طبعیہ، (۳): محصورہ، (۴): مہملہ۔

وجہِ حصر : قضیہ حملیہ کا موضوع دو حال سے خالی نہیں ہو گا یا تو وہ جزئی ہو گا یا کلی ہو گا اگر موضوع جزئی اور شخص معین ہو تو وہ قضیہ شخصیہ اور مخصوصہ ہو گا جیسے ' زید قائم ' اور اگر موضوع کلی ہو تو دو حال سے خالی نہیں ہو گا یا تو قضیہ میں حکم نفس حقیقت پر ہو گا یا افراد پر ہو گا اگر اس میں حکم نفس حقیقت پر ہو تو قضیہ طبعیہ ہو گا جیسے ' الانسان نوع والحیوان جنس ' اور اگر حکم اس کے افراد پر ہو تو دو حال سے خالی نہیں اس میں

افراد کی مقدار بیان کردی گئی ہوگی یا نہیں اگر افراد کی کمیت بیان کردی گئی ہو تو قضیہ محصورہ جیسے 'کل انسان حیوان و بعض الحیوان انسان' اور اگر افراد کی کمیت بیان نہ کی گئی ہو تو قضیہ مہملہ ہوگا جیسے 'الانسان فی خسر'۔

نوٹ: مذکورہ اقسام کی تعریفات کو وجہِ حصر سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔

فصل

سوال 14: محصورات کتنے اور کون کون سے ہیں؟ مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب : محصورات چار ہیں:

(۱): موجبہ کلیہ جیسے ' کل انسان حیوان'

(۲): موجبہ جزئیہ جیسے ' بعض الحیوان اسود'

(۳): سالبہ کلیہ جیسے ' لا شیء من الزنجی بابیض'

(۴): سالبہ جزئیہ جیسے ' بعض الانسان لیس باسود'

فصل

سوال 15: سور کی تعریف مع وجہِ تسمیہ بیان کریں۔ نیز محصورات اربع کے اسوار مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب : الذی یبین بہ کمیّۃ الافراد من الکلیۃ والبعضیۃ یسمّٰی سورًا

سور کی تعریف : وہ لفظ جس کے ذریعے کلیت اور بعضیت کے اعتبار سے افراد کی کمیت (مقدار) کو بیان کیا جائے اس کو سور کہتے ہیں۔

وجہِ تسمیہ :لفظ 'سور'، ' سور البلد' (شہر کی فصیل) سے ماخوذ ہے جس طرح شہر کی فصیل شہر کو احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہے اسی طرح یہ لفظ بھی موضوع کے افراد کا احاطہ کیے ہوئے ہوتا ہے اس لیے اس لفظ کو 'سور' کہتے ہیں۔

محصوراتِ اربعہ کے سور :

موجبہ کلیہ کا سور ' کل' اور 'لام استغراقی' ہے جیسے ' کل انسان حیوان' اور 'الحمد للہ'۔

موجبہ جزئیہ کا سور 'بعض' اور 'واحد' ہے جیسے ' بعض و واحد من الجسم جماد'۔

سالبہ کلیہ کا سور 'لاشیء' اور 'لا واحد' ہے جیسے ' لاشیء من الغراب بابیض ولا واحد من النار ببارد' اور نکرہ کا تحت نفی واقع ہونا جیسے ' ما من ماء الا و ھو رطب'۔

سالبہ جزئیہ کا سور 'لیس بعض' جیسے ' لیس بعض الحیوان بحمار' اور ' بعض لیس' ہے جیسے ' بعض الفواکہ لیس بحلو'۔

فصل

سوال16: مناطقہ موضوع اور محمول کو کن حروف سے تعبیر کرتے ہیں؟ وجہ بھی تحریر کریں۔

جواب : مناطقہ موضوع کو 'ج' سے تعبیر کرتے ہیں اور محمول کو 'ب' سے تعبیر کرتے ہیں مثلا جب موجبہ کلیہ کو تعبیر کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ' کل ج ب'

وجہ : مناطقہ کا موضوع اور محمول کو 'ج' اور 'ب' سے تعبیر کرنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ اختصار کے ساتھ موضوع اور محمول کی تعبیر ہو جائے کیونکہ 'کل انسان حیوان ' کے مقابلے میں 'کل ج ب ' مختصر ہے۔

اور دوسرا مقصد انحصار کے وہم کو دور کرنا ہے کیونکہ بہت ساری جگہوں میں موجبہ کلیہ کی مثال ' کل انسان حیوان ' پیش کی جاتی ہے ممکن ہے کہ اس سے وہم پیدا ہو کہ موجبہ کلیہ کی صرف ایک ہی مثال ہے تو اس وہم کو دور کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

فصل

سوال 17: حمل کی تعریف مع اقسام تفصیلا بیان کریں۔

جواب : حمل کی تعریف :"اتحاد المتغائرین فی المفہوم بحسب الوجود"

مناطقہ کی اصطلاح میں حمل مفہوم میں دو متغائر چیزوں کا وجود کے اعتبار سے متحد ہونا ہے جیسے 'زید کاتب و عمرو شاعر'، زید کا مفہوم کاتب کے مفہوم کے متغائر یعنی الگ ہے لیکن وہ دونوں ایک وجود کے ساتھ موجود ہیں اسی طرح عمرو اور شاعر کا مفہوم متغائر ہے اور وہ دونوں وجود میں متحد ہیں۔

حمل کی اقسام: حمل کی دو قسمیں ہیں، (۱): حمل بالاشتقاق، (۲): حمل بالمواطاۃ۔

حمل بالاشتقاق :وہ حمل جو 'فی' یا 'ذو' یا 'لام' کے واسطے سے ہو جیسے 'زید فی الدار والمال لزید و خالد ذو مال'

حمل بالمواطاۃ :وہ حمل جو 'فی' یا 'ذو' یا 'لام' کے واسطے سے نہ ہو جیسے 'عمر طبیب و بکر فصیح'۔

از: علی حسنین

فصل

سوال 18: وجودِ موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں۔

جواب :وجودِ موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی تین اقسام ہیں:

(۱): قضیہ حملیہ خارجیہ، (۲): قضیہ حملیہ ذہنیہ، (۳): قضیہ حملیہ حقیقیہ۔

قضیہ حملیہ خارجیہ کی تعریف :" موضوع الحملیة ان کان موجودا فی الخارج وکان الحکم فیھا باعتبار تحقق الموضوع ووجودہ فی الخارج کانت القضیة خارجیة"

ترجمہ: قضیہ حملیہ کا موضوع اگر خارج میں موجود ہو اور اس میں حکم موضوع کے خارج میں موجود ہونے کے اعتبار سے ہو تو یہ قضیہ خارجیہ ہوگا جیسے 'الانسان کاتب'۔

قضیہ حملیہ ذہنیہ کی تعریف :" موضوع الحملیة ان کان موجودا فی الذھن وکان الحکم باعتبار خصوص وجودہ فی الذھن کانت ذھنیة "

ترجمہ: قضیہ حملیہ کا موضوع ذہن میں موجود ہو اور حکم بالخصوص ذہن میں موجود ہونے کے اعتبار سے ہو تو اسے قضیہ ذہنیہ کہتے ہیں جیسے ' الانسان کلی'۔

قضیہ حملیہ حقیقیہ کی تعریف :" ان کان الحکم باعتبار تقرّرہ فی الواقع مع عزل النظر عن خصوصیة ظرف الخارج او الذھن سمیت القضیة حقیقیة"

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں موضوع پر خارج وذہن کے ظرف کی خصوصیت سے قطعِ نظر کرتے ہوئے صرف نفسِ امر میں موجود ہونے کے اعتبار سے حکم لگایا گیا ہو جیسے 'الاربعة زوج'۔

فصل

سوال19: حرف سلب کے موضوع یا محمول کا جز بننے یا نہ بننے کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب :اس اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱): معدولہ، (۲): غیر معدولہ۔

معدولہ کی تعریف :" المعدولة مایکون فیہ حرف السلب جزءاً من الموضوع او من المحمول او کلیھما"

ترجمہ: معدولہ وہ جس میں حرف سلب موضوع یا محمول یا دونوں کا جز ہو، پہلی مثال 'اللاحی جماد'، دوسری مثال 'زید لا عالم'، تیسری مثال 'اللاحی لاعالم' یہ سب ایجاب میں ہے اور سلب کی مثالیں یہ ہیں، پہلی مثال 'اللاحی لیس بعالم'، دوسری مثال 'العالم لیس بلا حی'، تیسری مثال 'اللاحی لیس بلا جماد'۔

غیر معدولہ کی تعریف :وہ قضیہ حملیہ جس میں حرف سلب طرفین میں سے کسی کا بھی جزنہ بنے جیسے 'زید قائم و زید لیس بنائم'۔

سوال 20:قضیہ غیر معدولہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب :قضیہ غیر معدولہ کی دو اقسام ہیں:

(۱):محصلہ،(۲):بسیطہ۔

محصلہ کی تعریف :اگر قضیہ موجبہ میں حرف سلب طرفین میں سے کسی کا جزنہ بنے تو اس کو محصلہ کہتے ہیں جیسے 'زید قائم'۔

بسیطہ کی تعریف :اگر قضیہ سالبہ میں حرف سلب طرفین میں سے کسی کا جزنہ بنے تو اس کو بسیطہ کہتے ہیں جیسے 'زید لیس بعالم'۔

از: بابر علی

فصل

سوال 21:جہت کے مذکور ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب : اس اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱):موجہہ،(۲):مطلقہ۔

قضیہ موجہہ کی تعریف :وہ قضیہ جس میں جہت کو ذکر کر دیا گیا ہو اس کو موجہہ اور رباعیہ کا نام دیا جاتا ہے جیسے 'الانسان حیوان بالضرورۃ'۔

قضیہ مطلقہ کی تعریف:وہ قضیہ جس میں جہت صراحتاً ذکر نہ کی جائے جیسے 'الانسان حیوان'۔

سوال 22:قضیہ موجہہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب :قضیہ موجہہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱):بسیطہ،(۲):مرکبہ۔

بسیطہ کی تعریف :وہ قضیہ موجہہ جس میں حکم صرف ایجاب کا ہو یا صرف سلب کا ہو مثلاً 'الانسان حیوان بالضرورۃ او الانسان لیس بحیوان بالضرورۃ'

مرکبہ کی تعریف :وہ قضیہ موجہہ جس کی حقیقت ایجاب اور سلب دونوں سے مرکب ہو مثلاً 'بالضرورۃ کل کاتب متحرک الاصابع ما دام کاتبا لا دائما'۔

فصل

سوال 23: قضیہ حملیہ بسیطہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں۔

جواب: قضیہ حملیہ بسیطہ کی آٹھ اقسام ہیں:

(۱): ضروریہ مطلقہ کی تعریف: "ھی التی حکم فیھا بضرورۃ ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه ما دام ذات الموضوع موجودۃ"

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا موضوع سے محمول کی نفی کی ضرورت کا حکم لگایا گیا ہو جب تک ذات موضوع موجود ہو جیسے موجبہ کی مثال 'الانسان حیوان بالضرورۃ'، سالبہ کی مثال 'الانسان لیس بحجر بالضرورۃ'۔

(۲): دائمہ مطلقہ کی تعریف: "ھی التی حکم فیھا بدوام ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه"

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا موضوع سے محمول کی نفی کے دوام کا حکم لگایا گیا ہو جیسے موجبہ کی مثال 'کل فلک متحرک بالدوام'، سالبہ کی مثال 'لا شیء من الفلک بساکن بالدوام'۔

(۳): مشروطہ عامہ کی تعریف: " ھی التی حکم فیھا بضرورۃ ثبوت المحمول للموضوع او نفیه عنه ما دام ذات الموضوع موصوفا بالوصف العنوانی"

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا موضوع سے محمول کی نفی کی ضرورت کا حکم لگایا گیا ہو جب تک ذات موضوع وصف عنوانی کے ساتھ موصوف ہو جیسے موجبہ کی مثال 'کل کاتب متحرک الاصابع بالضرورۃ ما دام کاتبا'، سالبہ کی مثال 'لاشیء من الکاتب بساکن الاصابع بالضرورۃ ما دام کاتبا'۔

وصفِ عنوانی کی تعریف: " ما عبر به عن الموضوع "

ترجمہ: جس چیز کے ذریعے موضوع کو تعبیر کیا جائے۔

(۴): عرفیہ عامہ کی تعریف: "ھی التی حکم فیھا بدوام ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه ما دام ذات الموضوع متصفا بالوصف العنوانی"

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا موضوع سے محمول کی نفی کے دوام کا حکم لگایا گیا ہو جب تک ذات موضوع وصف عنوانی کے ساتھ متصف ہو جیسے موجبہ کی مثال 'بالدوام کل کاتب متحرک الاصابع ما دام کاتبا'، سالبہ کی مثال 'بالدوام لاشیء من النائم بمستیقظ ما دام نائما'۔

(۵): وقتیہ مطلقہ کی تعریف :''ھی التی حکم فیھا بضرورۃ ثبوت المحمول للموضوع او نفیہ عنہ فی وقت معین من اوقات الذات''

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا موضوع سے محمول کی نفی کی ضرورت کا حکم لگایا گیا ہو ذات کے اوقات میں سے کسی معین وقت میں جیسے موجبہ کی مثال 'کل قمر منخسف بالضرورۃ وقت حیلولۃ الارض بینہ وبین الشمس'، سالبہ کی مثال 'لاشیء من القمر بمنخسف بالضرورۃ وقت التربیع'۔

(٦): منتشرہ مطلقہ کی تعریف :''ھی التی حکم فیھا بوجود ثبوت المحمول للموضوع او نفیہ عنہ فی وقت غیر معین من اوقات الذات''

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا موضوع سے محمول کی نفی کی ضرورت کا حکم لگایا گیا ہو ذات کے اوقات میں سے کسی غیر معین وقت میں جیسے موجبہ کی مثال 'کل حیوان متنفس بالضرورۃ وقتاما'، سالبہ کی مثال 'لا شیء من الحجر بمتنفس بالضرورۃ وقتاما'۔

(۷): مطلقہ عامہ کی تعریف :''ھی التی حکم فیھا بوجود المحمول للموضوع او سلبہ عنہ ای فی احد الازمنۃ الثلاثۃ''

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے وجود یا موضوع سے محمول کی نفی کا حکم لگایا گیا ہو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں جیسے موجبہ کی مثال 'کل انسان ضاحک بالفعل'، سالبہ کی مثال 'لاشیء من الانسان بضاحک بالفعل'۔

(۸): ممکنہ عامہ کی تعریف :'' ھی التی حکم فیھا بسلب ضرورۃ الجانب المخالف''

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں جانب مخالف کی ضرورت کے سلب کا حکم لگایا گیا ہو جیسے موجبہ کی مثال 'کل نار حارۃ بالامکان العام'، سالبہ کی مثال 'لاشیء من النار ببارد بالامکان العام'۔

از: سمیع اللہ

فصل فی المرکبات

سوال 24: قضیہ مرکبہ کی حقیقت ایجاب وسلب دونوں سے مرکب ہوتی ہے اب اس کو موجبہ کا نام دیا جائے گا یا سالبہ کا؟

جواب: اگر مرکب کا جزاول موجبہ ہو تو قضیہ مرکبہ کو موجبہ کا نام دیا جائے گا اور اگر مرکب کا جزاول سالبہ ہو تو قضیہ مرکبہ کو سالبہ کا نام دیا جائے گا۔

سوال 25: مرکبات کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب:

(۱): المشروطۃ الخاصۃ :"ھی المشروطۃ العامۃ مع قید اللادوام بحسب الذات"

ترجمہ: وہ مشروطہ عامہ ہے جو لادوام ذاتی کی قید کے ساتھ ہو ایجاب کی مثال 'بالضرورۃ کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لا دائما' اور سلب کی مثال 'بالضرورۃ لاشیء من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتبا لا دائما'۔

(۲): العرفیۃ الخاصۃ :" ھی العرفیۃ العامۃ مع قید اللادوام بحسب الذات "

ترجمہ: وہ عرفیہ عامہ ہے جو لادوام ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے موجبہ کی مثال 'دائما کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لا دائما' اور سالبہ کی مثال 'دائما لا شیء من الکاتب بساکن الاصابع ما دام کاتبا لا دائما'

(۳): الوجودیۃ اللاضروریۃ :" ھی المطلقۃ العامۃ مع قید اللاضرورۃ بحسب الذات "

ترجمہ: وہ مطلقہ عامہ ہے جو لاضرورت ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے ایجاب کی مثال 'کل انسان کاتب بالفعل لا بالضرورۃ' اور سلب کی مثال 'لا شیء من الانسان بکاتب بالفعل لا بالضرورۃ'۔

(۴): الوجودیۃ اللادائمۃ : "ھی المطلقۃ العامۃ مع قید اللادوام بحسب الذات "

ترجمہ: وہ مطلقہ عامہ ہے جو لادوام ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے ایجاب میں 'کل انسان ضاحک بالفعل لا دائما' اور سلب میں 'لا شیء من الانسان بضاحک بالفعل لا دائما'۔

(۵): الوقتیۃ :" ھی الوقتیۃ المطلقۃ اذا قید باللادوام بحسب الذات "

ترجمہ: وہ قضیہ مطلقہ ہے جو لادوام ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے ایجاب میں 'بالضرورۃ کل قمر منخسف وقت حیلولۃ الارض بینہ وبین لاشمس لادائما' اور سلب میں 'بالضرورۃ لا شیء من القمر بمنخسف وقت التربیع لا دائما'۔

(٦): المنتشرۃ :" ھی المنتشرۃ المطلقۃ القیدۃ باللادوام بحسب الذات "

ترجمہ: وہ منتشرہ مطلقہ جو لادوام ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے ایجاب میں 'بالضرورۃ کل انسان متنفس فی وقت ما لا دائما' اور سلب میں 'بالضرورۃ لاشیء من الانسان بمتنفس وقتا ما لا دائما'۔

(۷): الممکنۃ الخاصۃ: " وھی التی حکم فیھا بارتفاع الضرورۃ المطلقۃ عن جانبی الوجود والعدم جمیعا"

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں وجود اور عدم دونوں جانب سے ضرورت مطلقہ کو ختم کرنے کا حکم لگایا گیا ہو جیسے ایجاب میں 'بالامکان الخاص کل انسان ضاحک' اور سلب میں 'بالامکان الخاص لا شیء من الانسان بضاحک'۔

فصل

سوال 25: لادوام سے کس چیز کی طرف اشارہ ہوتا ہے؟ مثال دے کر واضح کریں۔

جواب: لادوام سے مطلقہ عامہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً جب کہا جائے کہ 'کل انسان متعجب بالفعل لا دائما' تو اس کا مطلب یہ ہوگا 'کل انسان متعجب بالفعل ولا شیء من الانسان بمتعجب بالفعل'۔

سوال 26: لا ضرورۃ سے کس چیز کی طرف اشارہ ہوتا ہے؟ مثال سے واضح کریں۔

جواب: لا ضرورۃ سے ممکنہ عامہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً جب کہا جائے 'کل حیوان ماش بالفعل لا بالضرورۃ' تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ 'کل حیوان ماش بالفعل ولا شیء من الحیوان بماش بالامکان'۔

از: کلیم اللہ

باب الشرطیات

سوال 1: حکم کے اتصال وانفصال کے اعتبار سے قضیہ شرطیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر فرمائیں۔

جواب: اس اعتبار سے قضیہ شرطیہ کی دو اقسام ہیں، (۱): متصلہ، (۲): منفصلہ۔

متصلہ کی تعریف: "ھی التی حکم فیھا بثبوت نسبۃ علی تقدیر ثبوت نسبۃ اخری فی الایجاب وبنفی نسبۃ علی تقدیر نفی نسبۃ اخری فی السلب"

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں ایک نسبت کے ثبوت کا حکم کیا گیا ہو دوسری نسبت کے ثبوت کے فرض کرنے پر ایجاب میں اور ایک نسبت کی نفی کا حکم کیا گیا ہو دوسری نسبت کی نفی کے فرض کرنے پر سلب میں،

موجبہ کی مثال: ان کان زید انسانا کان حیوانا، سالبہ کی مثال: لیس البتۃ اذا کان زید انسانا کان فرسا۔

منفصلہ کی تعریف: "ھی التی حکم فیھا بالتنافی بین الشیئین فی موجبۃ وبسلب التنافی بینھما فی سالبۃ"

ترجمہ: وہ قضیہ جس میں دو چیزیں (مقدم اور تالی) کے درمیان تنافی کا حکم پایا جائے موجبہ میں اور سلب تنافی کا حکم پایا جائے ان دونوں کے درمیان سالبہ میں،

موجبہ کی مثال: ھذا الشیء اما شجر او حجر، سالبہ کی مثال: لیس البتۃ اما ان تکون الشمس طالعۃ او یکون النھار موجودا۔

سوال 2: شرطیہ متصلہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: شرطیہ متصلہ کی دو قسمیں ہیں، (۱): لزومیہ، (۲): اتفاقیہ۔

لزومیہ کی تعریف: ''ان کان ذلک الحکم لعلاقة بین المقدم والتالی سمیت لزومیة''
ترجمہ: مقدم اور تالی کے درمیان اتصال کا حکم کسی علاقے کی وجہ سے ہو تو اسے لزومیہ کہتے ہیں جیسے کہ ان کانت الشمس طالعة فالنهار موجود۔

اتفاقیہ کی تعریف: ''ان کان ذلک الحکم بدون العلاقة سمیت اتفاقیة''
ترجمہ: مقدم اور تالی کے درمیان اتصال کا حکم علاقے کے بغیر ہو تو اسے اتفاقیہ کہتے ہیں۔

سوال 3: علاقہ کی تعریف لکھیں، نیز علاقہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر فرمائیں۔

جواب:

علاقہ کی تعریف: ''امر بسببه یستصحب المقدم التالی'' علاقہ وہ سبب ہے جس کی وجہ سے مقدم تالی کے ساتھ رہنا چاہتا ہو۔

علاقہ کی اقسام: علاقہ کی دو اقسام ہیں: (۱): علیت، (۲): تضایف۔

علاقہ علیت کی تعریف: ''ان تکون احدهما علة للآخر او کلاهما معلولین لثالث'' مقدم اور تالی میں سے ہر ایک دوسرے کے لیے علت ہو یا دونوں کسی تیسری چیز کے لیے معلول ہوں،

مقدم تالی کے لیے علت ہونے کی مثال: ان کانت الشمس طالعة فانهار موجود۔

تالی مقدم کے لیے علت ہونے کی مثال: کلما کان النهار موجودا کانت الشمس طالعة۔

مقدم اور تالی دونوں کا کسی تیسرے کے لیے معلول ہونے کی مثال: ان کان النهار موجودا فالعالم مضیء۔

تضایف کی تعریف: ''ان یکون تعقل احدهما موقوفا علی تعقل الآخر'' مقدم اور تالی میں سے ہر ایک کا سمجھنا دوسرے کے سمجھنے پر موقوف ہو جیسا کہ ابوّۃ (باپ ہونا) اور بنوّۃ (بیٹا ہونا) ہے۔

فصل

سوال 4: صدق وکذب کے اعتبار سے شرطیہ منفصلہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: اس اعتبار سے شرطیہ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں، (۱): منفصلہ حقیقیہ، (۲): مانعۃ الجمع، (۳): مانعۃ الخلو۔

حقیقیہ کی تعریف: ''ان حکم فیها بالتنافی اوبعدمه بین النسبتین فی الصدق والکذب معا کانت المنفصلة حقیقیة'' اگر قضیہ کے اندر تنافی یا عدمِ تنافی کا حکم کیا گیا ہو دو نسبتوں کے درمیان صدق وکذب میں ایک ساتھ تو یہ منفصلہ حقیقیہ ہوگا جیسا کہ هذا العدد اما زوج او فرد، زوجیت اور فردیت کا ایک عدد میں نہ تو جمع ہونا ممکن ہے اور نہ ہی ارتفاع ممکن ہے۔

مانعۃ الجمع کی تعریف: ''ان حکم فیها بالتنافی اوبعدمه صدقا فقط کانت مانعة الجمع'' اگر قضیہ میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم صرف صدق میں پایا گیا ہو تو مانعۃ الجمع ہوگا جیسے هذا الشیء اما شجر او حجر، یہاں شجر اور حجر کا ایک چیز میں جمع ہونا تو ناممکن ہے پر ارتفاع ممکن ہے۔

مانعۃ الخلو کی تعریف: ''ان حکم بالتنافی وسلبه کذبا فقط کانت مانعة الخلو'' اگر قضیہ میں تنافی یا سلب تنافی کا حکم صرف

کذب میں ہو تو مانعۃ الخلو ہو گا جیسے اما ان یکون زید فی البحر او لا یغرق، ان دونوں کا ارتفاع محال ہے کہ زید پانی میں بھی نہ ہو اور ڈوب بھی رہا ہو یہ محال ہے لیکن ان دونوں کا جمع ہونا محال نہیں ہے کہ وہ پانی میں بھی ہو اور ڈوب بھی نہ رہا ہو۔

فصل

سوال 5: شرطیہ منفصلہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: اس اعتبار سے شرطیہ منفصلہ کی دو اقسام ہیں، (۱): عنادیہ، (۲): اتفاقیہ۔

عنادیہ کی تعریف: ''**ان یکون فیہ التنافی بین الجزئین لذاتھما**'' ترجمہ: وہ قضیہ شرطیہ جس میں تنافی دو جزؤں کے درمیان ذات کی وجہ سے ہو جیسا کہ **ھذا الشیء اما شجر او حجر**۔

اتفاقیہ کی تعریف: ''**ان یکون فیھا لتنافی بمجرد الاتفاق**'' ترجمہ: وہ قضیہ شرطیہ جس میں تنافی محض اتفاقاً ہو جیسا کہ **زید اما کاتب او اسود**۔

فصل

سوال 6: تقادیر کے اعتبار سے شرطیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: اس اعتبار سے شرطیہ کی تین قسمیں ہیں، (۱): شخصیہ، (۲): محصورہ، (۳): مہملہ، نوٹ: طبعیہ اس میں متصور نہیں ہے۔

شرطیہ شخصیہ کی تعریف: ''**ان کان الحکم علی تقدیر معین وضع خاص سمیت الشرطیۃ شخصیۃ**'' ترجمہ: اگر حکم تقدیر معین اور وضع خاص پر ہو تو اسے شخصیہ کہتے ہیں جیسا کہ **ان جئتنی الیوم اکرمک**۔

شرطیہ محصورہ کی تعریف: اگر حکم مقدم کی تقادیر پر کلاً یا بعضاً ہو تو اسے قضیہ شرطیہ محصورہ کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں، (۱): کلیہ، (۲): جزئیہ۔

شرطیہ کلیہ کی تعریف: ''**ان کان الحکم علی جمیع تقادیر المقدم سمیت کلیۃ**'' ترجمہ: اگر حکم مقدم کی تمام حالتوں پر ہو تو اسے کلیہ کہتے ہیں جیسے **کلما کانت الشمس طالعۃ کان النھار موجودا**۔

شرطیہ جزئیہ کی تعریف: ''**ان کان الحکم علی بعض التقادیر کانت جزئیۃ**'' ترجمہ: اگر حکم مقدم کی بعض حالتوں پر ہو تو اسے جزئیہ کہتے ہیں جیسے **قد یکون اذا کان الشیء حیوانا کان انسانا**۔

شرطیہ مہملہ کی تعریف: ''**ان ترک ذکر التقادیر کلا و بعضا کانت مھملۃ**'' اگر تقادیر کا ذکر کلًّا یا **بعضًا** ترک کر دیا گیا ہو تو

اسے مہملہ کہتے ہیں مثلاان کان زید انسانا کان حیوانا۔

فصل فی ذکر اسوار الشرطیات

سوال 7: قضایا شرطیہ کے اسوار تحریر کریں۔

جواب: موجبہ کلیہ کا سور متصلہ میں لفظ 'متی، مہما اور کلما' ہے اور منفصلہ میں 'دائما' ہے، سالبہ کلیہ کا سور متصلہ اور منفصلہ دونوں میں 'لیس البتۃ' ہے، موجبہ جزئیہ کا سور متصلہ اور منفصلہ میں 'قدیکون' ہے، سالبہ جزئیہ کا سور منفصلہ اور متصلہ میں 'قد لا یکون' ہے اور ایجاب کلی کے سور پر حرف سلب داخل کرنا۔

سوال 8: متصلہ مہملہ اور منفصلہ کی علامات تحریر کریں۔

جواب: متصلہ مہملہ کی علامت یہ ہے کہ اس میں 'ان، اذا اور لو' داخل ہوتا ہے اور منفصلہ مہملہ کی علامت یہ ہے کہ اس میں 'اما اور او' داخل ہوتے ہیں۔

فصل

سوال 9: طرفین شرطیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: طرفین شرطیہ سے مراد مقدم اور تالی ہے۔

سوال 10: کیا مقدم اور تالی میں حکم پایا جاتا ہے؟

جواب: مقدم اور تالی کے طرفین ہونے کے وقت ان کے درمیان حکم نہیں پایا جاتا ہاں تحلیل کے بعد حکم کا اعتبار کرنا ممکن ہے۔

سوال 11: طرفین شرطیہ (مقدم اور تالی) کون کون سے قضایا ہو سکتے ہیں؟

جواب: طرفین شرطیہ (مقدم اور تالی) یا تو دونوں حملیہ ہوں گے یا دونوں متصلہ ہوں گے یا دونوں منفصلہ ہوں گے یا مختلف ہوں گے یعنی ایک حملیہ اور دوسرا متصلہ یا ایک حملیہ اور دوسرا منفصلہ یا ایک متصلہ اور دوسرا منفصلہ ہوگا۔

(1) مقدم اور تالی دونوں حملیہ ہوں کلما کان الشیء انسانا فھو حیوان۔

(2) مقدم اور تالی دونوں منفصلہ ہوں ان کان کلما کان الشیء انسانا فھو حیوان کلما لم یکن حیوانا لم یکن انسانا۔

(3) مقدم اور تالی دونوں متصلہ ہوں کلما کان دائما اما ان یکون العدد زوجا او فردا او دائما اما ان یکون منقسما بمتساویین او غیر منقسم بھا۔

(4) مقدم حملیہ اور تالی متصلہ ہو ان کان طلوع الشمس علة لوجود النهار فكلما كانت الشمس طالعة فالنهار موجودا۔

(5) مقدم حملیہ اور تالی منفصلہ ہوان کان ھذا اما زوجا او فردا فھو عدد۔

(6) مقدم متصلہ اور تالی منفصلہ ہوان کان کلما کانت الشمس طالعۃ فالنهار موجود فاما ان یکون الشمس طالعۃ واما ان لا یکون النهار موجودا۔ از: عادل خان

(فصل)

سوال 12: تناقض کی تعریف مع مثال تحریر کریں۔

جواب : تناقض کی تعریف : ''التناقض هو اختلاف القضيتين بالايجاب والسلب بحيث يقتضي لذاتهما صدق احداهما كذب الاخرى اوبالعكس''ترجمہ: ایجاب اور سلب میں دو قضیوں کا مختلف ہونا ہے اس حیثیت سے کہ اس کی ذات کی وجہ سے ان دونوں میں سے ایک کا صدق دوسرے کے کذب کا تقاضا کرے یا اس کے برعکس ہو جیسے کہ زید قائم ، زید لیس بقائم۔

سوال 13: تناقض کے تحقق کے لیے کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب : دو مخصوص قضیوں کے درمیان تناقض کے متحقق ہونے کے لیے وحدات ثمانیہ (آٹھ چیزوں میں متفق ہونا) شرط ہیں ان کے بغیر تناقض متحقق نہیں ہوگا۔

وحدات ثمانیہ یہ ہیں: (۱): وحدت موضوع، (۲): وحدت محمول، (۳): وحدت مکان، (۴): وحدت زمان، (۵): وحدت قوت و فعل، (۶): وحدت جزو کل، (۷): وحدت شرط، (۸): وحدت اضافت۔

جب دونوں قضیے ان وحدات ثمانیہ میں مختلف ہو جائیں تو تناقض نہیں ہوگا۔

(1) موضوع کے مختلف ہونے کی مثال: زید قائم ، عمرو لیس بقائم۔

(2) محمول کے مختلف ہونے کی مثال: زید قاعد، زید لیس بقائم۔

(3) مکان کے مختلف ہونے کی مثال: زید لیس بموجود ای فی السوق۔ زید موجود ای فی الدار

(4) زمان کے مختلف ہونے کی مثال: زید نائم ای فی اللیل، زید لیس بنائم ای فی النهار۔

(5) شرط کے مختلف ہونے کی مثال: زید متحرک الاصابع ای بشرط کونه کاتبا، زید لیس بمتحرک الاصابع ای بشرط کونه غیر کاتب۔

(6) قوت وفعل کے مختلف ہونے کی مثال: الخمر فی الدن مسکر ای بالقوۃ، الخمر لیس بمسکر فی الدن ای بالفعل۔

(7) کل وجز کے مختلف ہونے کی مثال: الزنجی اسود ای کله، الزنجی لیس باسود ای جزؤہ یعنی اسنانه۔

(8) اضافت کے مختلف ہونے کی مثال: زید اب ای لبکر، زید لیس باب ای لخالد۔

سوال 14: تناقض کے تحقق کی شرائط میں کتنے اور کون کون سے مؤقف ہیں؟

جواب: تناقض کے تحقق کی شرائط میں تین مؤقف ہیں،

(1) تناقض کے تحقق کے لیے وحدات ثمانیہ شرط ہیں جیساکہ ماقبل میں ذکر ہوا۔

(2) بعض مناطقہ نے دو وحدتوں پر اکتفاء کیا ہے یعنی وحدت موضوع اور وحدت محمول پر بقیہ وحدات کے ان میں داخل ہونے کی وجہ سے۔

(3) بعض مناطقہ نے صرف وحدت نسبت (اضافت) پر قناعت کی ہے کیونکہ وحدت نسبت تمام وحدات کو مستلزم ہے۔

فصل

سوال 15: قضایا محصورہ کے درمیان تناقض کی شرائط تحریر کریں۔

جواب : قضایا محصورہ میں تناقض کے لیے مذکورہ آٹھ شرائط کے ساتھ ساتھ کم (کلیت و جزئیت) میں دونوں قضیوں کا مختلف ہونا بھی ضروری ہے۔

جب ان دونوں میں ایک قضیہ کلیہ ہوگا تو دوسرا جزئیہ ہوگا کیونکہ اگر دونوں قضیہ کلیہ ہوں تو کبھی کبھار دونوں جھوٹے ہوتے ہیں جیساکہ کل حیوان انسان ، لا شیء من الحیوان بانسان، جب کہ تناقض کا تقاضا یہ ہے کہ ایک قضیہ سچا ہو تو دوسرا جھوٹا ہو اور جب دونوں قضیے جزئیہ ہوں تو کبھی کبھار دونوں سچے ہوتے ہیں جیساکہ بعض الحیوان انسان، بعض الحیوان لیس بانسان، جب کہ تناقض کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک قضیہ سچا ہو تو دوسرا جھوٹا ہو۔

نوٹ: ہر وہ مادہ جس میں موضوع محمول سے عام ہوگا دونوں قضیے کلیہ ہونے کی صورت میں جھوٹے ہوں گے اور جزئیہ ہونے کی صورت میں دونوں سچے ہوں گے۔

سوال16: قضایاموجہہ میں تناقض کی شرائط تحریر کریں۔

جواب : قضایاموجہہ کے تناقض کے لیے مذکورہ نو شرائط کے ساتھ ساتھ جہت میں مختلف ہونا بھی ضروری ہے۔

سوال17: قضایاموجہہ بسیطہ کے نقائض تحریر کریں۔

جواب : ضروریہ مطلقہ کی نقیض: ممکنہ عامہ ہے۔دائمہ مطلقہ کی نقیض: مطلقہ عامہ ہے۔

مشروطہ عامہ کی نقیض: حینیہ ممکنہ ہے۔ عرفیہ عامہ کی نقیض: حینیہ مطلقہ ہے۔

سوال18: موجہات مرکبہ کے نقائض نکالنے کا طریقہ تحریر کریں۔

جواب : قضیہ مرکبہ کی نقیض نکالنے کا طریقہ: قضیہ مرکبہ دو قضیوں سے مرکب ہوتا ہے جس کا پہلا جز صراحۃً مذکور ہوتا ہے اور دوسرا اشارۃً اور وہ دونوں قضیے موجہہ بسیطہ ہوتے ہیں اب جس قضیہ مرکبہ کی نقیض نکالنی ہو تو پہلے اس کے دونوں قضیہ بسیطہ کی نقیض نکالی جائے پھر ان دونقیضوں کے درمیان حرف تردید یعنی حرف انفصال 'اما' اور 'او' داخل کرکے مانعۃ الخلو بنالیا جائے تو قضیہ مرکبہ کی نقیض نکل آئے گی۔

فصل

سوال19: قضایاشرطیہ کے نقائض حاصل کرنے کی شرائط مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب: قضایاشرطیہ کی نقیض حاصل کرنے میں جنس اور نوع میں اتفاق شرط ہے جنس سے مراد متصلہ اور منفصلہ ہیں اور نوع سے مراد لزومیہ عنادیہ اور اتفاقیہ ہیں اور کیف میں اختلاف شرط ہے۔

متصلہ لزومیہ موجبہ کی نقیض متصلہ لزومیہ سالبہ آتی ہے جیساکہ دائما کلما کان آ ب فج د،اس کی نقیض ہے لیس کلما کان آ ب فج د،مذکورہ مثال کو اگر مخصوص مادے میں پیش کیا جائے تو یوں ہوگا دائما کلما کان زید انسانا فھو حیوان ، و لیس کلما کان زید انسانا فھو حیوان۔

منفصلہ عنادیہ موجبہ کی نقیض منفصلہ عنادیہ سالبہ آتی ہے جیسے دائما اما ان یکون ھذا العدد زوجا او فردا اس کی نقیض ہے لیس دائما اما ان یکون ھذا العدد زوجا او فردا۔ از: راشد اقبال

فصل

سوال20: عکس مستوی کی تعریف تحریر کریں نیز عکس مستوی کو اور کیا نام دیا جاتا ہے؟

جواب : عکس مستوی کی تعریف: "ھو عبارۃ عن جعل الجزء الاول من القضیۃ ثانیا والجزء الثانی اولا مع بقاء الصدق والکیف "ترجمہ: قضیہ کی جزءاول کو جزءثانی اور جزءثانی کو جزءاول کردینا صدق اور کیف کی بقا کے ساتھ۔

عکس مستوی کادوسرانام عکس مستقیم ہے۔

سوال 21: سالبہ کلیہ کا عکس مستوی کیا آتا ہے؟ دلیل سے ثابت کریں۔

جواب : سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ ہی آتا ہے جیسے لاشیء من الانسان بحجر کا عکس مستوی لا شیء من الحجر بانسان ہے۔

دلیل: اس کی دلیل، دلیل خلف ہے خلف خلاف مفروض کا مخفف ہے، دلیل خلف سے مراد مطلوب کی نقیض کو باطل کرنے کے ذریعے مطلوب کو ثابت کرنا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ لا شیء من الانسان بحجر کے صادق آنے کے وقت اگر لا شیء من الحجر بانسان صادق نہ آئے تو اس کی نقیض بعض الحجر انسان صادق آئے گی پھر ہم اس نقیض کو اصل کے ساتھ ملادیں گے اور یوں کہیں گے بعض الحجر انسان ولا شیء من الانسان بحجر تو نتیجہ آئے گا بعض الحجر لیس بحجر سلب الشیء عن نفسہ یعنی شیء کی اس کی ذات سے نفی کرنا لازم آئے گا اور یہ محال ہے اور یہ محال سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ کو نہ ماننے سے لازم آیا لہذا ثابت ہوا کہ سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ ہی آتا ہے۔

سوال 22: سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی آتا ہے یا نہیں؟ دلیل سے ثابت کریں۔

جواب : سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی لازمی طور پر نہیں آتا۔

دلیل : ممکن ہے کہ قضیہ حملیہ سالبہ جزئیہ میں موضوع محمول سے عام ہو اور شرطیہ سالبہ جزئیہ میں مقدم تالی سے عام ہو تو اس صورت میں جب اس کا عکس نکالا جائے گا تو وہ صادق نہیں آئے گا بعض الحیوان لیس بانسان یہ قضیہ حملیہ سالبہ جزئیہ ہے اور یہ صادق ہے لیکن اس کا عکس بعض الانسان لیس بحیوان صادق نہیں جب کہ عکس مستوی کے لیے بقائے صدق ضروری ہے۔

سوال 23: موجبہ کلیہ کا عکس مستوی کیا آتا ہے؟ مع مثال تحریر کریں۔

جواب : موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے کل انسان حیوان کا عکس مستوی بعض الحیوان انسان ہے۔

سوال 24: موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ کلیہ کیوں نہیں آتا؟

جواب: موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ کلیہ اس لیے نہیں آتا کہ ممکن ہے موجبہ کلیہ اگر حملیہ ہو تو اس کا محمول موضوع سے عام ہو اور اگر موجبہ کلیہ شرطیہ ہو تو تالی مقدم سے عام ہو اور اگر اس وقت عکس بھی موجبہ کلیہ ہو تو وہ کاذب ہوگا جیسے کل انسان حیوان یہ صادق ہے لیکن اس کا عکس موجبہ کلیہ کل حیوان انسان ہو تو یہ کاذب ہے جب کہ عکس مستوی کے لیے بقاء صدق ضروری ہے۔

سوال 25: موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے اس پر وارد ہونے والا اعتراض مع جواب تحریر کریں۔

جواب :موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے اس پر وارد ہونے والا اعتراض درج ذیل ہے،

اعتراض :موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے یہ درست نہیں ہے جیسا کہ **کل شیخ کان شابا** یہ موجبہ کلیہ ہے اور سچا ہے اور اس کا عکس موجبہ جزئیہ **بعض الشاب کان شیخا** ہے جو کہ سچا نہیں ہے لہذا یہ کہنا کہ موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے یہ درست نہیں

مذکورہ اعتراض کے دو جوابات دیئے گئے ہیں،

(1) :اس کا عکس مستوی وہ نہیں ہے جو آپ نے ذکر کیا ہے بلکہ اس کا عکس مستوی یہ ہے کہ **بعض من کان شابا شیخ**۔

(2) :عکس مستوی میں نسبت کی حفاظت ضروری نہیں ہے تو اس کا عکس مستوی یہ ہو گا **بعض الشاب یکون شیخا لا محالہ** صادق ہے۔

سوال26:موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی کیا آتا ہے ؟مع مثال تحریر کریں۔

جواب:موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے **بعض الحیوان انسان** کا عکس مستوی **بعض الانسان حیوان** ہے۔

سوال 27:موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے اس پر وارد ہونے والا اعتراض مع جواب تحریر کریں۔

جواب :موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے اس پر درج ذیل اعتراض وارد ہوتا ہے،

اعتراض:موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے یہ درست نہیں ہے کہ **بعض الوتد فی الحائط** یہ موجبہ جزئیہ ہے اور صادق ہے اور اس کا عکس مستوی **بعض الحائط فی الوتد** صادق نہیں لہذا یہ کہنا کہ موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے یہ درست نہیں ہے۔

جوابِ اعتراض:ہم تسلیم نہیں کرتے کہ اس قضیہ کا عکس مستوی وہ ہے جو آپ نے ذکر کیا ہے یعنی **بعض الحائط فی الوتد** بلکہ اس کا عکس مستوی **بعض ما فی الحائط وتد** ہے اور اس کے صادق ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ از: محمد حسنین

فصل

سوال28:عکس نقیض کی تعریف کیا ہے؟

جواب : **"ھو جعل نقیض الجزء الاول من القضیۃ ثانیا و نقیض الجزء الثانی اولا مع بقاء الصدق والکیف"**

ترجمہ:قضیہ کی جزء اول کی نقیض کو جزء ثانی کی جگہ اور جزء ثانی کی نقیض کو جزء اول کی جگہ رکھنا صدق اور کیف کی بقاء کے ساتھ۔

سوال 29:موجبہ کلیہ کا عکس نقیض کیا آتا ہے ؟مع مثال تحریر کریں۔

جواب :موجبہ کلیہ کا عکس نقیض موجبہ کلیہ ہی آتا ہے جیسے کل انسان حیوان اس کا عکس نقیض ہے **کل لا حیوان لا انسان**۔

سوال 30:موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض کیوں نہیں آتا؟

جواب: اگر موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض بنائیں تو وہ جھوٹا ہوتا ہے جیسے بعض الحیوان لا انسان یہ تو سچا ہے اور اس کا عکس نقیض بعض الانسان لا حیوان یہ جھوٹا ہے۔

سوال 31: سالبہ کلیہ کا عکس نقیض کیا آتا ہے؟ مع مثال تحریر کریں۔

جواب: سالبہ کلیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے جیسے لا شیء من الانسان بفرس اس کا عکس نقیض ہے بعض اللا فرس لیس بلا انسان۔

سوال 32: سالبہ کلیہ کا عکس نقیض سالبہ کلیہ کیوں نہیں آتا؟

جواب : اگر سالبہ کلیہ کا عکس نقیض سالبہ کلیہ بنائیں تو یہ جھوٹا ہوگا جیسے لا شیء من الانسان بفرس سالبہ کلیہ ہے یہ سچا ہے اور اگر اس کا عکس نقیض بھی سالبہ کلیہ ہو لا شیء من اللا فرس بلا انسان تو یہ جھوٹا ہوگا۔ اس کی نقیض کے سچا ہونے کی وجہ سے اور اس کی نقیض ہے بعض اللا فرس لا انسان یعنی بعض غیر فرس غیر انسان ہیں جیسا کہ دیوار اور یہ صادق ہے لہذا اس کی نقیض لا شیء من اللا فرس بلا انسان کاذب ہوگی۔

سوال 33: سالبہ جزئیہ کا عکس نقیض کیا آتا ہے؟ مع مثال قلم بند کریں۔

جواب: سالبہ جزئیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ ہی آتا ہے جیسے بعض الحیوان لیس بانسان اس کا عکس نقیض ہے بعض اللا انسان لیس بلا حیوان جیسے فرس۔ از: محمد عرفان

فصل

سوال34: حجت کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں زیبِ قرطاس کریں۔

جواب: حجت کی تین اقسام ہیں، (۱): قیاس، (۲): استقراء، (۳): تمثیل۔

فصل

سوال35: قیاس کی تعریف اور صورت کے اعتبار سے اس کی اقسام مع تعریفات و امثلہ لکھیں۔

جواب : قیاس کی تعریف : ”ھو قول مؤلف من القضایا یلزم عنہا قولاً آخر بعد تسلیم تلک القضایا“ ترجمہ: قیاس ایسا قول ہے جو چند ایسے قضایا سے مرکب ہو جن کو تسلیم کرنے کے بعد ایک اور قول لازم آجائے۔

صورت کے اعتبار سے قیاس کی اقسام: صورت کے اعتبار سے قیاس کی دو قسمیں ہیں: (۱): استثنائی، (۲): اقترانی۔

قیاس استثنائی :"ان کان النتیجۃاونقیضھامذکورافیہ یسمی استثنائیا"اگر نتیجہ یااس کی نقیض قیاس میں مذکور ہو تواسے استثنائی کہتے ہیں، جیساکہ ان کان زید انساناً کان حیوانا لکنہ انسان تو نتیجہ آئے گافھو حیوان ان کان زید حمارا کان ناھقا لکنہ لیس بناھق تونتیجہ آئے گاانہ لیس بحمار۔

قیاس اقترانی : "ان لم تکن النتیجۃ و نقیضھا مذکورا یسمی اقترانیا" اگرقیاس میں نتیجہ اور نقیضِ نتیجہ مذکور نہ ہو تواسے اقترانی کہتے ہیں جیساکہ زید انسان وکل انسان حیوان تو نتیجہ آئے گا زید حیوان۔

فصل

سوال36: قیاس اقترانی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

جواب :قیاس اقترانی کی دواقسام ہیں،(۱): قیاس اقترانی حملی،(۲): قیاس اقترانی شرطی۔

سوال37: صغری، کبری،اصغر،اکبر،مقدمہ،حداوسط،ضرب اور شکل ان تمام اصطلاحات کی تعریفات لکھیں۔

جواب : مذکورہ بالاتمام اصطلاحات کی تعریفات درج ذیل ہیں:

اصغر: قیاس حملی میں نتیجہ کے موضوع کواصغر کہتے ہیں۔

اکبر :قیاس حملی میں نتیجہ کے محمول کواکبر کہتے ہیں۔

مقدمہ: وہ قضیہ جو قیاس کا جز بن رہاہو تواسے مقدمہ کہتے ہیں۔

صغری: وہ مقدمہ جس میں اصغر پایاجاتاہواسے صغری کہتے ہیں۔

کبری: وہ مقدمہ جس میں اکبر پایاجاتاہواسے کبری کہتے ہیں۔

حد اوسط: وہ جزء جو دونوں مقدموں کے درمیان مکرر ہواسے حداوسط کہتے ہیں۔

ضرب: صغری کو کبری سے ملانے کو قرینہ اور ضرب کہتے ہیں۔

شکل: حداوسط کواصغر اوراکبر کے ساتھ رکھنے سے جو ہیئت حاصل ہوتی ہے اسے شکل کہتے ہیں۔

سوال38: شکلیں کتنی اور کون کونسی ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں۔

جواب: شکلیں چار ہیں،

شکل اول: وہ شکل جس میں حداوسط صغری میں محمول اور کبری میں موضوع بن رہی ہو جیسے العالم متغیر وکل متغیر حادث تو نتیجہ آئے گاالعالم حادث۔

شکل ثانی: وہ شکل جس میں حداوسط صغری اور کبری دونوں میں محمول بن رہی ہو جیسے کل انسان حیوان ولا شیء من الحجر بحیوان تو نتیجہ آئے گا لا شیء من الانسان بحجر۔

شکل ثالث: وہ شکل جس میں حداوسط صغری اور کبری دونوں میں موضوع بن رہی ہو جیسے کل انسان حیوان و بعض الانسان کاتب تو نتیجہ آئے گا بعض الحیوان کاتب۔

شکل رابع: وہ شکل جس میں حداوسط صغری میں موضوع اور کبری میں محمول بن رہی ہو جیسے کل انسان حیوان و بعض الکاتب انسان تو نتیجہ آئے گا بعض الحیوان کاتب۔ از: محمد اسامہ

فصل

سوال 39: اشکال اربعہ میں اشرف شکل کون سی ہے؟ مع وجہ تحریر کریں۔

جواب: اشکال اربعہ میں سے اشرف شکل، شکل اول ہے۔

وجہ: شکل اول کا نتیجہ دینا بدیہی وواضح ہوتا ہے اس میں ذہن طبعی طور پر فکر و تامل کی طرف حاجت کے بغیر نتیجے کی طرف سبقت لے جاتا ہے۔

سوال 40: شکل اول کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ نیز اس کی کتنی ضروب نتیجہ دیتی ہیں؟ مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب: شکل اول کی شرائط: شکل اول کی تین شرائط ہیں، (۱): صغری کا موجبہ ہونا، (۲): کبری کا کلیہ ہونا، (۳): باعتبار جہت کے صغری کا فعلیہ ہونا۔

نتیجہ دینے والی ضروب: شکل اول کی چار ضروب نتیجہ دیتی ہیں اور وہ درج ذیل ہیں،

(1) صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری موجبہ کلیہ ہو تو نتیجہ موجبہ کلیہ آئے گا جیسے کل ج ب، کل ب د، کل ج د، اگر اس مثال کو خاص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا کل انسان حیوان، کل حیوان جسم نتیجہ آئے گا کل انسان جسم۔

(2) صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری سالبہ کلیہ تو نتیجہ سالبہ کلیہ آئے گا کل انسان حیوان، لاشیء من الحیوان بحجر، لا شیء من الانسان بحجر۔

(3) صغری موجبہ جزئیہ ہو اور کبری موجبہ کلیہ ہو تو نتیجہ موجبہ جزئیہ آئے گا بعض الحیوان فرس، کل فرس صھال، بعض الحیوان صھال۔

(4) صغری موجبہ جزئیہ ہو اور کبری سالبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ جزئیہ آئے گا، بعض الحیوان ناطق، لاشیء من الناطق بناھق، بعض الحیوان لیس بناھق۔

سوال 41: ہر شکل کتنی ضروب کا احتمال رکھتی ہے تفصیلا تحریر کریں۔

جواب : ہر شکل سولہ ضروب کا احتمال رکھتی ہے وہ اس طرح کہ صغری چار ہیں اور کبری بھی چار ہیں یعنی موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ، چار کو چار میں ضرب دینے سے سولہ ضربیں حاصل ہوں گی۔

سوال 42: شکل اول کے خواص تحریر کریں۔

جواب: شکل اول کے خواص درج ذیل ہیں،

(1) موجبہ کلیہ نتیجہ آنا۔

(2) قضیہ محصورہ کی چاروں قسموں کا نتیجہ آنا۔

فصل

سوال 43: شکل ثانی کے نتیجہ دینے کی کتنی شرائط ہیں؟

جواب : شکل ثانی کے نتیجہ دینے کی دو شرائط ہیں،

(1) ایجاب وسلب کے اعتبار سے دونوں مقدموں کا مختلف ہونا۔

(2) کم کے اعتبار سے کبری کا کلیہ ہونا۔

شرائط کی وجہ: اگر اس شکل میں مذکورہ شرائط کا لحاظ نہ کیا جائے تو نتیجہ میں ایسا اختلاف لازم آئے گا جو نتیجہ نہ دینے کو واجب کرتا ہے یعنی ایک ہی ضرب میں قیاس تو صادق ہو گا مگر کبھی نتیجہ موجبہ ہو گا اور کبھی سالبہ ہو گا اور نتیجے کا یہ اختلاف عدم انتاج کی دلیل ہے۔

سوال 44: کیف کے اعتبار سے شکل ثانی کا نتیجہ کیا آتا ہے؟ نیز اس شکل کی نتیجہ دینے والی ضروب کتنی ہیں؟ مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب: اس شکل کا نتیجہ سالبہ ہی آتا ہے اور شکل ثانی کے نتیجہ دینے والی ضروب چار ہیں،

(1) صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری سالبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ کلیہ آئے گا مثلا کل ج ب، لا شیء من ا ب، لا شیء من ج ا اگر اس مثال کو خاص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا کل انسان حیوان، لا شیء الحجر بحیوان تو نتیجہ ہو گا لا شیء من الانسان بحجر۔

(2) صغری سالبہ کلیہ ہواور کبری موجبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ کلیہ آئے گا جیسا کہ لاشیء من ج ب کل ا ب، لا شیء من ج ا گر اسی مثال کو خاص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا لاشیء من الحجر بحیوان، کل انسان حیوان نتیجہ آئے گا لا شیء من الحجر بانسان۔

(3) صغری موجبہ جزئیہ ہواور کبری سالبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ جزئیہ آئے گا مثال کے طور پر بعض ج ب، لا شیء من ا ب، لیس بعض ج ا اگر اسی مثال کو خاص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا بعض الحیوان انسان، لاشیء من الفرس بانسان نتیجہ ہو گا بعض الحیوان لیس بفرس۔

(4) صغری سالبہ جزئیہ ہواور کبری موجبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ جزئیہ آئے گا جیسے بعض ج لیس ب، کل ا ب، بعض ج لیس ا۔ اگر اس مثال کو خاص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا۔ بعض الحیوان لیس بانسان ،کل ناطق انسان ، نتیجہ ہو گا بعض الحیوان لیس بناطق

سوال45: شکل ثانی کی ضرب اول کا نتیجہ سالبہ کلیہ آتا ہے اس کی دلیل تحریر کریں۔

جواب: شکل ثانی کی ضرب اول کا نتیجہ سالبہ کلیہ آتا ہے مثلاً کل انسان حیوان ، لاشیء من الحجر بحیوان تو نتیجہ آئے گا لا شیء من الانسان بحجر اس کی دلیل عکس کبری ہے کیونکہ جب کبری کا عکس کیا جائے تو اس طرح ہو گا لا شیء من الحیوان بحجر اب اسے صغری کے ساتھ ملایا جائے تو شکل اول بن جائے گی کل انسان حیوان لاشیء من الحیوان بحجر حد اوسط کو حذف کریں تو وہی سالبہ کلیہ نتیجہ نکلے گا جو شکل ثانی کی ضرب اول سے آیا تھا یعنی لاشیء من الانسان بحجر پس ثابت ہوا کہ شکل ثانی کی ضرب اول کا نتیجہ سالبہ کلیہ آتا ہے۔

سوال46: شکل ثانی کی ضرب ثانی کا نتیجہ سالبہ کلیہ آتا ہے اس کی دلیل تحریر کریں۔

جواب: شکل ثانی کی ضرب ثانی کا نتیجہ سالبہ کلیہ آتا ہے مثلاً لاشیء من الحجر بحیوان کل انسان حیوان نتیجہ ہو گا لا شیء من الحجر بانسان ،اس کی دلیل عکس صغری پھر صغری کو کبری بنانا اور پھر عکس نتیجہ ہے صغری کا عکس لا شیء من الحیوان بحجر ،اب اس عکس کو کبری اور کبری کو صغری بنا دیا جائے تو یہ شکل اول بن جائے گی ،کل انسان حیوان، لاشیء من الحیوان بحجر نتیجہ ہو گا لا شیء من الانسان بحجر اب اگر نتیجہ کا عکس بنایا جائے تو اس طرح ہو گا لاشیء من الحجر بانسان اور یہ وہی نتیجہ ہے جو شکل ثانی کی ضرب ثانی نے دیا تھا لہذا ثابت ہوا کہ شکل ثانی کی ضرب ثانی کا نتیجہ سالبہ کلیہ ہوتا ہے۔

فصل

سوال 47: شکل ثالث کے نتیجہ دینے کی کتنی شرائط ہیں؟ نیز اس کی نتیجہ دینے والی ضروب تحریر کریں۔

جواب: شکل ثالث کے نتیجہ دینے کی دو شرائط ہیں:

(1) صغری موجبہ ہو۔

(2) دونوں مقدموں میں سے ایک کلیہ ہو۔

شکل ثالث کی نتیجہ دینے والی چھ ضروب ہیں:

(1) صغری وکبری دونوں موجبہ کلیہ ہوں تو اس کا نتیجہ موجبہ جزئیہ آئے گا مثلاً کل ب ج، کل ب ا، بعض ج ا اگر اسی مثال کو مخصوص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا کل انسان حیوان، کل انسان ناطق نتیجہ آئے گا بعض الحیوان ناطق۔

(2) صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری سالبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ جزئیہ آئے گا جیسے کل ب ج، لاشیء من ب ا، بعض ج لیس ا اگر اسی مثال کو خاص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا کل انسان حیوان لا شیء من الانسان بحمار تو نتیجہ ہو گا بعض الحیوان لیس بحمار۔

(3) صغری موجبہ جزئیہ ہو اور کبری موجبہ کلیہ ہو تو نتیجہ موجبہ جزئیہ آئے گا، بعض ب ج، کل ب ا، بعض ج ا، اگر اسی مثال کو خاص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا بعض الانسان حیوان، کل انسان ناطق نتیجہ ہو گا بعض الحیوان ناطق۔

(4) صغری موجبہ جزئیہ ہو اور کبری سالبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ جزئیہ آئے گا جیسا کہ بعض ب ج، لاشیء من ب ا، بعض ج لیس ا اگر اس مثال کو خاص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا بعض الانسان حیوان، لاشیء من الانسان بحجر نتیجہ یوں ہو گا بعض الحیوان لیس بحجر۔

(5) صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری موجبہ جزئیہ ہو تو نتیجہ موجبہ جزئیہ آئے گا مثلاً کل ب ج، بعض ب ا، بعض ج ا اگر اس مثال کو خاص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا کل انسان حیوان بعض الانسان کاتب نتیجہ یوں ہو گا بعض الحیوان کاتب۔

(6) صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری سالبہ جزئیہ ہو تو نتیجہ سالبہ جزئیہ آئے گا جیسا کہ کل ب ج، بعض ب لیس ا، بعض ج لیس ا اگر اسی مثال کو خاص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہو گا کل انسان ناطق، بعض الانسان لیس بکاتب نتیجہ یوں ہو گا بعض الناطق لیس بکاتب۔

سوال48: مصنف علیہ الرحمۃ نے شکل رابع کے نتیجہ دینے کی شرائط کو کیوں ذکر نہیں کیا؟

جواب: مصنف نے شکل رابع کے نتیجہ دینے کی شرائط کو اس لیے ذکر نہیں کیا کیونکہ اس کی شرائط بہت زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے اسی طرح جہت کے اعتبار سے تمام شکلوں کی شرائط کو ذکر نہیں کیا کیونکہ یہ رسالہ ان سب کی گنجائش نہیں رکھتا۔

سوال49: نتیجہ قیاس کے کسی مقدمے کے تابع ہوتا ہے؟

جواب: قیاس میں نتیجہ کیف وکم میں دونوں مقدموں میں سے کم تر کے تابع ہوتا ہے کیف میں کمتر سلب ہے اور کم میں کمتر جزئیہ ہے۔

وہ قیاس جو موجبہ اور سالبہ سے مرکب ہو تو اس کا نتیجہ سالبہ آئے گا اور وہ قیاس جو کلیہ اور جزئیہ سے مرکب ہو تو اس کا نتیجہ کلیہ آتا ہے اور کبھی جزئیہ آتا ہے۔ از: محمد رفیق

ملحوظہ: اشکال اربعہ سے نتائج اخذ کرنے کا طریقہ

اشکال اربعہ سے نتائج اخذ کرنے میں عمومی قاعدہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اخس المقدمتین کا اعتبار کیا جائے اور یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ کم میں اخس جزئیہ ہوتا ہے جبکہ کیف میں سالبہ اخس ہوتا ہے۔

لیکن یہ قاعدہ مطلقا نہیں ہے۔

بلکہ یوں ہے کہ نتیجہ کم میں صغری کا تابع ہے اور کیف میں کبری کے تابع ہوگا۔ سوائے دو قیاس کے

1۔ صغری ممکنہ اور کبری غیر ضروریہ ہو۔

2۔ صغری موجبہ ضروریہ اور کبری مطلقہ ہو۔ (المرآت) از: محمد اعجاز

فصل فی الاقترانیات من الشرطیات

سوال49: قیاس اقترانی کی کتنی اشکال ہیں؟ مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب: قیاس اقترانی شرطی کی پانچ صورتیں ہیں، ان میں سے ہر ایک کی چار اشکال ہیں مصنف علیہ الرحمۃ نے ان پانچوں صورتوں میں سے پہلی صورت (قیاس اقترانی شرطی کا صغری اور کبری دونوں متصلہ ہوں) کی اشکال اربعہ میں سے تین کی امثلہ ذکر کی ہیں۔

شکل اول کی مثال : كلما كان زيد انسانا كان حيوانا كلما كان حيوانا كان جسما تو نتیجہ آئے گا كلما كان زيد انسانا كان جسما۔

شکل ثانی کی مثال : كلما كان زيد انسانا كان حيوانا وليس البتة اذا كان حجرا كان حيوانا تو نتیجہ آئے گا وليس البتة ان كان زيد انسانا كان حجرا۔

شکل ثالث کی مثال: کلما کان زید انسانا کان حیوانا وکلما کان زید انسانا کان کاتبا تو نتیجہ آئے گا قد یکون اذا کان زید حیوانا کان کاتبا۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے قیاس اقترانی شرطی کی پانچ صورتوں میں سے دوسری صورت (قیاس اقترانی شرطی کا صغری اور کبری دونوں منفصلہ ہوں) اور تیسری صورت (قیاس اقترانی شرطی کا ایک مقدمہ متصلہ ہو اور ایک حملیہ ہو) ان دونوں صورتوں کی صرف شکل اول کی مثال ذکر کی ہے دوسری صورت کی شکل اول کی مثال: دائما اما کل اب او کل ج د ودائما اما کل د ہ او کل دز تو نتیجہ آئے گا دائما اما کل اب او کل ج ہ او کل د ز اگر اس مثال کو مخصوص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہوگی دائما امّا ان یکون العدد زوجا واما ان یکون فردا و دائما اما ان یکون الزوج زوج الزوج اویکون زوج الفرد تو نتیجہ آئے گا دائما اما ان یکون العدد فردا واما ان یکون زوج الزوج اویکون زوج الفرد۔

تیسری صورت کی شکل اول کی مثال: کلما کان ب ج فکل ج ا و کل ا ء تو نتیجہ آئے گا کلما کان ب ج فکل ج ا اگر اس مثال کو مخصوص مادے میں ذکر کیا جائے تو یوں ہوگا کلما کان ھذا الشیء انسانا کان حیوانا وکل حیوان جسم نتیجہ کلما کان ھذا الشیء انسانا کان جسما۔

قیاس اقترانی شرطی کی چوتھی صورت دونوں مقدموں میں سے ایک منفصلہ ہو اور ایک حملیہ ہو اور پانچویں صورت دونوں مقدموں میں سے ایک متصلہ ہو اور ایک منفصلہ ہو ان دونوں صورتوں کو اختصار کے پیشِ نظر ترک کر دیا ہے۔

فصل فی القیاس الاستثنائی

سوال50: قیاس استثنائی کی تعریف مع وجہِ تسمیہ تحریر کریں۔

جواب: قیاس استثنائی کی تعریف :"ھومرکب من مقدمتین ای قضیتین احدھما شرطیۃ والاخریٰ حملیۃ ویتخلل بینھما کلمۃ الاستثناء"ترجمہ: وہ قیاس جو دو مقدموں یعنی ایسے دو قضیوں سے مرکب ہو جن میں سے ایک شرطیہ اور دوسرا حملیہ ہو اور دونوں کے درمیان کلمہ استثناء داخل ہو۔

وجہِ تسمیہ: اس قیاس میں حرفِ استثناء کے مذکور ہونے کی وجہ سے اس کو استثنائی کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال51: قیاس استثنائی کا نتیجہ نکالنے کا طریقہ مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب: اگر قیاس کا پہلا قضیہ شرطیہ متصلہ ہو تو اس کا نتیجہ نکالنے کے دو طریقے ہیں:

(1) عین مقدم کا استثناء ہو تو نتیجہ عینِ تالی آئے گا۔

(2) اگرتالی کی نقیض کا استثناء کیا جائے تو نتیجہ رفعِ مقدم آئے گا۔

پہلے کی مثال : **کلما کانت الشمس طالعة کان النہار موجودا لکن الشمس طالعة** تو نتیجہ آئے گا **فالنہار موجود**. دوسرے کی مثال : **کلما کانت الشمس طالعة کان النہار موجودا لکن النہار لیس بموجود** تو نتیجہ آئے گا **فالشمس لیس بطالعة**۔

اگر قیاس کا پہلا قضیہ منفصلہ حقیقیہ ہو تو مقدم اور تالی دونوں میں سے کسی ایک کے عین کا استثناء دوسرے کی نقیض کا نتیجہ دیتا ہے اور اس کے برعکس یعنی مقدم اور تالی دونوں میں سے کسی ایک کی نقیض کا استثناء دوسرے کے عین کا نتیجہ دیتا ہے پس اس صورت میں نتیجہ دینے کے کل چار طریقے ہوئے،

(۱): عینِ مقدم کا استثناء ہو تو نتیجہ نقیضِ تالی ہو گا، (۲): عینِ تالی کا استثناء ہو تو نتیجہ نقیضِ مقدم ہو گا، (۳): نقیضِ مقدم کا استثناء ہو تو نتیجہ عینِ تالی ہو گا، (۴): نقیضِ تالی کا استثناء ہو تو نتیجہ عینِ مقدم ہو گا۔

اگر قیاس کا پہلا مقدمہ شرطیہ منفصلہ مانعۃ الجمع ہو تو نتیجہ ماقبل کی پہلی قسم آئے گی یعنی عینِ مقدم کا استثناء کیا جائے تو نتیجہ نقیضِ تالی آئے گا اور اگر عینِ تالی کا استثناء کیا جائے تو نتیجہ نقیضِ مقدم آئے گا۔

اگر قیاس کا پہلا قضیہ شرطیہ منفصلہ مانعۃ الخلو ہو تو نتیجہ ماقبل کی دوسری قسم آئے گی یعنی نقیضِ مقدم کا استثناء کیا جائے تو نتیجہ عینِ تالی آئے گا اور اگر نقیضِ تالی کا استثناء کیا جائے تو نتیجہ عینِ مقدم آئے گا۔

فصل

سوال 51: استقراء کی تعریف، مثال اور حکم تحریر کریں۔

جواب : استقراء کی تعریف : "**ھو الحکم علی کلی بتتبّع اکثر الجزئیات**" ترجمہ: اکثر جزئیات کو پرکھنے کے بعد کلی پر حکم لگانا۔

مثال : **کل حیوان یحرک فکہ الاسفل عند المضغ** کیونکہ جب ہم نے انسان، گھوڑے، اونٹ، گدھے، خچر پرندوں اور درندوں کو پرکھا تو ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اسی طرح پایا تو ہم نے ان جزئیات کو پرکھنے کے بعد حکم لگایا کہ ہر حیوان چباتے وقت اپنے نیچے والے جبڑے کو حرکت دیتا ہے۔

استقراء کا حکم: استقراء یقین کا فائدہ نہیں دیتا ہے اس سے محض ظن غالب حاصل ہوتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اس کلی کے تمام افراد اس حالت پر نہ ہوں جیسے کہا جاتا ہے کہ مگرمچھ اس صفت پر نہیں ہے بلکہ وہ اوپر والے جبڑے کو حرکت دیتا ہے۔

فصل

سوال52: تمثیل کی تعریف مع مثال تحریر کریں۔

جواب: تمثیل کی تعریف :"هو اثبات حكم فى جزئى لوجوده فى جزئى آخر لمعنى جامع مشترك بينهما" جزئی میں حکم کو ثابت کرنا اس حکم کے دوسری جزئی میں پائے جانے کی وجہ سے ایسے معنی کی وجہ سے جو جامع ہو اور دونوں جزئیوں کے درمیان مشترک ہو مثلاً عالم مرکب ہے لہذا حادث ہے جیسے گھر مختلف اشیاء سے مرکب ہے اور وہ حادث ہے۔

سوال53: امر مشترک کو حکم کے لیے علت ثابت کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: مناطقہ کے نزدیک امر مشترک کو حکم مذکور کے لئے علت ثابت کرنے کے چند طریقے ہیں جو علم اصول میں مذکور ہیں ان طریقوں میں سے دو طریقے عمدہ ہیں پہلا طریقہ متاخرین کے نزدیک دوران ہے قدماء اس کو عکس اور طرد کا نام دیتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ حکم معنی مشترک کے ساتھ وجوداً اور عدماً دائر ہوگا یعنی جب معنی پایا جائے تو حکم پایا جائے گا اور جب معنی منتفی ہوگا تو حکم بھی منتفی ہوگا تو دوران یہ مدار کے دائر کے لئے علت ہونے پر دلیل ہے اور دوسرا طریقہ سبر اور تقسیم ہے وہ یہ ہے کہ مناطقہ اصل کے اوصاف کو شمار کرتے ہیں پھر وہ ثابت کرتے ہیں کہ معنی مشترک کے علاوہ کوئی حکم کا تقاضا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ یہ اوصاف دوسرے محل میں پائے جا رہے ہیں جب کہ حکم اس محل سے متخلف ہے یعنی حکم اس محل میں نہیں پایا جا رہا ہے۔

مثال کے طور پر گھر کے حادث ہونے کی علت یا تو امکان ہے یا وجود ہے یا جوہریت ہے یا جسمیت ہے یا تالیف ہے اور مذکورہ اوصاف میں سے تالیف کے سوا کوئی شے اس کے حادث ہونے کے لیے علت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی وگرنہ ہر ممکن، ہر جوہر، ہر موجود، ہر جسم، حادث ہوگا باوجود یہ کہ واجب تعالیٰ، جواہر مجردہ اور اجسام فلکیہ حادث نہیں ہیں۔

نوٹ: یہ سب فلاسفہ کے نزدیک ہے جبکہ متکلمین کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے علاوہ ہر چیز حادث ہے۔

فصل

سوال54: قیاس خلف کا مرجع کتنے اور کون کون سے قیاس ہیں؟ مع مثال تحریر کریں۔

جواب: مرکب قیاسوں میں سے ایک قیاس خلف ہے اور اس کے مرجع دو قیاس ہیں ان میں سے ایک اقترانی شرطی ہے جو دو متصلہ سے مرکب ہوتا ہے اور ان میں سے دوسرا استثنائی ہے جس کے دونوں مقدموں میں سے ایک لزومیہ ہو (یعنی قیاس اول کا نتیجہ ہو) اور دوسرا مقدمہ وہ ہوتا ہے جس میں تالی کی نقیض کا استثناء کیا گیا ہو اس کی تقریر یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مدعیٰ ثابت ہے کیونکہ اگر مدعی ثابت نہیں تو اس کی نقیض ثابت ہوگی اور جب نقیض ثابت ہوگی تو محال ثابت ہوگا تو نتیجہ آئے گا (اگر مدعی ثابت نہیں ہوگا تو محال ثابت ہوگا) اور یہ دونوں قیاسوں میں سے پہلا قیاس ہے پھر مذکورہ

نتیجہ کو صغری بناتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اگر مدعی ثابت نہیں ہو گا تو محال ثابت ہو گا اور ہم اس کی طرف کبری استثنائی کو ملاتے ہیں اور ہم کہتے لیکن محال ثابت نہیں تو ضروری طور پر مدعی ثابت ہو گا و گرنہ دونوں نقیضوں کا ارتفاع لازم آئے گا۔

اگر آپ یہ معنی جزئی مثال میں سمجھنا چاہتے ہیں تو آپ کہیں گے کل انسان حیوان صادق ہے کیونکہ اگر مدعی صادق نہیں ہو گا تو اس کی نقیض بعض الانسان لیس بحیوان صادق ہوگی اور جب بعض الانسان لیس بحیوان صادق ہوگی تو محال لازم آئے گا تو نتیجہ نکلے گا کلما لم یصدق المدعی لزم المحال لکن المحال لیس بثابت تو مدعی کا عدم ثابت نہیں لہذا مدعی ثابت ہے۔ از: عبدالباسط

فصل

سوال 55: قیاس کے لیے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: قیاس کے لیے دو چیزوں یعنی صورت اور مادہ کا ہونا ضروری ہے۔

سوال 56: صورت اور مادہ میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں۔

جواب : صورت کی تعریف : ''وہ ہیئت جو مقدمات کو ترتیب دینے اور بعض کو بعض کے ساتھ رکھنے سے حاصل ہو۔''

مادہ کی تعریف :'' وہ قضایا جن سے مل کر قیاس بنے اسے مادہ کہتے ہیں۔''

سوال 57: مادۂ قیاس کے بارے میں متقدمین اور متاخرین کا کیا طرزِ عمل رہا ہے؟

جواب: متقدمین مناطقہ حتی کہ شیخ رئیس بو علی بن سینا قیاسوں کے مادے کی تفصیل اور توضیح کرنے میں بہت زیادہ اہتمام کرنے والے تھے اور مادہ قیاس کو پھیلانے اور اس کی تنقیح میں بحث کرنے میں بہت زیادہ توجہ کرتے تھے کیونکہ مادہ قیاس کی معرفت اس فن کے طلبا کو بہت زیادہ نفع مند ہے لیکن متاخرین نے قیاسوں کی صورت کے بیان میں طویل کلام کیا اور اس بارے میں بہت زیادہ تفصیل کی بالخصوص شرطیات متصلہ اور منفصلہ کے قیاسوں میں ان مباحث کا نفع کم ہونے کے باوجود اور انہوں نے مادہ کے امر کو ترک کر دیا اس کے بیان میں صرف صناعات خمسہ کی تعریفات پہ اکتفاء کیا۔

سوال 58: مادے کے اعتبار سے قیاس کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

جواب: اس اعتبار سے قیاس کی پانچ اقسام ہیں انہیں صناعات خمسہ اور مواد اقیسہ بھی کہا جاتا ہے۔

(۱): برہانی، (۲): جدلی، (۳): خطابی، (۴): شعری، (۵): سفسطی۔

فصل

سوال 59: برہان کی تعریف تحریر کریں؟ نیز بدیہیات کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں۔

جواب : برہان کی تعریف : ''البرهان قياس مؤلف من اليقينيات بديهة كانت او نظرية منتهية اليها''ترجمہ:
برہان وہ قیاس ہے جو قضایا یقینیات سے مرکب ہو چاہے وہ بدیہی ہوں یا ایسے نظری ہوں جو بدیہی تک پہنچنے والے ہوں۔

نوٹ: بعض لوگوں نے گمان کیا ہے کہ برہان صرف قضایا بدیہہ سے مرکب ہوتا ہے یہ درست نہیں ہے۔

بدیہیات کی اقسام: بدیہیات کی چھ اقسام ہیں:

(۱):اولیات،(۲): فطریات،(۳): حدسیات،(۴):مشاہدات،(۵): تجربیات،(۶): متواترات۔

(۱):اولیات:''هی قضايا يجزم العقل فيها بمجرد الاتفاق والتصور ولا يحتاج الى واسطة''ترجمہ: وہ قضایا جن میں عقل محض التفات اور تصور سے یقین کرلے اور کسی واسطے کی طرف محتاج نہ ہو جیسے الکل اعظم من الجزء۔

(۲): فطریات:''هی ما يفتقر الى واسطة غير غائبة عن الذهن اصلا''ترجمہ: وہ قضایا جو ایسے واسطے کی طرف محتاج ہوں جو ذہن سے بالکل غائب نہ ہو ان قضایا کو قضایا قیاساتھا معھا بھی کہا جاتا ہے جیسے الاربعة زوج کیونکہ جو شخص اربعہ کے مفہوم کا تصور کرے اور زوج کے مفہوم کا تصور کرے کہ زوج وہ ہے جو برابر حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے تو وہ بدیہی طور پر حکم لگائے گا کہ چار جفت ہے اسی طرح الواحد نصف الاثنین کیونکہ عقل نصف الاثنین اور واحد کے مفہوم کو ملاحظہ کرنے کے بعد اس کا حکم لگا دیتی ہے۔

(۳): حدسیات:''هی ظهور المبادی دفعة واحدة من دون ان يكون هناک حركية فكرية''ترجمہ: حرکت فکریہ کے بغیر اچانک مبادی کا ظاہر ہو جانا۔

(۴):مشاہدات:''هی قضايا يحكم فيها بواسطة المشاهدة والاحساس''ترجمہ: وہ قضایا جن میں عقل احساس اور مشاہدہ کے واسطے سے حکم لگائے۔

(۵): تجربیات:''هی قضايا يحكم العقل فيها بواسطة تكرار المشاهدة وعدم التخلف حكما كليًا''ترجمہ: وہ قضایا جن میں عقل مشاہدے کے تکرار کے واسطے سے اور کلی طور پر حکم کے عدمِ تخلف کے واسطے سے حکم لگائے جیسے ان شرب السقمونيا مسهل للصفراء۔

(۶): متواترات:''هی قضايا يحكم فيها بواسطة اخبار جماعة يستحيل العقل تواطؤهم على الكذب''ترجمہ: وہ قضایا جس میں ایسی جماعت کے خبر دینے کے واسطے سے حکم لگایا جائے کہ جن کے جھوٹ پر متفق ہونے کو عقل عادتاً محال قرار دے۔

سوال 60: حدس اور فکر میں فرق تحریر کریں۔

جواب: فکر میں نفس کے لیے دو حرکتوں کا ہونا ضروری ہے برخلاف حدس کے کہ اس میں نفس کے لیے صرف ایک حرکت ہوتی ہے کہ اس میں ذہن اچانک مطلوب سے مبادی کی طرف اور مبادی سے مطلوب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

فکر میں نفس کی دو حرکتیں اس طرح ہیں کہ ذہن کو جب کسی بھی طرح سے مطلوب حاصل ہو جائے تو وہ جمع شدہ معانی اور پوشیدہ مبادی میں مطلوب کے مناسب معانی کو طلب کرتے ہوئے حرکت کرتا ہے یہاں تک کہ ذہن ایسی معلومات کو پالیتا ہے جو مطلوب کے مناسب ہوں یہاں پر پہلی حرکت مکمل ہو جاتی ہے پھر ذہن واپس لوٹتا ہے اور وہ جمع شدہ معلومات جن کو آہستہ آہستہ پایا تھا ان کو ترتیب دیتے ہوئے دوبارہ حرکت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ مطلوب تک پہنچ جاتا ہے اور یہاں پر دوسری حرکت مکمل ہو گی ان دونوں حرکتوں کے مجموعے کو فکر کہا جاتا ہے مثلا جب آپ نے کسی انسان کا چند طریقوں میں سے کسی طریقے سے تصور کر لیا مثلا وہ کاتب ہے یا ضاحک ہے پھر آپ انسان کی ماہیت کے طالب ہوئے تو آپ نے اپنے ذہن کو ان معانی کی طرف حرکت دی جو آپ کے پاس جمع ہیں تو آپ نے اپنے مطلوب کے مناسب حیوان اور ناطق کو پایا یہاں پر پہلی حرکت پوری ہو گی اور اس کا مبداوہ مطلوب ہے جو من وجہ معلوم ہے اور اس کا منتہی حیوان اور ناطق ہے پھر آپ نے حیوان اور ناطق کو اس طرح ترتیب دیا کہ حیوان جو کہ جنس ہے اس کو ناطق پر مقدم رکھا جو کہ فصل ہے اور آپ نے کہا کہ الحیوان الناطق یہاں پر دوسری حرکت بھی پوری ہو گی۔

سوال 61: حدس کب حاصل ہوتا ہے؟

جواب: اکثر طور پر حدس شوق اور تھکن کے بعد حاصل ہوتا ہے اور کبھی ان دونوں کے بغیر بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

سوال 62: حدس میں لوگوں کے مراتب تحریر کریں۔

جواب: حدس میں لوگوں کے مراتب مختلف ہیں، بعض لوگ بہت زیادہ قوی الحدس ہوتے ہیں کہ ان کو اکثر مطالب حدس کے ذریعے حاصل ہو جاتے ہیں جیسے وہ شخص جس کی قوت قدسیہ سے تائید کی گئی ہو مثلا حکماء، اولیا اور انبیائے کرام اور بعض وہ لوگ ہیں جو کم اور کمزور حدس والے ہوتے ہیں اور بعض وہ لوگ ہیں جن کے پاس بالکل بھی حدس نہیں ہوتا جیسے انتہائی درجہ کا کند ذہن شخص۔

سوال 63: کیا ایک ہی چیز نظری اور بدیہی ہو سکتی ہے؟

جواب: بداہت اور نظریت اشخاص اور اوقات کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف ہو جاتی ہیں کہ بہت ساری حدسی چیزیں حدس سے عاری شخص کے نزدیک نظری ہوتی ہیں اور صاحبِ حدس کے نزدیک وہی چیزیں بدیہی ہوتی ہیں۔

سوال 64: مشاہدات کی کتنی اقسام ہیں؟ مع تعریفات تحریر کریں۔

جواب: مشاہدات کی دو قسمیں ہیں؛

(1): "ماشوھد باحدی الحواس الظاہرۃ" وہ مشاہدہ جس کا حواس ظاہری میں سے کسی ایک کے ذریعے مشاہدہ کیا جائے اور حواس ظاہری پانچ ہے، ا: باصرہ، ۲: سامعہ، ۳: لامسہ، ۴: شامۃ، ۵: ذائقہ، ان کو حسیات کا نام دیا جاتا ہے۔

(2): "ما ادرک بالمدرکات من الحواس الباطنۃ" وہ مشاہدہ جس کا ادراک حواس باطنہ کے ذریعے کیا جائے اس کی پانچ اقسام ہیں،

ا: حس مشترک؛ یہ صورت کا ادراک کرنے والی ہے، ۲: خیال؛ یہ حس مشترک کے لیے خزانہ ہے، ۳: وہم؛ یہ معانی شخصہ کا ادراک کرنے والا ہے،

۴: حافظہ؛ یہ معانی جزئیہ کے لیے خزانہ ہے، ۵: متصرفہ؛ وہ ہے جو تحلیل اور ترکیب کے ذریعے معانی اور صورتوں میں تصرف کرے ان کو وجدانیات کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال 65: متواترات میں خبر دینے والی جماعت کی کم از کم تعداد کتنی ہونا ضروری ہے؟

جواب: اس بارے میں مناطقہ کے مختلف اقوال ہیں، (1): خبر دینے والی جماعت کی کم از کم تعداد چار ہو، (2): کم از کم تعداد دس ہو، (3): چالیس ہو، (4): زیادہ درست یہ قول ہے کہ یہ تعداد جو لوگ خبر دیں ان کے حال کے مختلف ہونے اور واقع کے مختلف ہونے کے ساتھ بدلتی رہتی ہے ان کی کوئی تعداد متعین نہیں ہے۔

سوال 66: مقدمات نقلیہ کو قیاس برہانی میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بعض لوگوں کا گمان ہے کہ قیاس برہانی میں مقدمات نقلیہ کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نقل میں مختلف طریقوں سے غلطی واقع ہو جاتی ہے لہذا وہ قیاس برہانی جو قطعیت کا فائدہ دیتا ہے مقدمات نقلیہ اس کے مبادی کیسے ہو سکتے ہیں؟ لیکن ان لوگوں کا یہ گمان غلط ہے کیونکہ نقل میں جب شرائط کی رعایت کی جائے اور اس کے ساتھ عقل مل جائے تو بسا اوقات یہ قطعیت کا فائدہ دیتی ہے ہاں اگر یہ کہا جائے کہ محض نقل اس کے ساتھ عقل کے ماننے کا اعتبار کیے جانے کے بغیر معتبر نہیں اور مفید نہیں تو اس کی ایک وجہ ہے۔ از: محمد عثمان

فصل

سوال 67: برہان کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ بیان کریں۔

جواب: برہان کی دو قسمیں ہیں، (۱): لمی، (۲): انی۔

لِمّی کی تعریف: **"هو الذی یکون الاوسط فیه علة لثبوت الاکبر للاصغر فی الواقع کما انه واسطة فی الحکم"** ترجمہ: برہان لمی وہ برہان ہے جس میں حد اوسط اصغر کے لیے اکبر کو ثابت کرنے کی واقع میں علت ہو جس طرح وہ حکم میں واسطہ ہے جیسے کہ **زید محموم لانه متعفن الاخلاط کل متعفن الاخلاط محموم فزید محموم**، اس مثال میں جس طرح حد اوسط ذہن میں زید کے لیے بخار کے ثبوت کی علت ہے اسی طرح واقع میں بھی بخار کے پائے جانے کی علت ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ یہ دلیل چونکہ حکم کی لم اور علیت کا فائدہ دیتی ہے اس لیے اس کو برہان لمی کہتے ہیں۔

انی کی تعریف: **"هو الذی یکون الاوسط فیها علة للحکم فی الذهن فقط و لم یکن علة فی الواقع بل قد یکون معلولا له"** ترجمہ: جس میں حد اوسط صرف ذہن میں حکم کی علت ہو واقع میں حکم کی علت نہ ہو بلکہ کبھی تو حد اوسط واقع میں حکم کے لیے معلول

ہو، جیسے کہ زید متعفن الاخلاط لانہ محموم وکل محموم متعفن الاخلاط فزید متعفن الاخلاط ،اس مثال میں بخار کا وجود زید کے متعفن الاخلاط ہونے کی صرف ذہن میں علت ہے نفس الامر میں بخار متعفن الاخلاط ہونے کی علت نہیں ہے بلکہ ممکن ہے کہ واقع میں معاملہ برعکس ہو۔

فصل

سوال 68: قیاس جدلی کی تعریف بیان کریں۔

جواب : قیاس جدلی کی تعریف : "القیاس الجدلی قیاس مرکب من مقدمات مشھورۃ او مسلمۃ عند الخصم صادقۃ او کانت کاذبۃ" ترجمہ: قیاس جدلی وہ قیاس ہے جو ان مقدمات سے مرکب ہو جو مشہور ہوں یا فریقِ مخالف کے نزدیک مسلم ہوں خواہ وہ مقدمات حقیقت میں سچے ہوں یا جھوٹے ہوں۔

سوال 69: مقدمات مشہورہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : مقدمات مشہورہ وہ قضایا ہیں جن میں قوم کی آراء متفق ہوں۔

سوال 80: قوم کی آراء کا اتفاق کن وجوہات کی بنا پر ہوتا ہے؟

جواب: قوم کی آراء کا اتفاق یا تو مصلحت عامہ کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے عدل حسن ہے اور ظلم قبیح ہے اور سارق کا قتل کرنا واجب ہے یا رقت قلبی کی بنا پر ہوتا ہے جیسا کہ ہنود کا قول ہے کہ حیوان کو ذبح کرنا مذموم ہے یا انفعات خلقیہ یا مزاجیہ (خلقی یا مزاجی تاثیر) کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ مزاجوں اور عادات کا اعتقادات میں بہت بڑا دخل ہے تو سخت مزاج والے شریروں سے انتقام لینے کو اچھا سمجھتے ہیں اور نرم مزاج والے درگزر کو اچھا سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے لوگ عادات اور رسوم میں مختلف ہیں ہر قوم کے لیے خاص مشہورات ہیں جو انہیں کے ساتھ خاص ہیں اسی طرح ہر فن کے خاص مشہورات ہیں نحویوں کے مشہورات میں سے ہے کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول منصوب ہوتا ہے اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے، اصولیین کے مشہورات میں سے ہے کہ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔

سوال 81: مقدمات مسلمہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ مقدمات جو ان قضایا سے مرکب ہوں جو دونوں فریقین کے مابین تسلیم شدہ ہوں۔

سوال 82: مشہورات کو اولیات کے ساتھ مشابہت ہے ان دونوں کے درمیان فرق کیسے ہوگا؟ نیز قیاس جدلی کی غرض تحریر کریں۔

جواب: مشہورات کو اولیات کے ساتھ مشابہت ہے لیکن ان کے درمیان ذہن کو خالی کرنے اور نظر کی باریک بینی کے ذریعے فرق کرتے ہیں۔

قیاس جدلی کی غرض: مدمقابل پر الزام لگانا یا اپنی رائے کی حفاظت کرنا۔

فصل

سوال83: قیاس خطابی کی تعریف مع حکم تحریر کریں۔

جواب : قیاس خطابی کی تعریف :ایسا قیاس جو ان مقدمات مقبولہ سے مرکب ہو جو ان حضرات سے ماخوذ ہوں جن کے بارے میں حسن ظن رکھا جاتا ہے جیسے اولیاء اور حکماء یا ایسے مقدمات مظنونہ سے مرکب ہو جن میں رجحان کے سبب حکم لگایا گیا ہو مظنونات میں حدسیات، تجربیات اور متواترات جو یقین کی حد نہ پہنچے ہوں علت کے مشہور نہ ہونے کی وجہ سے یا مخبرین کی تعداد کے تواتر کی حد تک نہ پہنچنے کی وجہ سے داخل ہے۔

قیاس خطابی کا حکم: قیاس خطابی ظن غالب کا فائدہ دیتا ہے۔

سوال84: وہ مقبولات جو انبیاء علیھم السلام سے ماخوذ ہوں وہ قیاس خطابی ہوں گے یا نہیں؟ مع وجہ تحریر کریں۔

جواب: وہ مقدمات جو انبیاء علیھم السلام سے ماخوذ ہوں وہ قیاس خطابی نہیں ہوتے کیونکہ یہ اس مخبر صادق کی سچی خبریں ہیں جس کے صدق پر معجزہ دلالت کرتا ہے اس میں وہم کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس میں خطا اور خلل واقع ہو۔

سوال85: قیاس خطابی کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: قیاس خطابی کے استعمال کے ذریعے یا اس سے احتراز کے ذریعے معاشی امور کو منظم کرنے اور آخرت کے امور کی تنسیق (انتظام) میں اس فن کی بڑی منفعت ہے اور اسی لیے بڑے بڑے علما نے اس کو بہت کثرت سے استعمال کیا ہے اور جم غفیر کو اس کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں۔

سوال86: قیاس خطابی میں کس طرح کے مقدمات استعمال کرنا ضروری ہے؟

جواب: قیاس خطابی میں ایسے مقدمات کو استعمال کرنا ضروری ہے جو سامعین کو رغبت دلانے والے ہوں اور واعظین کو نفع دینے والے ہوں۔

فصل

سوال87: قیاس شعری کی تعریف اور غرض تحریر کریں۔

جواب:قیاس شعری کی تعریف : "قیاس مؤلف من المخیلات الصادقۃ او الکاذبۃ المستحیلۃ او الممکنۃ المؤثرۃ فی النفس قبضا او بسطا" ترجمہ: وہ قیاس جو مخیلات سے مرکب ہو خواہ وہ قضیے صادقہ ہوں یا ایسے کاذبہ ہوں جو محال ہوں یا ایسے ممکنہ ہوں جو نفس میں قبض وبسط کے اعتبار سے اثر کرنے والے ہوں۔

قیاس شعری کی غرض: نفس ترغیب اور ترہیب کے ذریعے اثر کو قبول کرے۔

سوال 88: قیاس شعری کی شرائط کیا ہیں؟

جواب : قیاس شعری کی شرائط: قیاس شعری میں شرط ہے کہ وہ لغت کے قانون پر جاری ہو اور عمدہ اور انوکھے استعارات نیز عجیب اور

فائق تشبیہات پر مشتمل ہو اسی طرح سے وہ نفس کے اندر عجیب تاثیر کرے اور وہ نفس میں خوشی یا غم پیدا کرے اس میں اولیات صادقہ کا استعمال جائز نہیں ہے اور مخیلات کاذبہ کا استعمال مستحسن ہے جیسا کہ عارف گنجوی علیہ الرحمۃ نے اپنے بیٹے سے کہا: شعر اور اس کے فن میں مت پڑو کیونکہ اس کا سب سے زیادہ جھوٹا سب سے زیادہ بہتر ہے۔

الشیخ سیدی عمر بن الفارض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

لها البدر كاس وهي شمس يديرها هلال و كم يبدو اذا مزجت نجم

شراب کے لیے چودھویں کا چاند جام ہے اور وہ شراب سورج ہے جس کے ارد گرد پہلی رات کا چاند گھوم رہا ہے اور جب شراب کو ملایا جاتا ہے تو بہت سارے ستارے ظاہر ہوتے ہیں۔

شاعر کا شعر:

لا تعجبوا من بلى غلالته　　قد زر ازراره على القمر

محبوب کے بنیان کے بوسیدہ ہونے پر تعجب مت کرو بے شک اس کے بٹن چاند پر باندھے گئے ہیں۔

شعر کی وضاحت: شاعر نے محبوب کو چاند کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ میرے محبوب کے بنیان کے پھٹنے پر تعجب نہ کرو کہ وہ چاند ہے جس پر بنیان کے بٹن باندھے گئے ہیں ہر وہ چاند جو اس طرح کا ہوتا ہے اس کی بنیان پھٹ جاتی ہے نتیجہ یہ نکلا کہ میرے محبوب کی بنیان پھٹ جاتی ہے اور قیاس شعری کبھی اجتماع نقیضین کا نتیجہ دیتا ہے جیسے انا مضمر الحوائج باللسان مظهرها بالمدامع وكل مضمر الحوائج صامت وكل مظهرها متكلم ينتج انا صامت متكلم۔

سوال 89: قیاس شعری میں وزن شرط ہے یا نہیں؟

جواب: ارباب میزان کے نزدیک قیاس شعری میں وزن شرط نہیں ہے البتہ وزن اس کے حسن کو بڑھا دیتا ہے اور کلام شعری کو خوبصورت آواز میں گایا جائے تو اس کی تاثیر دلوں میں بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ خوشی کی زیادتی سروں سے عمامے بھی گرا دیتی ہے اور شروع کے یونانی مناطقہ شعر کے بہت زیادہ حریص تھے۔

فصل

سوال 90: قیاس سفسطی کی تعریف مع مثال تحریر کریں۔

جواب: قیاس سفسطی کی تعریف: "هو قياس مركب من الوهميات الكاذبة المخترعة للوهم او من الكاذبة المشبهات بالصادقة" ترجمہ: وہ قیاس جو ان وہمی قضیوں سے مرکب ہو جو جھوٹے ہوں اور وہم کے پیدا کیے ہوئے ہوں یا ایسے جھوٹے قضایا سے مرکب ہو جو سچے قضایا کے ساتھ مشابہت رکھتے ہوں اور یہ ایسے قضایا ہیں جن پر عقل اعتقاد رکھتی ہے کہ یہ اولیات یا مشہورات یا مقبولیات یا

مسلمات ہیں اس میں لفظی یا معنوی اعتبار سے اشتباہ کے پائے جانے کی وجہ سے۔

نوٹ: وہمیات کو اولیات کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت ہے اگر عقل اور شرع وہم کے حکم کو رد نہ کرتے تو ہمیشہ ان دونوں کے درمیان التباس رہتا۔

سوال 91: قیاس سفسطی کا فائدہ تحریر کریں۔

جواب: یہ صناعت جھوٹی ہے اور بالذات نفع بخش نہیں ہے ہاں یہ بالعرض نفع مند ہے کہ اس کا جاننے والا غلطی نہیں کرتا اور نہ ہی غلطی میں ڈالا جاتا ہے اور وہ اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کو غلطی میں ڈال دے اس کے ذریعے کسی کو آزمائے یا اس سے عناد کرے۔

سوال 92: سوفسطائی، سفسطہ، مشاغبی اور مشاغبہ کی وضاحت کریں۔

جواب: قیاس سفسطی کو جاننے والا اگر حکیم سے مقابلہ کرے تو اسے سوفسطائی کہتے ہیں اور اس فن کو سفسطہ کہتے ہیں اور اگر غیر حکیم سے مقابلہ کرے تو اسے مشاغبی کہتے ہیں اور اس فن کو مشاغبہ کہتے ہیں۔

سوال 93: قیاس سفسطی کس جہت سے فاسد ہوتا ہے؟

جواب: یہ قیاس فقط مادہ کی جہت سے یا فقط صورت کی جہت سے یا دونوں کی جہت سے فاسد ہوتا ہے۔ از: احمد رضا

(فصل فی اسباب الغلط)

سوال: غلطی کے اسباب کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: غلطی کے اسباب کثیر ہونے کے باوجود دو امروں کی طرف لوٹتے ہیں ایک صرف سوٗ الفہم ہے اور دوسرا جھوٹے قضیوں کا سچے قضیوں کے مشابہ ہونا ہے اور بعض محققین نے فرمایا غلطی کے اسباب ایک امر کی طرف لوٹتے ہیں اور وہ شیء اور اسکے مشابہ کے درمیان تمیز نہ کا ہونا ہے۔

سوال: سوء فہم کس سبب سے ہوتا ہے؟

جواب: سوء فہم نفس کے وہم کی تاریکیوں میں ڈوب جانے کے سبب ہوتا ہے یہاں تک کہ نفس جھوٹے قضیوں کے سچا ہونے کا یقین کرلیتا ہے بلکہ بدیہی ہونے کا یقین کرلیتا ہے جیسے الھواء لیس بمبصر و کل ما لیس بمبصر لیس بجسم فالھواء لیس بجسم

(فصل)

سوال: شی اور مشابہ شی کے درمیان عدم تمیز کے اعتبار سے غلطی کی کتنی قسمیں ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں۔

جواب: شی اور مشابہ شی کے درمیان عدم تمیز کے اعتبار سے غلطی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ما یتعلق بالالفاظ یعنی دو چیزوں کے درمیان مشابہت الفاظ کے اعتبار سے ہو (۲) ما یتعلق بالمعانی یعنی دو چیزوں کے درمیان مشابہت معانی کے اعتبار سے ہو جسکی وجہ سے دونوں میں امتیاز نہ ہو سکے۔

مایتعلق بالالفاظ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مایتعلق بالالفاظ لا من جھتۃ التركيب (۲) مایتعلق بالالفاظ من جھۃ الترکیب

پھر مایتعلق بالالفاظ لا من جھۃ الترکیب کی دو قسمیں ہیں۔(ا) جو نفس الفاظ سے متعلق ہو۔ یہ اس طرح ہوگا کہ الفاظ معانی پر دلالت کرنے میں مختلف ہوں گے جسکی وجہ سے معنی مرادی میں اشتباہ ہوجائے گا جیسے لفظ کے دو یا دو سے زیادہ معنی کے درمیان مشترک لفظی ہونے کے سبب واقع ہونے والی غلطی یا لفظ کے ایک معنی حقیقی اور دوسرا مجازی ہونے کی وجہ سے واقع ہونے والی غلطی جیسے پانی کے چشمہ کے لئے کہنا ھذا عین و کل عین یستضیء بھا العالم فھذا العین یستضیء بھا العالم زید اسد و کل اسد لہ مخالب فزید لہ مخالب اور پہلی مثال میں غلطی کی وجہ لفظ عین کا الشمس اور ماء کے درمیاں مشترک لفظی ہونا ہے اور دوسری مثال میں لفظ اسد کا زید پر مجازی اطلاق ہونا اور حیوان مفترس پر حقیقی اطلاق ہونا ہے۔

مایتعلق بالالفاظ لا من جھۃ الترکیب کی دوسری قسم : جو الفاظ کے متعلق ہو گردان کے سبب سے جیسے لفظ مختار میں واقع ہونے والا اشتباہ کہ جب وہ بمعنی فاعل ہوگا تو اس کی اصل مختیِر یاء کے کسرہ کے ساتھ ہوگی اور جب بمعنی مفعول ہوگا تو اس کی اصل مختیَر یاء کے فتحہ کے ساتھ ہوگی یا الفاظ سے متعلق ہو اعجام اور اعراب کے سبب جیسے قائل کا کہنا غلام حسن بغیر اعراب کے تو کبھی اسکے ترکیب توصیفی ہونے کا گمان ہوگا اور کبھی ترکیب اضافی کا گمان ہوگا۔

متعلق بالالفاظ کی دوسری قسم : مایتعلق بالالفاظ من جھۃ الترکیب اس میں اشتباہ کی چند صورتیں ہیں۔(ا) مرجع کے اختلاف کی طرف نظر کرنے کے سبب اشتباہ واقع ہوگا جیسے مایعلمہ الحکیم فھو یعمل بما یعلمہ "اگر ھو ضمیر حکیم کی طرف لوٹے تو یہ صادق ہے کہ اسکا مطلب ہوگا حکیم اپنے علم پر عمل کرتا ہے اور اگر "ما" موصول کی طرف لوٹے تو کاذب ہے کہ اسکا مطلب ہوگا حکیم کا علم عمل کرتا ہے

(۲) مرکب کو مفرد کرنے کے سبب اشتباہ واقع ہوگا جیسے "النار نج حلو حامض" یہ صادق ہے اور مفرد کیا جائے اور کہا جائے "ھذا حلو و حامض" یہ کاذب ہے

(۳) منفصل کو جمع کرنے کے سبب اشتباہ واقع ہوگا جیسے زید طبیب و ماھر یہ صادق ہے اور اگر جمع کر کے کہا جائے طبیب ماھر یہ کاذب ہے

از : عتیق الرحمٰن

(فصل فی الاغالیط التی تقع بسبب المعنی)

سوال : وہ غلطیاں جو معنی کے سبب سے واقع ہوتی ہیں ان کی کتنی قسمیں ہیں؟ تفصیلا تحریر کریں۔

جواب : وہ غلطیاں جو متعلق بالمعانی ہوں ان کی دو قسمیں ہیں۔(ا) یا تو وہ مادہ کی جہت سے ہونگی (۲) یا صورت کی جہت سے ہونگی۔

(ا) وہ غلطی جو مادہ کی جہت سے ہو اس کی مزید دو قسمیں ہیں۔(ا) معانی کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ قضیے صادق ہوں لیکن وہ قیاس نہ بن سکیں۔

(۲) معانی کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ قیاس تو بن جائے لیکن قضیے صادق نہ ہوں۔

مثال کے طور پر: کل انسان ناطق من حیث ھو ناطق ولاشیء من الناطق من حیث ھو ناطق بحیوان فلاشیء من الانسان بحیوان
مذکورہ قیاس میں من حیث ھو ناطق کی قید کے اعتبار سے صغریٰ کاذب ہوگا کیوں کہ انسان ذات ہے اور ناطق اس کے لئے ذاتی ہے تو من حیث ھو ناطق کی قید سے ذاتی کا ثبوت ذات کے لئے علت اور حیثیت کی وجہ سے ہوا حالانکہ ذات کے لئے ذاتی کا ثبوت کسی علت اور حیثیت کی وجہ سے نہیں ہوتا لہٰذا صغریٰ کاذب ہوا اور دونوں مقدموں سے اس قید کے حذف سے کبریٰ کاذب ہوگا کیوں کہ اس صورت میں کبریٰ یہ رہ جائے گا: لاشیء من الناطق حیوان اور یہ بالکل غلط ہے اور اگر اس قید کو صغریٰ سے حذف کر دیا جائے اور کبریٰ میں باقی رکھیں تو دونوں قضیے تو صادق ہوں گے لیکن اشتراک کے نہ ہونے کی وجہ سے قیاس کی صورت میں خلل لازم آئے گا کیوں کہ دونوں مقدموں میں حد اوسط ناطق ہے صغریٰ میں ناطق مطلق ہے اور کبریٰ میں من حیث ھو ناطق کی قید کے ساتھ مقید ہے لہٰذا دونوں مقدموں میں حد اوسط کا اشتراک نہ ہوا جسکی وجہ سے قیاس فاسد ہوگیا۔
وہ غلطی جو صورت کی جہت سے ہو۔ جیسے کہ قیاس ایسی صورت پر ہو جو کہ غیر ناتجہ (یعنی نتیجہ نہ دیتی ہو) اور یہ بھی قیاس کی ترکیب میں خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے کہ الزمان محیط با لحوادث والفلك محیط بھا ایضافالزمان ھو الفلك' یہ شکل ثانی ہے 'اس میں نتیجہ دینے کی ایک شرط (یعنی ایجاب و سلب کے اعتبار سے مقدمین کا مختلف ہونا) مفقود ہے' دونوں مقدموں کے موجبہ ہونے کی وجہ سے

سوال: وہ مغالطات جن کے وقوع کا سبب فساد صورت ہے تحریر کریں۔

جواب: ان مغالطات کی تعداد اٹھارہ ہے

(۱) **مصادرہ علی المطلوب** : یعنی دعوی کو دلیل یا دلیل کا جز بنا دینا جیسے زید انسان لانه بشر وكل بشر انسان۔ مثال میں دعوی زید انسان" ہے اور یہی قیاس کا جز ہے کیوں کہ قیاس کا صغریٰ لانه بشر ہے اور ظاہر ہے کہ جو بشر ہے وہی انسان ہے۔

۲) ما بالعرض یعنی جو چیز بالعرض اور کسی واسطے سے ثابت ہے اس کو ما بالذات یعنی جو چیز بالذات بغیر واسطے کے ثابت ہے اس کی جگہ رکھ دینا جیسے الجالس فی السفینة متحرك و كل متحرك لایثبت فی موضع واحد' صغریٰ میں جو متحرک ہے وہ متحرک بالعرض ہے یعنی کشتی کے واسطے سے متحرک ہے اسکو متحرک بالذات کا درجہ دے دیا اور کبریٰ میں جو متحرک ہے وہ متحرک بالذات ہے

۳) **حد اوسط پوری کی پوری مکرّر نہ ہو بلکہ حد اوسط کا ایک جز مکرر ہو** جیسے الانسان له شعر وکل شعر ینبت ینتج الانسان ینبت' اس میں غلطی یہ واقع ہوئی کہ حد اوسط صرف شعر کی لی گی ہے جبکہ حد اوسط مکمل له شعر ہے اس پوری کو کبریٰ کا موضوع نہیں بنایا گیا۔

۴) **دونوں مقدموں میں حد اوسط قوۃ وفعل کے اختلاف کی وجہ سے مشابہ نہ ہوں** جیسے الساکت متکلم و المتکلم لیس بساکت ینتج الساکت لیس بساکت مذکورہ مثال میں حد اوسط متکلم ہے جو صغریٰ میں بالقوۃ ہے اور کبریٰ میں بالفعل ہے پس حد اوسط میں قوت و فعل کے اعتبار سے اختلاف ہوگیا۔

۵) **ترکیب میں خلل واقع ہونا** : اس شک کی وجہ سے کہ قید موضوع کی ہے یا محمول کی جیسے الانسان وحدہ ضاحك وكل ضاحك حيوان ينتج الانسان حدہ حیوان 'اس قیاس میں غلطی اس وہم سے پیدا ہوئی ہے کہ لفظ وحدہ موضوع کا جز ہے اگر اس کو محمول کا جز بنایا جائے اور یہ کہا جائے الانسان ھو حدہ ضاحك و كل ماھو وحدہ ضاحك فھو حیوان تو نتیجہ سچا ہو گا کیوں کہ تب ہی نتیجہ الانسان حیوان آئے گا اور اس مثال میں غلطی حمل کی خرابی کے سبب سے ہے۔

۶) **اکبر کبریٰ میں حد اوسط کے تمام افراد پر محمول نہ ہو** جیسے كل انسان حيوان و الحيوان عام او جنس او مقول على كثيرين مختلفى الحقيقة فينتج كل انسان عام او جنس او مقول على كثيرين مختلفى الحقيقة اور یہ نتیجہ قطعاً باطل ہے یہاں پر غلطی کا سبب کبریٰ کے کلیہ ہونے کو چھوڑ دینا ہے کیوں کہ کبریٰ طبعیہ ہے اس لئے اس میں حکم انسان کی طبیعت پر ہے نہ کہ افراد پر جب کبریٰ میں حکم افراد پر نہ ہو تو اکبر کا حکم اصغر کی طرف متعدی بھی نہیں ہو گا۔

۷) **روابط کا سلبوں سے مقدم یا موخر ہونا اور اسی طرح سلوب سے جہت کا مقدم یا موخر ہونا** جیسے زيد هو ليس بقائم وزيد ليس هو بقائم با لضرورة ان لايكون و ليس بالضرورة ان يكون ،لايلزم ان يكون و يلزم ان يكون اور سلبوں کا کثرت سے ہونا بھی اس باب سے ہے کیوں کہ جفت کے مراتب اثبات ہیں جیسے سلب سلب وسلب سلب سلب سلب اور طاق کے مراتب سلب ہیں۔

۸) اعتبار ذہنہ اور محمولات عقلیہ کو امور عینیہ بنا دینا (امور عینیہ سے مراد خادجی شی ہے) جیسے کہ جب کہا جائے ان الانسان کلی تو یہ گمان ہوتا ہے کہ خارجی اشیاء اعیان میں بھی ایسا ہی ہو گا حالانکہ یہ گمان درست نہیں ہے کیونکہ کلی ہونا اشیاء کو ذہن میں عارض آتا ہے۔

۹) **پھر اس تحقیق سے ایک اور اغلوطہ حل ہو جائے گا** جیسے الممتنع موجود کیوں کہ خارج میں اگر کوئی چیز ممتنع ہو تو خارج میں اس کا امتناع حاصل ہو جائے گا تو وہ ممتنع چیز خارج میں موجود ہو جائے گی پس ممتنع چیز کا وجود لازم آئے گا حالانکہ یہ قطعاً باطل ہے اس کے حل کی صورت یہ ہے کہ ممتنع ہونا ذھنی اعتبار سے ہے اس کے ساتھ کسی چیز کے متصف ہونے سے اسکا خارج میں پایا جانا لازم نہیں ہوتا تاکہ متصف بہ کا وجود خارج میں لازم آئے۔

۱۰) **شے کی مثال یا شے کی تصویر کو اصل شے کی جگہ رکھ دینا** جیسے آگ کی تصویر کو کہنا کہ یہ آگ ہے اور ہر آگ جلانے والی ہے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ آگ بھی جلانے والی ہے۔

وجود ذھنی کے منکرین نے اس سے دلیل پکڑی ہے وہ کہتے ہیں کہ گر یہ نفس اشیاء ذہن میں حاصل ہو جائیں تو آگ کے تصور سے ذہن کا جل جانا لازم آتا ہے اور کالی یا سفید چیز کا تصور کرتے وقت ذہن کا کالا یا سفید ہونا لازم آتا ہے اسکا حل یہ ہے کہ یہ جو چیز بالعرض ثابت ہو اسکو بالذات کی جگہ رکھ دینے کے باب سے ہے یعنی جلانا پھٹنا وغیرہ ان عوارض میں سے ہیں جو شے کو اس وقت لاحق ہوتے ہیں جب شے وجود اصلی کے ساتھ ثابت ہو یہ وجود ظلی و ذھنی کے عوارض نہیں ہیں۔

۱۱) **علت کے درجے میں علت کے جز کو رکھ دینا** جیسے ستر آدمیوں نے ایک بھاری پتھر کو ستر فرسخ تک اٹھایا تو یہ وہم ہوتا ہے ایک آدمی نے ایک فرسخ تک اٹھایا جبکہ یہ غلط ہے۔

۱۲) **اختلاف کے وقت اولویت کے طریقے کو جاری کرنا** جیسے انسان نفس ناطقہ کی طرف اضافت کرتے ہوئے چڑیا سے اولیٰ نہیں ہے ان دونوں کے حیوانیت میں اشتراک کے بعد

۱۳) **ایک وہ مغالطہ ہے جو حیثیات کی پرواہ کم کرنے اور ان کا لحاظ نہ کرنے سے واقع ہوتا ہے** جیسے کل ابیض داخل فی حقیقہ البیاض و زید ابیض فیلزم دخول البیاض فی حقیقۃ اس میں غلطی کا منشاء یہ ہے کہ بیاض ابیض کے مفہوم میں داخل ہے اس حیثیت سے کہ وہ ابیض ہے نہ کہ اس حیثیت سے کہ وہ انسان اور حیوان ہے۔

۱۴) **مماثل کا مماثل مماثل ہوتا ہے** جیسے انسان کھجور کی طرح ہے اور کھجور پتھر کی طرح ہے غیر ذی نفس ہونے میں تو لازم آئے گا کہ زید جماد ہے اور غلطی کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی کھجور کے ساتھ مماثلت کسی اور وجہ سے ہے اور وہ لمبائی ہے اور کھجور کی پتھر کے ساتھ مماثلت کسی اور وجہ سے ہے اور وہ جسمیت ہے۔

۱۵) عدم جو کہ ملکہ کے مقابل ہوتا ہے اس کو ضد اور نقیض کی جگہ رکھ دینا جیسے کہ سکون۔ یہ اس چیز سے حرکت کا نہ ہونا ہے جسکی شان حرکت کرنا ہے اور جیسا کہ نابینا اس کی بینائی کا نہ ہونا ہے جس کی شان ہے کہ وہ بینا ہوا گر کوئی سکون کو حرکت کی ضد اور نقیض سمجھ کر کہے کہ مجرد عن المادۃ ساکن ہے کیوں کہ اس میں حرکت نہیں ہے اور دیوار اندھی ہے کیوں کہ اس میں آنکھ نہیں ہے تو یہ غلط ہوگا کیوں کہ سکون صرف عدم حرکت کا نام نہیں ہے بلکہ عدم ملکہ کا نام ہے اور اسی طرح عمی صرف عدم بصر کا نام نہیں بلکہ ملکہ کا نام ہے۔

۱۶) مغالطات مشہورہ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی مجہول کو حاصل کرنا ممکن ہی نہیں کیوں کہ جب مجہول حاصل ہو جائے گا تو کس طرح معلوم ہوگا کہ یہ ہی مطلوب ہے تو اب بھی جہل باقی رہے گا یا حاصل ہونے سے قبل اس کا علم ہوگا یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ مطلوب یہی ہے ان تقدیروں پر مطلوب کو حاصل کرنا ممتنع ہے بہر حال پہلے کی تقدیر یعنی مطلوب کو حاصل کرنے سے پہلے اسکے مجہول ہونے کی تقدیر پر اس لئے ممتنع ہے کہ مطلوب جب پایا جائے گا تو اس کو پہچاننا محال ہوگا کہ یہی مطلوب ہے۔ اور دوسری تقدیر یعنی حصول سے پہلے مطلوب کا علم ہونے کی تقدیر پر تحصیل حاصل کے محال ہونے کی وجہ سے اس کا جواب یہ ہے کہ مطلوب ایک وجہ سے معلوم ہے اور دوسری وجہ سے مجہول ہے تو مجہول کے حاصل ہونے کے بعد معلوم مخصص کی وجہ سے جان لیا جائے گا کہ مطلوب یہی ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کا غلام بھاگ گیا ہو تو اس کے پائے جانے کے وقت آپ اس کو اس کی ذات و صورت سے پہچان لیں گے کہ یہ ہی تیرا غلام ہے۔

۱۷) اغلوطہ عظیمہ : اگر کوئی قضیہ صادق نہ ہوگا تو زید قائم صادق نہیں ہوگا اور جب زید قائم صادق نہیں ہوگا تو زید لیس بقائم صادق ہوگی نتیجہ یہ آئے گا کہ جب کوئی قضیہ صادق نہ ہوگا تو زید لیس بقائم صادق ہوگا حالانکہ یہ بھی قضیوں میں سے ایک قضیہ ہے اس کا حل یہ ہے کہ وہ تقاریر جو کبری میں ماخوذ ہیں یعنی آپ کا قول کلما لم یصدق زید قائم صدق نقیضہ اعنی زید لیس بقائم میں زید قائم کے صادق نہ ہونے کی تمام تقدیروں پر اس کی نقیض زید لیس بقائم کا صادق آنا اگر واقعی ہو تو اس کا صدق مسلم ہوگا لیکن اصغر اکبر کے تحت داخل نہیں ہوگا کیوں کہ صغری میں حکم تقادیر فرضیہ غیر واقعہ کی بنا پر ہے اس بات کے ضروری ہونے کی وجہ سے کہ قضایا میں سے کسی بھی قضیہ کا صادق ہونا ممتنعات میں سے ہے اس لئے کہ ضروری طور پر الواجب

موجود او سبیع او بصیر یہ واجب الصدق قضایا ہیں تو ان قضایا کا صادق نہ ہونا محال ہوگا اور اگر کبری میں تقادیر اعم ہوں تو اصغر اکبر کے تحت داخل ہو تو جائے گا لیکن کبری کلیہ نہ ہوگا کیوں کہ شے کا جھوٹا ہونا اس کے نقیض کے صدق کو مستلزم ہوتا ہے واقع کے اعتبار سے کیوں کہ دونوں نقیضوں کا جھوٹا ہونا محال کی تقدیر پر جائز ہے کیوں کہ ایک محال کے لئے جائز ہوتا ہے کہ وہ دوسرے محال کو مستلزم ہو

۱۸) **مغالطہ عامہ الورودۃ : مغالۃ عامہ ورودۃ** وہ مغالطہ ہے جس کے ذریعے کسی بھی مطلوب کو ثابت کرنا ممکن ہو جائے وہ صادق ہو یا کاذب ہو جیسے مدعی ثابت ہے کیوں کہ اگر مدعی ثابت نہ ہوگا تو اس کی نقیض ثابت ہوگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جب جب مدعی ثابت نہیں ہوگا تو اشیاء میں سے کوئی شے ثابت ہوگی جب اس کا عکس نقیض نکالا جائے گا تو کہا جائے گا لو لم یکن شیء من الاشیاء ثابتا کان المدعی ثابتا مع انہ شیء من الاشیاء ۔ تو خلاف مفروض لازم آئے گا اور اس حل میں عقلاء حیران ہیں تو کسی کہنے والے نے کہا کہ ہم اس شرطیہ کے عکس کو تسلیم نہیں کرتے یہ کیسے اس شرطیہ کی طرف منعکس ہو سکتا ہے جب کہ دونوں اشیاء اصل و عکس میں عموم و خصوص کے اعتبار سے مختلف ہوں بلکہ اس شرطیہ کا عکس یہ ہے کلما لم یکن ذٰلک الشیء ثابتا کان المدعی ثابتا اور یہ بات بلکل درست ہے۔

اگر آپ چاہیں تو اس کو ایک اور تقریر سے بھی کہہ سکتے ہیں۔

کہ اس شرطیہ کا عکس یہ ہے کہ لو لم یکن شیء من الاشیاء ثابتا فی ضمن نقیض المدعی کان المدعی ثابتا تو کسی جواب دینے والے نے جواب دیا کہ عکس میں مقدم محال ہے اور محال کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی نقیض کو مستلزم ہو۔ پس خلاف مفروض لازم نہیں آئے گا

اس مغالطہ کے باب میں تفصیل اس لئے آئی ہے کہ اس فن میں مدون کردہ کتابیں جن کی میرے زمانے میں عادت ہے ان کو میں نے اس باب کی تفصیل سے خالی پایا تو میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے رسالہ کو اس باب سے مزین کروں تا کہ وہ متعلّمین کے لئے نافع اور طالبین کے لئے مفید ہو۔

(فصل)

سوال : جو قیاس مختلف مقدموں سے مرکب ہو اسکا کیا حکم ہے ؟

جواب : قیاس جب مختلف مقدموں سے مرکب ہو تو وہ اخس المقدمتین کے تابع ہوگا یعنی قیاس کا جب ایک مقدمہ برہانی اور دوسرا غیر برہانی ہو تو وہ قیاس بھی غیر برہانی ہوگا المختصر یہ کہ جو قیاس راجع اور مرجوح مقدمے سے مرکب ہوگا وہ قیاس مرجوح ہوگا۔

از : محمد عبداللہ

خاتمہ

سوال : ہر علم کے کتنے اور کون کونسے امور ہیں ؟

جواب : ہر علم کے تین امور ہوتے ہیں۔ (۱) موضوع (۲) مبادی (۳) مسائل

سوال: موضوع کی تعریف بمع مثال تحریر کریں۔

جواب: موضوع کی تعریف : الموضوع وھومایبحث فی العلم عن عوارضہ ولواحقہ الذاتیۃ

ترجمہ : موضوع وہ چیز ہے جس کے عوارض ذاتیہ اور لواحقہ ذاتیہ کے بارے میں علم میں بحث کی جائے جیسے ہر بدن انسانی علم طب کے لئے اور کلمہ اور کلام علم نحو کے لئے اور مقدار متصل علم ہندسہ کے لئے اور معلوم تصوری اور معلوم تصدیقی فن منطق کے لئے۔

سوال: کسی علم میں اس کے موضوع کی ذات اور ماہیت کے بارے میں بحث کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: کسی علم میں اسکے وجود موضوع اور ماہیت کے بارے میں بحث کرنا درست نہیں۔ پس طبیب بدن انسان کے بارے میں اس حیثیت سے بحث نہیں کرتا کہ موجود ہے یا جسم ناجی ہے یا حیوان ناطق ہے

اور نہ ہی نحوی کلمہ اور کلام کی حقیقت کے بارے میں بحث کرتا ہے اسی وجہ سے کہ جب علم طبعی کا موضوع جسم مطلق ہے اور اس فن والے ہیولیٰ اور صورت کی بحث کو طبعیات میں لاتے ہیں تو ان پر اشکال کیا گیا کہ ہیولیٰ اور صورت جسم کے اجزاء اور اسکے مقومات ہیں تو کیسے یہ مباحث طبعیات میں وارد ہوئیں؟ اور انکی جانب سے عذر پیش کیا گیا کہ یہ مباحث مقصود کے تابع ہیں۔

سوال: مبادی کی تعریف تحریر کریں۔

جواب: مبادی کی تعریف : المبادی مایبتنی علیہ المسائل

ترجمہ: مبادی وہ چیزیں ہیں جن پر مسائل مبنی ہوتے ہیں۔

سوال: مبادی کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: مبادی کی دو قسمیں ہیں (۱) مبادی تصوریہ (۲) مبادی تصدیقیہ

سوال: مبادی تصوریہ میں کتنی چیزیں ہوتی ہیں؟

جواب: مبادی تصوریہ میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ (۱) فن کے موضوع کی تعریفیں (۲) موضوع کے اجزاء اور اس کے جزئیات کی تعریفیں (۳) موضوع کے عوارض ذاتیہ کی تعریفیں

سوال: مبادی تصدیقیہ : ھی المقدمات التی تولّف منھاقیاساتھا

ترجمہ: مبادی تصدیقیہ کسے کہتے ہیں؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: وہ مقدمات جن سے اس فن کے قیاس مرکب ہوتے ہیں

مبادی تصدیقیہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) علوم متعارفہ (۲) اصول موضوعہ (۳) مصادرۃ

علوم متعارفہ : اگر قیاس کے مقدمات بدیہی ہوں گے تو انکو علوم متعارف کا نام دیا جاتا ہے۔

اصول موضوعہ : اگر قیاس کے مقدمات غیر بدیہی ہوں بلکہ نظریہ مسلمہ ہوں جنکو حسن ظن کی بنا پر تسلیم کیا گیا ہو تو انکو اصول موضوعہ کا نام دیا جاتا ہے۔

مصادرۃ: اگر قیاس کے مقدمات نظریہ مسلمہ ہوں جنکو شک وانکار کے ساتھ تسلیم کیا گیا ہو تو اس کو مصادرۃ کا نام دیا جاتا ہے

سوال: مسائل علم سے کیا مراد ہے؟

جواب: المسائل وھی التی اشتمل العلم علیھا و یحاول اثباتھا بالدلیل

ترجمہ: مسائل وہ ہیں جن پر علم مشتمل ہو اور دلیل کے ساتھ انکو ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے

(فصل فی الرووس الثمانیہ)

سوال: رووس ثمانیہ سے کیا مراد ہے؟ انکی وضاحت کریں۔

جواب: قدماء کتابوں کی ابتداء میں آٹھ چیزیں ذکر کرتے ہیں انکو رووس ثمانیہ کا نام دیا جاتا ہے جو کہ درج ذیل ہے

(۱) غرض: اس سے مراد علت غائیہ ہے تا کہ ناظر (غور و فکر کرنے والا) عابث (عبث میں مبتلا) نہ ہو۔

(۲) منفعت: تا کہ طالب علم پر اس کو حاصل کرنے میں مشقت آسان ہو۔

(۳) تسمیہ: یعنی علم کا موضوع تا کہ دیکھنے والے کے پاس اس چیز کا اجمال ہو جائے جس کی تفصیل غرض کریگی۔

(۴) مولّف: تا کہ سیکھنے والے کا دل مطمئن ہو۔

(۵) مرتبہ علم: اس علم کا مرتبہ کیا ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ کس علم پر اسکو مقدم کرنا واجب ہے اور کس علم سے اسکو مؤخر کرنا واجب ہے۔

(۶) جنس علم: یعنی یہ علم کس علم کی جنس سے ہے تا کہ اسکے لائق چیزوں کو طلب کیا جائے

(۷) قسمت: علم کے ابواب اور کتاب

(۸) اقسام التعلیم: یعنی تقسیم، تحلیل، تحدید اور برہان تا کہ معلوم ہو جائے کہ کتاب ان سب پر مشتمل ہے یا بعض پر

از: محمد عرفان